UNIVERSAL LIBRARY
OU_226023
UNIVERSAL LIBRARY

قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون

المنة لله درین ایام میمنت فرجام مطلوب اہل اسلام

کتاب الصلوٰة

[illegible]

معروف بہ

[illegible]

عین الحیوٰة

بسعی تمام و بصحت مالا کلام مرغوب خاص و عام

در مطبع نامی گرامی گلشن علم آگرہ طبع گردید

حق تالیف محفوظ

واقم الصلوة ان الصلوة تنهی عن الفحشاء والمنکر ولذکر الله اکبر

بہ آبِ عبادت وضو تازہ دار | کہ فردا ز آتش شوی رستگار

کتاب الصلوة

معروف بہ

زین الحیوة

۱۳۰۲ ہجری

نماز از سرِ صدق بر پا مدار | کہ حاصل کنی دولتِ پائدار

در مطبع گلشن علم واقع آگرہ زیور طبع پوشید

هو الغنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اما بعد ہیچمدان **محمد جہانگیر خان** شکوہ آبادی عرض کرتا ہے کہ ان دنون مین حسب فرمایش بعض احباب یہ کتاب لطیف مستند کتب مثل مشکوٰۃ واحیاء وشرح وقایہ وتنویر الحق واسرار الصلوٰۃ ومالابد منہ وغیرہ سے تالیف کی گئی اور نام اس مجموعۂ مفید خاص وعام کا **کتاب الصلوٰۃ** معروف بہ **عین الحیوٰۃ** رکھا گیا تاکہ اہل اسلام کو وقفیت ارکان نماز سے بہرہ تام ہو بسا اوقات تجربہ ہوتا ہے کہ اکثر مسلمان بھائی نماز پڑھتے ہین اور حقیقت مین وہ نماز بسبب عدم معلومات آداب کے فعل عبث بنجاتی ہے چنانچہ ایسے ہی غافلون اور نا واقفون کے بارے مین

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَهُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ وَاِذَا
قَامُوْآ اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ○ كی وعید کلام مجید مین موجود ہے
فَاعْتَبِرُوْا يَآ اُولِى الْاَلْبَابِ ○ اس لئے نمازی پر واجب ہے کہ اپنی نماز
کی غلطیان اس کتاب سے صحیح کرلے اور جو عقائد و مسائل کہ طبع ثانی مین اضافہ
ہوئے اونکے یاد کرنے کو بھی ضروریات دین مبین سے سمجھے اگر خواندہ ہے تو فبہا
ورنہ دوسرے خواندہ آدمی سے سمجھ لے مزید بران اس مجموعہ مین اور بھی ضروری
نمازین اور خطبے مسطور ہین انشاء اللہ تعالےٰ طالب کو وقت حاجت کے تلاش کی
ضرورت نہ ہوگی چونکہ اس کارخیر نے محض بہ نیت حصول ثواب انجام پایا اس لئے
عاصی پر معاصی اصحاب ایمان و ارباب ایقان سے امیدوار دعاء خاتمہ بالخیر کا ہے

ہر کہ خواند دعا طمع دارم	زانکہ من بندہ گنہگارم

بیان نیت کا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا
لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ
اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ
يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے
حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے راضی ہو جیو اللہ اون سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے اور نہین ہے واسطے ہر شخص کے
مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول
اوسکے کے پس اوسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اوسکے کے ہے اور جو

شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف دنیا کے کہ پہنچے اوسکو یا طرف عورت کے کہ نکاح کرے
اوس سے پس ہجرت اوسکی طرف اوس چیز کے ہے کہ ہجرت کی طرف اوسکے
روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ طالب
کو چاہیئے کہ اوّل نیت خالصةً للہ کرے علم شریف کے طلب کرنے مین پھر تحصیل
علم کرے اور محدثین اتفاق رکھتے ہین اوپر فضل و شرف اس حدیث کے اور بعضے
علما نے اس حدیث کو نصف علم کہا ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہین واسطے ہر شخص کے
مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلے جملہ کا یکسان ہے یہ تاکید ہے
پہلے کی کہ عمل بغیر نیت کے معتبر نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا اوتنے ہی
ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی کے دینے مین اگر نیت فقط للہ دینے کی کرے گا
للہ ہی کا ثواب پاویگا نہ صلۂ رحم کا یعنی ملانے ناتیکا اور اگر دونون نیتین کریگا
دوہرا ثواب پاویگا اسی طرح مسجد کی جانے مین کئی طرح کی نیتین ہو سکتی ہین
اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ ہے مثلاً نیت کرے کہ وارد ہوا ہے کہ مسجد گھر اللہ کا
ہے اور جو کوئی مسجد مین آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی زیارت کو آتا ہے اور وہ اللہ
کریم ہے اور واجب ہے کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنے والون اپنے کی کرتا ہے
پس مین بھی امیدوار اسکا ہون پس اس نیت مین اس کا ثواب پاوے گا۔
اور نیت کرے انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہے جو کوئی
انتظار کرتا ہے نماز کا گویا کہ وہ نماز ہی مین ہوتا ہے پس اس نیت سے اسکا
ثواب پاویگا اور نیت کرے کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کوچہ و بازار مین
گرفتار گناہون مین ہوتے تھے یہان محفوظ ہین اوس سے اور نیت اعتکاف

کی کرنے کہ علما نے کہا ہے کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے
جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہے اونکے نزدیک اعتکاف
ہو جاویگا اور ثواب اوسکا پاویگا یہ عجب آسان عبادت ہے اور اکثر لوگ
اس سے غافل ہین اور نیت[۵] کرے کہ صلوٰۃ و سلام بھیجنا حضرتؐ پر اور اوردعا مین
کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے اونکے پڑھنے
مین ثواب نصیب ہوگا کہ ثواب اور فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت[۶] کرے کہ
مسجد مین تنہائی اللہ کے ذکر کے لئے اور تلاوت قرآن کے لئے یا سُننے قرآن
کے لئے یا وعظ و نصیحت کے لئے میسر ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر اور وعظ کے لئے جاتا ہے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے
ہوتا ہے اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کے گھرون خدا سے بیٹھے تلاوت قرآن اور
آپس مین پڑھنا اور پڑھانا اوسکا کرے تو گھیر لیتے ہین اوسکو ملائک اور ڈھانک
لیتی ہے اوسکو رحمت اور نیت[۷] کرے کہ وضو کر کے مسجد مین نماز کے لئے جانے
سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہے اور نیت[۸] کرے کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا
ساتھ حکم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب
جمع ہونے لوگون کے اور نیت[۹] کرے مسلمان بھائیون کے ملاقات کی اور اونپر
سلام علیکم کرنے کی اور نیت[۱۱] کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین استغفار تقصیر
سے کہ بسبب خاطر جمعی کے مسجد مین میسر ہے اور جگہ نہین اور نیت[۱۲] کرے کہ حضور
باطن اور آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے استغراق بیچ شہود ذات
کے عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہے - پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین

ہوسکتی ہین کہ ہرایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد توجگہ عبادت کی ہے کیونکہ
نہ ہو یہ ثواب چاہیے کہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنے مین ثواب
پاتا ہے مثلاً خوشبو لگانے مین جمعہ کو یا جب چاہیے قصدا تباع سنت کا کرے
کہ حضرت خوشبو کو دوست رکھتے تھے اس لئے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم
مسجد کا کرے کہ نیت کرے کہ جو میرے پاس بیٹھیگا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور
قصد کرے کہ کوئی بسبب بدبو میری کے غیبت کرکے گناہون مین پڑیگا خوشبو
لگاکر اوسکو غیبت سے بچاونگا اور قصد کرے معالجہ اور دماغ کا تا خوشبو سے دماغ
میرا تازہ ہوجاوے اور علوم معارف خوب خوب حاصل ہون پس اسی طرح ہر عمل
مین بہت سی نیتین ہوسکتی ہین ہرایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور اگر فقط واسطے
لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت
اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہے
اور معنی ہجرۃ کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر دارالاسلام مین اللہ کی خوشی
کے لئے جاوے پس اگر یہ خاص اللہ تعالے کی رضامندی کے لئے ہے ثواب
پاویگا اور مقبول ہے اور اگر نیت دنیا کی کچھ ثواب نہین اور مراد دنیا سے
یہان وہ چیز ہے کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے طلب دنیا مین یا نکاح کرنے مین
اگر نیت رضاے حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین ایک اور شخص مدینہ مین
ہجرۃ کرکے آیا تھا واسطے طلب ایک عورت ام قیس نامی کی اوسکے حق مین
رسول خدا نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت
شیخ عبدالحق کے ترجمہ مین ہے اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد

ہوئے ہین انما الاعمال بالنیات - وانما الاعمال بالنیۃ - والاعمال بالنیۃ **ف** بیچ بیان کتنے ہی مسائل نیت کے **مسئلہ** جاننا چاہیے اِس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہے مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کئے گئے ہون جیسے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج پس اِس طرح کے عمل بدون نیت کے معتبر نہین اور نہ مقبول ہوتے ہین خدا کے نزدیک اور نہ صحیح ہوتے ہین اگر کوئی نماز پڑھے بغیر نیت کے اوسکی نماز صحیح نہ ہوگی نہ قبول ہوگی اِسی طرح سے بغیر نیت کے روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اِسی طرح سے زکوٰۃ اور حج بدون نیت کے قبول نہین اور بعضے عمل غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضرور ہے یا نہین پس اسمین اختلاف ہے علما کا یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہے کسواسطے کہ فرض ہے اونکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین ہوتا اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل ہو جاتا ہے کسواسطے کہ اونکے نزدیک نیت سنت ہے یا مستحب ہے اِس سبب سے اگر نیت نہ کی تو بھی وضو ہو گیا نماز پڑھنی اوس سے درست ہے اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا قرب کا ہے طرف اللہ تعالےٰ کے یعنی جو کام کرے اللہ تعالےٰ کے لئے کرے ساتھ قصد بجا آوری حکم کے اور طلب رضا اوسکی کے کرے اور معنی نیت کے یہ ہین کہ دل سے قصد کرے اور زبان سے کہنا شرط نہین ہے سب عبادتون مین اگر زبان سے کہے اور دل غافل ہو معتبر نہین اسیواسطے کتاب مجمع مین لکھا ہے کہ اعتبار زبان کا نہین اب اسمین فقہا کو اختلاف ہے کہ زبان سے

کہنی سنت ہے یا مستحب ہے یا مکروہ ہے اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر
مین یون لکھا ہے کہ نہین منقول ہوا آنحضرتؐ سے اور نہ صحابیونؓ سے کہنا نیت
کا اور نہ بیچ حدیث صحیح کے اور نہ ضعیف کے اور نہین منقول ہوا چارون امامون
سے اور کتاب مفید مین یہ نقل کیا ہے کہ بعضے مشائخ نے زبان سے کہنا نیت کا
مکروہ رکھا ہے اور بعضون نے اسکو مستحسن کہا ہے سو مستحب بھی اس قدر ہے
اللهم انی ارید صلوٰة کذا فیسرها لی وتقبلها منی اس طرح کی عبارت
حدیث مین حج کی نیت سے منقول ہوئی ہے اور عبادات مین منقول نہین ہوئی
چنانچہ یہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ مین مفصل لکھا ہے پس تحقیق اس کی
نزدیک لکھنے والے ترجمہ کے یہ ہے کہ جب پیغمبر خدا صلعم سے اور صحابیونؓ سے
اور چارون اماموں سے کہنا لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا
اور پیچھے علما نے اختلاف کیا ہے اسکے مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونے مین
اور بدعت ہونے مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہے کہ جب اختلاف ہو علماء مین
درمیان سنت ہونے کے اور بدعت ہونے کے یعنی بعضے کہین کہ سنت ہے
اور بعضے کہین کہ بدعت ہے پس احتیاط اس جگہ یہ ہے کہ ایسی چیز کو ترک کیجئے
چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاوے عالمگیری مین سے معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح
جب اختلاف ہو درمیان کراہت اور مستحب ہونے کے اوسکو ترک کیجئے۔
اور جاننا چاہئے کہ نیت بیچ عبادت کے ضرور ہے اور کام حرام مین نیت اثر
نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کرے عبادت کی یا اوس مباح چیز مین
کرے کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بھی موجب ثواب کا ہوتا ہے شیخ عبدالحق دہلوی

نے بیچ ترجمہ مشکوٰۃ کے یہ لکھا ہے کہ علماء نے اختلاف کیا ہے بیچ نیت پڑھنے
نماز کے بعد اتفاق اسپر کہ پکار کے کہنا نیت کا مشروع نہین اور محدثون نے
کہا ہے کہ بیچ کسی روایت کے حضرتؐ سے نہین آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پس طریق سنت اور اتباع رسولؐ کا یہ ہے
کہ بیچ نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کے اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین
اور محدثون نے کہا ہے کہ بیچ کسی روایت کے حضرتؐ سے نہین آیا کہ نیت زبان
سے کبھی کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس طریق سنت اور اتباع رسولؐ
کا یہ ہے کہ ساتھ نیت دل کے اکتفا کرے اور اتباع کرنا آنحضرتؐ کا جیسے کرنے
فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہے ویسے ہی جو فعل حضرتؐ نے
کبھی نہ کیا ہو اوس فعل کے نہ کرنے مین بھی اتباع لازم ہے اور چاہیے کہ
اوس چیز پر دوام نہ کرے جو شارع سے ثابت نہین ہوئی جو کوئی دوام کرے ایسی
چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہے۔ تمام ہوا
یہان تک مطلب ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی کا **مسئلہ** نیت وضو مین سنت
ہے اور جگہ کرنے نیت کی وضو مین بعضون کے نزدیک وقت دھونے مُنہ کے
ہے اور بہتر یہ ہے کہ کرے نیت وقت دھونے ہاتھون کے پہونچے تک تاکہ
ثواب سنت کا بھی ہووے پہلے دھونے مُنہ کے۔ غسل مین بھی نیت سنت
ہے کہ ہووے وقت شروع کرنے وضو کے۔ اور تیمم مین نیت فرض ہے اوس
وقت نیت کرے کہ جس وقت ہاتھ مٹی پر رکھے اوسکے بعد ہاتھ مُنہ پر پھیرے
اور ہاتھون پر **مسئلہ** بیچ نیت کے کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنی

مسلمان کی عبادت مقبول ہے اور کافر کی عبادت نہ صحیح نہ مقبول ہے دوسرے
امتیاز یعنی اتنی عقل رکھتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت مین فرق سمجھتا ہو
اسی واسطے عبادت دیوانے کی اور لڑکے غیر تمیز والے کی صحیح نہین تیسرے
جس چیز کو کرتا ہے اوسکا علم چاہیئے اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل
ہو اگرچہ نیت کرے نماز اوسکی صحیح نہین ہونے کی اور چوتھے یہ کہ منافی نیت کے
کوئی چیز نہ کرے جیسے کہ کوئی بعد اسلام لانے کے مرتد ہو معاذ اللہ تو سب
عبادت باطل ہوئی اسی طرح اگر کسی نے نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اونکو
توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونون باطل ہوئے اسواسطے کہ توڑنا منافی نیت کے ہے
مسئلہ نماز فرض مین چار طرح کی نیت چاہیئے ایک تو یہ کہ نماز پڑھتا ہون
دوسرے یہ کہ فرض پڑھتا ہون تیسرے یہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر یا مغرب کا
چوتھے یہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی کرے اگر ان چارون باتون کو وقت
شروع نماز کے دل مین ٹھیراوے اگر ان چارون سے ایک کا بھی دھیان
نہ ہوگا تو نماز نہین ہونیکی **مسئلہ** عبادت واجب حکم نیت مین مانند فرض
کے ہے یعنی تعین نیت واجب کا ضرور ہے جیسے تعین فرض کا **مسئلہ**
سنت ساتھ مطلق نیت نماز کے اور نیت نفل کے صحیح ہوتی ہے سنتین
راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونون برابر ہین **مسئلہ** روزہ رمضان کا
صحیح ہوتا ہے ساتھ نیت روزہ رمضان کے اور ساتھ نیت نفل کے اور ساتھ
نیت مطلق روزہ کے یعنی روزہ کی نیت کرے نہ نیت مین اوس کے فرض ہے
نہ سنت ہے نہ نفل ہے نہ واجب ہے تو اس صورت مین بھی روزہ رمضان کا

ادا ہو جاتا ہے اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بھی درست ہے اور فجر کو
بھی درست ہے دوپہر سے پہلے پہلے نصف نہار شرعی سے اور دن شرع مین
شروع ہوتا ہے طلوع صبح صادق سے اور تمام ہوتا ہے غروب آفتاب تک
اوسکی ادھوا ڑسے پہلے نیت کرے اور روزہ نفل مین بھی نیت رات سے
درست ہے اور دن کو بھی درست ہے آدھے دن سے پہلے پہلے اور نذر معین
کے روزہ کی بھی نیت رات سے درست ہے اور دن کو بھی آدھے دن سے
پہلے اور نیت روزہ قضا رمضان کی اور کفارہ کے روزون کی اور نذر مطلق کے
روزون کی یعنی ان تینون طرح کے روزون کی نیت رات سے چاہیئے دن کو
نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اس طرح ہوتی ہے کہ دن معین کرے
فلانے دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو مین روزہ رکھونگا اپنے ذمہ پر لازم کرلے
یہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہے کہ ایک روزہ یا کئی
روزے میرے ذمہ پر لازم ہین یا اس طرح کہے کہ اگر فلانا کام میرا ہو جائے گا
یا فلانا بیمار میرا اچھا ہو جائیگا تو دس روزے رکھونگا یا کم زیادہ اس سے رکھونگا
تو جب چاہے رکھ لے **مسئلہ** نیت زکوٰۃ کی اس طرح سے ہے کہ جس وقت
پیسا زکوٰۃ کا دینے لگے اوس وقت نیت ادا ءزکوٰۃ کی چاہیئے اور یا مال زکوٰۃ
مین سے ایک قدر مال کی جدا کر رکھے بہ نیت زکوٰۃ کے اوسمین سے دیا کرے
تو دینے کے وقت نیت کچھ ضرور نہین بلکہ وقت جدا کرنے مال کی نیت کفایت
کرتی ہے اور اگر مال زکوٰۃ کا کسی فقیر کو دیا وقت دینے کے نیت ادا کرنے
زکوٰۃ کی نہ تھی پیچھے اوسکے نیت کر لے بشرطیکہ فقیر کے پاس وہ مال موجود ہو

تو زکوٰۃ ادا ہوئی اور اگر وہ مال موجود نہین اوسکے پاس پھر نیت کرنے سے زکوٰۃ
نہین ادا ہوتی اور صدقۂ فطر مانند زکوٰۃ کے ہے نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی
کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہے زکوٰۃ کا پیسہ ذمی کافر کو دینا درست نہین۔
مسئلہ نیت کرنی ایک عبادت کی بیچ عبادت دوسری کے درست ہے
جیسے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی اس نے روزہ کی
نیت اسکی درست ہے اور اِس نیت کرنے مین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ
کتاب اشباہ مین قنیہ سے نقل کیا ہے بیچ بیان نیت کے مسئلہ وقت
شروع کرنے عبادت کے مانند نماز کے نیت چاہیے درحالت نماز کے رہنا نیت کا
شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین نیت ضرور نہین واسطے دفع ہرج کے مسئلہ
ایک شخص نے شروع کی نماز فرض پھر گمان کیا کہ یہ نماز نفل ہے اور پورا کیا اوسکو
اوپر نیت نفل کے کفایت کرتا ہے اوسکو فرض نماز سے کس واسطے کہ بیچ مین
شبہ پڑنا معتبر نہین چنانچہ یہ بھی اشباہ مین نہایہ سے نقل کیا ہے مسئلہ
بعضی عبادت مین نری نیت دل کی کفایت نہین کرتی جب تک کہ مُنہ سے
نہ کہے اونمین سے ایک نذر ہے اگر آدمی دل مین ارادہ کرے نذر کا اوس سے
نذر نہین ہوتی جب تک کہ مُنہ سے نہ کہے کہ اتنی نمازین میرے ذمہ پر ہین یا
اتنے روزے رکھنے یا اتنے مصلّی کھلانے میرے ذمہ پر ہین اور اونمین سے
ایک وقف ہے کہ دل مین نیت کرنے سے وقف نہین ہوتا جب تک کہ مُنہ سے
نہ کہے اور سواے عبادت کے بعضی چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف
ہین فقط نیت اوسمین کچھ کام نہین کرتی جیسے طلاق عتاق کہ دل مین نیت

کرنے سے طلاق عتاق نہین ہوتی جب تک مُنہ سے نہ کہے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک چیز خرید کی واسطے کام مین لانے اپنے کے مثلاً خریدی لونڈی واسطے خدمت کے یا کپڑا خرید کیا واسطے پہننے کے یا کتاب خرید کی واسطے پڑھنے کے یا جانور خرید کیا واسطے سواری کے اور یہ بھی دل مین ہے کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوٰۃ نہین دینی آتی مسئلہ اگر ایک شخص نے نیت کی روزہ کی دن شک کے اگر یہ دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہین اور اگر دن ہے غرہ رمضان کا تو روزہ ہے تو نیت روزہ کی نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزہ کے وصف مین اور نہ اصل مین یعنی اس طرح کی نیت کی کہ اگر ہے دن شعبان کا تو روزہ نفل ہے اور اگر ہے رمضان تو نیت ہے روزہ فرض کی اس طرح کی نیت کرنی درست ہے اگر دن رمضان کا ہے تو روزہ فرض ادا ہوگا مسئلہ مباح چیز مختلف ہوتی ہے باعتبار نیت کے اور قصد کے اگر مباح سے قصد طاعت کا ہے تو وہ مباح بھی عبادت ہے جیسے کہ کھانا سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سے اور اگر قصد نہین عبادت کا ثواب نہین مسئلہ طلاق اگر لفظ کنایت کرہے تو اسمین نیت ضرور ہے اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہے اوسمین نیت ضرور نہین۔ مسئلہ اگر نیت تجارت کی کی اوس چیز مین کہ نکلتی ہے زمین سے عشری زمین مین سے نکلتی ہو یا خراجی مین سے یا کرایہ کی مین سے یا عاریت کی مین سے اوسپر نہین زکوٰۃ مسئلہ اگر نیت کی تجارت کی اوس جنس مین کہ اوسکو حاصل ہوئی ہے بدون عوض مال کے مانند ہبہ کے اور صدقہ کے اور خلع کے

اور مہر کے اور وصیت کے نہین ہے اور نہین زکوٰۃ اگرچہ سال گذر جاوے مگر وہ چیز
جب بکیگی اوس مال مین کہ عوض اوسکے ملا ہے زکوٰۃ دینی آویگی جب اوسپر
سال گذریگا **مسئلہ** بیچ جانورون چرنے والون کے کہ اکثر سال جنگل مین
چرتے ہین اور اوسمین نیت ہو اوسکے دودھ کی اور بچّون کی تو اوسمین زکوٰۃ
ہے مواشی کی اور اگر اوس نے نیت کرلی سوداگری کی پس اوس مین زکوٰۃ
سوداگری کی ہے بشرطیکہ وقت خرید کرنے کے نیت سوداگری کی ہو اور اگر
وقت خریدنے کے قصد کیا سوار ہونے کا یا لادنے کا یا ذبح کرنے کا پس
نہین زکوٰۃ **مسئلہ** جو کوئی زکوٰۃ خوشی سے نہ دے پس زکوٰۃ لینے والا
امام کی طرف سے نہ لیوے اوس سے زبردستی اگر لیگا زبردستی تو زکوٰۃ نہین
ادا ہوئیگی اسواسطے کہ زکوٰۃ مین اختیار شرط ہے لیکن زورآوری کرے اوسپر
ساتھ قید کرنے کے تاکہ وہ خود بخود ادا کرے اور وہ جو بعضی روایتون مین
لکھا ہے کہ امام زبردستی سے لیوے اور اوسکو زکوٰۃ کے مصرف مین خرچ
کرے تو کفایت کرتا ہے پس یہ روایت ضعیف ہے روایت معتمد اور معتبر
یہی ہے کہ زبردستی لینے سے زکوٰۃ نہین ادا ہوتی **مسئلہ** نیت بیچ خطبہ کے
واسطے جمعہ کے چاہیے اگر ایک شخص منبر پر چڑھا اور بعد چڑھنے کے اوسکو
چھینک آئی اوس نے الحمد للہ کہا واسطے چھینک کے جمعہ کا خطبہ صحیح نہ ہوا
اور اسی طرح خطبہ عیدین مین بدون نیت عیدین کے منبر پر چڑھکر حمد وثنا اللہ
کی کرنے سے خطبہ ادا نہین ہوتا کیونکہ نیت خطبہ کی شرط ہے **مسئلہ** بیچنا
شیرۂ انگور کا کہ اوس سے لوگ شراب بناتے ہین اگر بہ نیت سوداگری کے بیچے

اور اوس کی نیت کچھ شراب کا بنانا مقصود نہ ہو تو حرام نہین اور اگر قصد کرے
بیچنے سے واسطے بنانے شراب کے تو حرام ہے اسی طرح لگانا درخت انگور کا اگر
بنیت اسکے ہے کہ لوگ اوس سے انگور کھاوین تو حرام نہین اور اگر اس ارادہ
سے لگاوے کہ شراب بناوینگے تو حرام ہے اور اسی طرح شیرہ نکالنا انگور کا بارادہ
سرکہ کے حرام نہین اور بہ ارادہ شراب بنانے کے حرام ہے اور اسی طرح کسی شخص
مسلمان سے ملاقات نہ کرنا بارادہ اسکے کہ خفگی ہے حرام ہے اور اگر یہ ارادہ
نہین مدت مدید تک ملاقات نہ کرے تو حرام نہین اور اسی طرح ترک کرنا زینت کا
عورت کو کسی میت پر سواے اپنے خاوند کے زیادہ تین دن سے اگر قصد کیا
عورت نے چھوڑنے بناو کا اور لگانے خوشبوے کا بطریق سوگ رکھنے کے
واسطے میت کے اور ماتم داری کے حرام ہے اور اگر اس ارادہ پر نہین تو حرام
نہین اور اسی طرح جو مباح چیزین چھوڑ دیتے ہین واسطے مُردہ کے مثلاً آچار
نہ ڈالنا چرخہ نہ کاتنا دال نہ دھونی چارپائی پر نہ سونا سوئیان نہ بٹنین نہ پکانی
نہ کھونٹنی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کی نہ کرنی چہلم یا ششماہی یا برسی تک
یہ سب رسمین حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کے یہ سب باتین سواے شادی
مذکورین کے برسون تک نکرے تو حرام نہین لیکن شادیون کا کرنا ہی بہتر ہے
کسواسطے کہ ان شادیون کا کرنا سنت ہے مسئلہ نیت بیچ نماز جنازہ کے
اس طرح سے کرے کہ نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے میت کے مسئلہ
سجدۂ تلاوت مین تعین کرنا کہ کس تلاوت کا سجدہ ہے کچھ ضرور نہین مسئلہ
اقتدا امام کا بدون نیت کرنے کے صحیح نہین ہوتا اور امامت بدون نیت کے

صحیح ہے مگر جس وقت کہ عورتین اسکے پیچھے نماز پڑھتی ہون تو اوس وقت اقتدا
عورتون کا ساتھ اوس امام کے بدون نیت امام کے صحیح نہین ہوتا پس عورت کی
نماز جب تک امام نیت نہ کرے درست نہین ہو نیکی اور بعضون نے جمعہ اور
عیدین کو اس حکم سے استثنا کر رکھا ہے یعنی جمعہ اور عیدین مین بدون نیت
امام کے بھی عورتون کو اقتدا درست ہے **مسئلہ** اگر ایک شخص نے قسم کھائی
کہ مین کسی کا امام نہین ہو نیکا اور اوس شخص نے نماز شروع کی اور کسی نے
اوسکے ساتھ اقتدا کیا اقتدا اوسکا صحیح ہے لیکن قسم اوسکی ٹوٹی یا نہین قضاءً
ٹوٹی اور دیانۃً نہین ٹوٹی یعنی قاضی حکم کریگا ٹوٹنے کا اور دیانۃً یعنی عند اللہ
نہین ٹوٹی مگر جس وقت کہ یہ کہا اس نے پہلے شروع کرنے نماز کے پس قضاءً
بھی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگون کا اس طرح کا کہ قسم کھانے والا بیچ نماز جمعہ
کے نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم ٹوٹ جاویگی قضاءً اور نہین قسم ٹوٹتی ہر گز جسوقت
امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین اور اگر قسم کھائی ایک شخص نے
کہ مین فلانے شخص کا امام نہین ہو نیکا اور امامت کی لوگون کی اس ارادہ کر
کہ اسکا امام نہین ہون اور امام ہون غیر اسکے کا پھر اقتدا کیا اسکا اوس شخص
نے پس قسم اس کی ٹوٹ گئی اگرچہ نماز نہین جاتی **مسئلہ** ہبہ نہین ہے موقوف
اوپر نیت کے اگر ایک شخص کوئی چیز ہنسی کے راہ سے کسی کو بخشے پس بخشی گئی
اور اگر کسی نے کسی کو سکھلایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تھا کہ اس لفظ سے
ہبہ ہو جاتا ہے پس اس شخص کے کہنے سے ہبہ نہین ہوتا اس جہت سے کہ نیت
شرط ہے بلکہ واسطے نہ ہونے شرط ہبہ کے۔ اور شرط ہبہ کی کیا ہے رضامندی

بخشنے والے کی اسپر اگر کوئی شخص زور آوری کرے ہبہ کرنے پر تو نہین درست
خلاف طلاق وعتاق کے کہ حالت زور آوری مین بھی درست ہو جاتا ہے
اسواسطے کہ ان دونون مین رضا شرط نہین مسئلہ اگر ایک شخص آیا
طرف دوکاندار کسی جنس والے کے واسطے خریدنے کسی چیز کے اور اوس
بیچنے والے نے اپنی جنس مثل کپڑے یا غلہ یا برتن وغیرہ کے کھولی اور
واسطے رغبت دلانے خریدار کے کہا سبحان اللہ یا کہا اللھم صل علی محمد تو یہ
کہنا مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کھاوے زیادہ پیٹ بھرنے سے
واسطے خواہش کے سو حرام ہے اور اگر اس نیت سے کھاوے کہ کل مین
روزہ رکھونگا ایسا نہ ہو کہ سستی ہو یا واسطے خاطر مہمان کے کہ بھوکا نہ رہے
مستحب ہے مسئلہ کافر جس وقت کہ سپر کرے کسی مسلمان کو پس اگر
تیر پھینکے اوسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کے پس حرام ہے اور اگر
اس ارادہ سے تیر پھینکا باحتیاط کہ کافر ہی مارا جائے نہین حرام مسئلہ
اسی طرح سے اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسی کی کہ مالک اوسکا معلوم نہین اوٹھاوے
اوسکو بایں ارادہ کہ پہنچا دونگا مالک اوسکے کو حلال ہے اوٹھانا اوس کا
اس نیت سے اور اگر اوٹھایا اوسکو اس نیت سے کہ نہ دونگا اوسکے مالک کو
ہوا یہ شخص غاصب اور گنہگار مسئلہ اسی طرح سے اگر کتاب کو تکیہ کیا بارادہ
حفاظت کے مکروہ نہین اور اگر نہین ارادہ کیا حفاظت کا تو مکروہ ہے۔
مسئلہ اسی طرح سے اگر کوئی شخص بیٹھ گیا خرجی پر کہ اوسمین قرآن شریف
ہے بارادہ حفاظت کے مکروہ نہین ہے اور اگر نہین ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہے

مسئلہ کبھی بندرہنا انسان کا کھانے سے ہوتا ہے واسطے پرہیز کے
یا واسطے دوا کے یا واسطے نہ ہونے احتیاج کے ان صورتون مین کچھ مستحق
ثواب کا نہین ہوتا اور اگر بندرہا کھانے اور پینے وغیرہ سے بارادہ روزہ کے
توہوگا بندرہنا موجب ثواب کا مسئلہ اسی طرح سے کوئی مسجد مین بیٹھا
واسطے آرام کے مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹھا ہے واسطے انتظار نماز کے
یا بہ نیت اعتکاف کے ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ اسی طرح سے دینا مال
کا کبھی ہوتا ہے بطریق بخشش کے یا واسطے غرض دنیا کے اسمین کچھ ثواب
نہین ہوتا اور کبھی ہوتا ہے دینا مال کا بہ نیت زکوٰۃ کے یا صدقہ نفل کے ہوتا
ہے ثواب مسئلہ اسی طرح سے ذبح کرنا جانور کا کبھی ہوتا ہے واسطے کھانیکے
پس یہ ذبح کرنا ہوتا ہے مباح اور کبھی ہوتا ہے واسطے عبادت کے جیسے کہ
جانور قربانی کا ذبح کرنا اور کبھی ہوتا ہے واسطے تعظیم کسی شخص کے مُردہ کے
یا زندہ کے حرام ہوتا ہے یا کفر اوپر ایک قول کے مسئلہ نیت گنتی رکعت
کی اور سجدون کی اور ارکان نماز کی نہین شرط بیچ نماز کے اگر ایک شخص نے
نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتین پڑھتا ہون اور پڑھین چار تو نماز صحیح ہوئی اور
تعین نیت کی لغو ہوئی مسئلہ اگر ایک شخص نے نیت کی امام معین کی
پس ظاہر ہوا غیر اوس کے کوئی دوسرا امام نماز مقتدی کی صحیح ہوئی مسئلہ
ایک شخص نے نماز پڑھنے مین تعین کیا کہ نماز وقتی پڑھتا ہون اور وہ وقت نماز کا
قضا ہو گیا پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اگر اسی طرح سے نیت کی قضا نماز
کی اور معلوم ہوا کہ نماز کا وقت تھا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نے

دیکھا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین اس امام کے پیچھے کہ یہ زید ہے نماز پڑھتا ہون اور نکلا وہ غیر زید کے پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اسی طرح سے اگر مقتدی دور ہو یا آخر صف مین ہو کہ نہین دیکھتا امام کو اور نیت کی اقتدا امام کی کہ زید بیچ محراب کے ہے پس نکلا وہ امام غیر زید کے ایسی صورت مین بھی نماز درست ہوئی اور اگر نیت کی کہ مین پڑھتا ہون نماز پیچھے اس جوان کے پس ناگہان نکلا وہ بوڑھا نہین درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتھ اس بوڑھے کے اور نکلا وہ جوان درست ہے کسواسطے کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہے بسبب بزرگی کے اور علم اوسکے کے بخلاف شیخ کے کہ شاب اوسپر نہین بولتے **مسئلہ** اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص واسطے اللہ کے پھر آیا اسکے دل مین ریا پس نماز اوسپر ہے کہ اسنے شروع کی اور یہ ریا ہے کہ اگر تنہا ہو لوگون سے تو نماز نہ پڑھے اور اگر لوگون مین ہو تو پڑھے اور اگر لوگون کے ساتھ پڑھتا ہے تو اچھی طرح پڑھتا ہے اور اگر تنہا پڑھتا ہے تو اچھی طرح نہین پڑھتا پس واسطے اوسکے ثواب ہے اصل نماز کا نہ حسن نماز کا **مسئلہ** اگر ایک شخص نے شک کیا بیچ نماز کے کہ پڑھے یا نہین اعادہ کرے بیچ وقت کے اور اگر شک کیا بیچ رکوع کرنے کے یا سجدہ کرنے کے اور وہ ہے بیچ اوسی نماز کے تو اعادہ کرے رکوع یا سجود کو اور اگر بعد نماز کے شک ہوا تو نہین اعادہ یعنی پھیر نے نہین آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہے یا نہین یا نجاست کپڑے کو لگی ہے یا نہین یا سر پر مسح کیا ہے یا نہین اگر اوّل مرتبہ یہ شک واقع ہوا ہے تو نماز از سر تو پڑھے اور اگر اسی طرح سے بارہا شک ہوتا ہے

تو نئے سرے سے نماز پڑھنے کی کچھ حاجت نہین یہ شکوک وسواس شیطانی مین
داخل ہین **مسئلہ** جو چیز کہ واقع ہوتی ہے دل مین قصد گناہ سے وہ اوپر
پانچ مرتبہ کے ہے **اوّل** ہاجس کہ دل مین پڑے یعنی گزرے دوسرے وہ کہ
جاری ہوا اسکے دل مین اسکو خاطر کہتے ہین تیسرے حدیث نفس کہ دل مین
تردد آتا ہے کہ اس کام کو کیجئے یا نہ کیجئے چوتھے ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو
پانچوین عزم وہ ہے قوت دینا اور تاکید دینا دل مین اوس قصد کو اوپر
کرنے کے پس ہاجس پہ مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعاً اسواسطے کہ نہین ہے
اوسکو اختیار اور خاطر اور نفس حدیث یہ بھی مرفوع ہین اس امت سے اور ہم
اگر نیکی کا قصد ہے تو لکھی جاتی ہے اوسکو ایک نیکی اور اگر قصد ہے برائی کا
تو کچھ نہین لکھا جاتا پس ہم بھی مرفوع ہوا اس امت سے اور اسپر عزم پس
محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہے۔ یہ مسائل اشباہ والنظائر مین
سے نقل ہوئے چونکہ مدار جملہ امور کا نیت پر موقوف ہے لہذا چند مسائل واسطے
افادۂ اہل سنت والجماعت کے قلمبند ہوئے۔

بیان ایمان کا۔ ف ایمان شرع مین مراد ہے اس سے کہ یقیناً اعتقاد
کرے کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہین وہ حق ہے
اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہے
جب تلک کہ مرتبہ تصدیق وتسلیم یعنی گرویدہ ہونے کو نہ پہنچے اور باطن اوسپر
قرار نہ پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت کو حق جانتے تھے لیکن از راہ عناد کے
انکار کرتے تھے اور حقیقت ایمان کی یہی ہے کہ دل مین تصدیق رکھے لیکن

احکام ایمان اوسپر جب جاری ہونگے کہ زبان سے بھی اقرار کرے مگر بہرا گونگا معذور ہے اور با وجود تصدیق بالقلب و اقرار باللسان اگر ایسی بات کرے کہ شارع نے اوسکو علامت کفر کی کی ہے مانند سجدہ کرنے بُت کے یا زنار باندھنے کے شرعًا یہ بھی حکم کافر مین ہے اور اسلام شرع مین مراد ہے فرمانبرداری کرنی احکام الٰہی کی اور بجالانا پانچون رکنون کا جو حدیث ذیل مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کے ہے اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دولون کا نام دین ہے عن عُمَر بن الخطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ لَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْئَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا
قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ
رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ
مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاكُمْ یُعَلِّمُكُمْ دِیْنَكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَیْرَةَ مَعَ اِخْتِلَافٍ وَفِیْهِ وَاِذَا
رَاَیْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِیْ
خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ
وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے حضرت عمرؓ بیٹے خطاب
کے سے راضی ہوا اللہ اون سے کہا کہ اوس وقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت
سفید کپڑے والا بہت سیاہ تھے بال نہین معلوم ہوتا تھا اوسپر نشان سفر کا
اور نہین پہچانتا تھا اوسکو ہم مین سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافرون کے
اوسپر نہ تھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے یہانتک کہ بیٹھا روبرو حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لگادئے دونون زانو اپنے طرف دونون زانو
حضرتؐ کے یعنی نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سُنے اور
رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون زانو اپنے کے یعنی جیسے شاگرد اوستاد
کے سامنے باادب بیٹھتا ہے یا رکھے اوپر دونون زانو آنحضرتؐ کے اور کہا
خبر دو مجھکو اے محمدؐ اسلام سے یعنی حقیقت اسلام سے فرمایا حضرتؐ نے

اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے تو
کہ محمدؐ بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور پڑھے تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط
اور ارکان اور سنتون اور آداب کے بجالاوے اور دے تو زکوٰۃ اور روزہ رکھے
رمضان کے اور حج کرے خانۂ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اوسکے راہ کی
کہا اوس شخص نے کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہمنے واسطے اوسکے کہ پوچھتا
ہے حضرتؐ سے اور تصدیق کرتا ہے اوسکو۔ کہا اوس شخص نے خبر دو مجھے ایمان
سے فرمایا حضرتؐ نے کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور فرشتونؑ اوسکے کے
اور کتابون اوسکے کے اور رسولون اوسکے کے اور دن پچھلے کے اور ایمان لاوے
تو ساتھ تقدیر کے بھلائی اوسکے کے اور برائی اوسکے کے کہا سچ کہا تو نے۔ کہا
اوس شخص نے خبر دو مجھکو احسان سے یعنی نیکی کرنے سے فرمایا کہ احسان
یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوس کو پس اگر نہین دیکھ سکتا
تو اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھکو کہا اوس نے پس خبر دو مجھکو قیامت
سے فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے
سے یعنی اس بارے مین مین اور تو دونون برابر ہین کہا اوس شخص نے خبر دو
مجھکو علامتون اوسکی سے فرمایا علامت قیامت کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی مالک
اپنے کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگے اور لونڈی بچہ کثرت سے پیدا ہونگے اور علامت
یہ ہے کہ دیکھے تو ننگے پانوٴن والون کو ننگے بدن والون کو مفلسون کو چرانے والے
بکریون کو فخر کرینگے بیچ عمارتون کے کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ
شخص پس ٹھیرا رہا مین دیر تک یعنی حضرتؐ سے حال نہ پوچھا کہ کون تھا

فرمایا حضرتؐ نے واسطے میرے اے عمرؓ کیا جانتا ہے تو کون تھا پوچھنے والا
کہا مین نے اللہ اور رسولؐ اوسکا زیادہ جاننے والا ہے فرمایا پس تحقیق وہ
شخص جبرئیلؑ تھا آیا تھا تمھارے پاس سکھاتا تھا تمکو دین تمھارا روایت
کی یہ مسلم نے اور روایت کی یہ حدیث ابو ہریرہؓ نے ساتھ اختلاف کے اور
بیچ اوس روایت کے یہ ہے اور جب دیکھے تو ننگے پاؤن والون کو ننگے بدن والونکو
بہرون کو گونگون کو بادشاہ زمین کے بیچ پانچ چیزون کے کہ نہین جانتا اونکو
مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اونہین پانچ چیزون مین داخل ہے کہ سواے اللہ کے
اونکو کوئی نہین جانتا پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اوسکے ہے علم قیامت کا
اور مینہ کا کہ کب برساویگا آخر آیت تک ف باقی آیت یہ ہے وَیَعْلَمُ مَا فِی
الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ
اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○ یعنی اور جانتا ہے جو کچھ پیٹون
مین ہے بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس
زمین مین مریگا تحقیق اللہ دانا خبردار ہے۔ پس یہ باتین سواے اللہ کے کوئی
نہین عقل سے جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ معلوم کروا دے ساتھ وحی یا الہام کے
اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکھے تو طرف اوسکے راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری
میسر ہو تو ضرور ہے حج کرے اور حائل ہونے دریا سے فرضیت حج کی نہین جاتی
رہتی اور تعجب لوگون نے اس واسطے کیا کہ اگلا سکو حقیقت اسلام کی معلوم
تھی تو پھر کیون سوال کیا۔ اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اوسکی ذات وصفات کو
حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان لاوے کہ وہ بندے اللہ کے ہین نورانی

فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم اوسکے ہین بھیجے رسولون اپنے پراون مین سے قرآن شریف سب سے افضل ہے اور کتابین ایک سو چارہین چار تو مشہور توریت و انجیل وزبور و فرقان باقی سو صحیفے ہین چھوٹے اور رسولون پر ایمان لاوے کہ بھیجا اون کو اللہ تعالے نے واسطے ہدایت خلق کے اور پاک تھے وہ گناہون سے اور دن پچھلا مراد ہے مابعد موت سے قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تک اور اعتقاد کرے کہ جو کچھ اللہ اور اوسکے رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سے یعنی سوال و جواب وعذاب قبر اور حساب وکتاب حشر وغیرہ سب حق ہے اور تقدیر پر ایمان لاوے کہ جو نیکی و بدی ہوتی ہے سب روز ازل سے لکھدی ہے اوسی کے ارادہ سے ہوتی ہے لیکن اللہ تعالے نیکی سے راضی ہے اور بدی سے ناراض اور بندے کو بھی کرنے نہ کرنے نیکی و بدی مین دخل دیا اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اوسکا ہے اور عذاب عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو کیونکہ جس کو یہ حالت حاصل ہوگی بکمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالیٰ کی اوسپر غالب ہوگی اور خشوع وخضوع اور ذوق وشوق محبت کا پیدا ہوگا اسکو مقام مشاہدہ یا استغراق کہتے ہین پس اگر نہین دیکھ سکتا اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت مین تجھکو حاصل نہین ہے تو اس طرح عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر وناظر ہے اسمین بھی خوف وخشیت پیدا ہوگی اور ایسی صورت مین احتیاط کریگا حرکات وسکنات مین - جاننا چاہیئے کہ مدار دین کا اور اوسکے کمال کا

فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے چنانچہ اس حدیث مین تینون چیزین بیان
ہوئین۔ اسلام اشارہ ہے فقہ پر کہ اوسمین سب احکام و اعمال بیان ہوتے ہین
اور ایمان اشارہ ہے عقائد پر اور احسان اشارہ ہے اصل تصوف پر کہ وہ
مراد ہے توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم و ملزوم ایک
دوسرے کے ہین کہ ایک ان کا بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا ہے تفصیل
اس اجمال کی یہ کہ تصوف بغیر علم فقہ کے درست نہین ہے اس لئے کہ احکام
الٰہی بغیر فقہ کے معلوم نہین ہوتے اور فقہ بغیر تصوف کے تمام نہین ہوتی اسلئے
کہ عمل بغیر حضوری قلب اور توجہ الی اللہ کے تمام نہین ہوتا اور یہ دونون
بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح و بدن کے کہ کوئی ان مین سے بدون
دوسرے کے وجود نہین پکڑتا چنانچہ فرمایا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو
صوفی ہوا اور فقیہ نہ ہوا پس زندیق ہوا یعنی بڑا بددین اور جو فقیہ ہوا اور
صوفی نہ ہوا پس زاہد خشک ہوا اور جس نے دونون حاصل کئے پس محقق
ہوا کیونکہ کمال دین کا یہی ہے باقی سب گمراہی ہے منہ التوفیق والاستعانۃ۔
اور فخر کرینگے بیچ عمارتون کے یعنی گنوار اور محتاج اس درجہ کو پہونچین گے کہ
اونچے اونچے مکان بناوین گے اور آپسمین فخر کرینگے ایسا بسبب بدانتظامی ممالک
کے ہوگا کہ رذالے خوش ہونگے اور اشراف و صاحب کمال خراب و برباد۔ یہ سب
ترجمہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مین مذکور ہے۔

بیان عقائد کا۔ واضح ہو کہ صدق دل سے اعتقاد کرے کہ ذات مستغنی
الصفات حق سبحانہ تعالیٰ کی واحد ہے اوسکے ساتھ کسی کو شراکت نہین اوس

تبارک وتعالےٰ شانہ کی ذات قدیم اور واجب الوجود ہے وہ نیستی اور فنا اور
حدوث سے پاک ہے حی یعنی زندہ ہے اوسکو موت نہین اور قیوم یعنی سب کا
تھامنے والا ہے اوسکا تھامنے والا کوئی نہین وہ ہمیشہ بیدار رہتا ہے اوسکو
خواب نہین وہ جوہر وعرض وحرکات وسکنات واعمال وافعال بندونکا خالق
ہے اوس کا کوئی خالق نہین تمام چیزون پر قدرت کاملہ رکھتا ہے اوسپر کوئی
قادر نہین وہ غنی ہے سب اوسکے محتاج ہین اوس کو کسی چیزون ارضی و
سماوی سے حاجت نہین وہ رزاق مطلق سب کا رازق ہے اوسکو روزی کی
پروا نہین سمیع ہے بغیر کانون کے بصیر ہے بغیر آنکھون کے کام کرتا ہی بدون
اعضاو جوارح یعنی ہاتھ پانون وغیرہ کے قادر قدیر ہے یعنی ہر امر مین قدرت
رکھتا ہے بغیر یار اور مددگار کے ارادہ رکھتا ہے بدون دل کے سب چیز کا علم رکھتا
ہے بغیر حواس کے کلام کرتا ہے بدون آواز اور حروف اور کلمات اور زبان اور
منہ کے۔ پاک ہے جسم اور جرم اور جوہر اور عرض اور مادہ اور صورت اور زمان
اور مکان سے مالک ہے بے نیاز قادر ہے کارساز کردگار ہے بیچون و چگون
پروردگار ہے بے شبہ ومثون بموجب فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ کے جو چاہتا ہے سو
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے مارتا ہے جسکو چاہتا ہے جلاتا ہے جسکو چاہے غنی و
متمول کرے جسکو چاہے فقیر ومحتاج کرے جسکو چاہے عزت دے جسکو چاہے
ذلت دے کوئی اوسکا پوچھنے والا نہین وہ سب کا پوچھنے والا ہے ذات اور
صفات اوسکی سب قدیم ہے نہ اوسکی ابتدا ہے اور نہ انتہا ہے نہ کھاتا ہے اور
نہ پیتا ہے نہ چلتا ہے نہ پھرتا ہے نہ کھڑا ہے اور نہ بیٹھتا ہے نہ لیٹا ہے اور نہ

سوتا ہے نہ جنتا ہے اور نہ جنا گیا ہے نہ جورو جانتا رکھتا ہے اور نہ برادری
نا تا رکھتا ہے یعنی خواص بشریہ اور حیوانیہ جملہ مخلوقات سے مطلقاً مبرا ہی
اور اختصاص صور ہیولا سے قطعاً منزا ہے بادشاہت کرتا ہے بغیر وزیر کے
حکومت کرتا ہے بلا مشیر کے اوسپر کوئی چیز واجب نہین چاہے بے توبہ کے
گناہ کبیرہ کو بخشدے چاہے گناہ صغیرہ پر عذاب کرے تقدیر اوس کی برحق
ہے وہ خالق ہے نیکی اور بدی کا لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے راضی
نہین ہے بندہ کاسب فعل ہے الا بارادت فرشتے اوسکے سب حق ہین نہ
مرد ہین نہ عورت ہین نہ کھاتے ہین اور نہ پیتے ہین خدا کی حکم برداری اور ذکر
اونکی زندگی ہے۔ مبرا ہین شہوت اور غضبی قوت سے معصوم ہین گناہون سے
وہ سب کام کرتے ہین اللہ تعالے کے حکم سے اور ذرہ برابر بھی اوسکی نافرمانی
نہین کرتے اونکا شمار سواے خدا کے کوئی نہین جانتا ہے وہ شب و روز
حق تعالے کی عبادت مین ہمہ تن مشغول و مصروف رہتے ہین بہت سے
کارخانون تکوین یعنی انتظام عالم پر مقرر ہین اور بہت سے امور شرائع یعنی
اہتمام کار دینیات پر معین ہین اور اون سب مین چار فرشتے بڑے مقرب بارگاہ
لم یزلی ہین اوّل حضرت اسرافیل علیہ السلام کہ اجراے احکام الٰہی کا لوح
محفوظ سے کرتے ہین اور صور پھونکنے کے واسطے معین ہین دوم حضرت
میکائیل علیہ السلام کہ ابر و باد اور رزق رسانی مخلوقات پر موکل ہین سوم
حضرت جبرئیل علیہ السلام کہ واسطے پہونچانے وحی رحمانی و احکام ربانی کے
طرف انبیا علیہم السلام کے مقرر ہین چہارم حضرت عزرائیل علیہ السلام کہ

واسطے قبض ارواح کے متعین ہین۔ اور اعتقاد رکھے کہ جملہ انبیا علیہم السلام
برحق ہین اول سب سے حضرت آدم علیہ السلام اور آخر اور افضل سب سے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اگرچہ بعض حدیثون مین تعداد
بھی مروی ہے بعض حدیثون مین آیا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا ہوے
ہین اور بعض حدیثون مین دو لاکھ چوبیس ہزار ہین لیکن باجماع علمار تحقیق اولی
اور افضل یہ ہے کہ عدد مین تعین و انحصار نہ کرے بلکہ مجملاً ایمان لاوے کہ
جتنے انبیأ اللہ پاک نے اپنے بندونکی ہدایت کیلئے بھیجے وہ سب برحق ہین
اور گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے معصوم ہین۔ معراج حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مکہ سے مسجد اقصیٰ تک قرآن پاک سے ثابت ہے کقولہ تعالیٰ
سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْریٰ بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی
الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ
ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ یعنی پاک ذات ہے وہ کہ جو لیگیا اپنے بندے کو
رات ہی رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک جسمین ہم نے خوبیان رکھی ہین
کہ دکھاوین اوسکو کچھ اپنے قدرت کے نمونے تحقیق وہی ہے سنتا دیکھتا۔
اور آسمان دنیا تک خبر مشہور سے یعنی اوس حدیث شریف سے جو کہ قرن
ثانی مین شہرت کو پہونچے چنانچہ اسکا مذکور کتب احادیث ذکر معراج شریف
مین ہے اور آسمانون تک احادیث سے ثابت ہے چنانچہ یہ بھی کتب احادیث
مین ثبت ہے پس پہلے ثبوت کا منکر کافر ہے اور دوسرے ثبوت کا منکر بدعتی
گمراہ ہے اور تیسرے ثبوت کا منکر فاسق ہے اور یہ بھی ایمان لاوے کہ

اصحابؓ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بعد جمیع انبیا علیہم السلام کے تمام آدمیون سے افضل اور اعلیٰ اور وہ سب عادل واکمل تھے اور باہم بموجب رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ کے رفیق وشفیق تھے کینہ اور حسد اور بغض سے پاک تھے راست کردار تھے درست اطوار تھے اون سب مین افضل واکمل علی الترتیب چار یار ہین اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہین سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہین چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین۔ یہ چارون صاحب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاشبہ وشک ہین ان جنابؓ سے عداوت رکھنا موجب شقاوت دارین کا ہے اور ان سے محبت رکھنا باعث سعادت کونین کا ہے اور جو مشاجرات یعنی جھگڑے کہ مابین اصحابؓ کے بمقتضاے بشریت واقع ہوئے اوس کی بحث مین زبان کو بند رکھنا چاہیے اور کسی سے کبھی بدگمان نہونا چاہیے کیونکہ حق تعالے اون کی شان مین فرماتا ہے وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى - وَصَلَوٰةٌ عَلَيْهِمْ مِنْ رَّبِّهِمْ - وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ - اونکا بُرا کہنے والا بنصوص قطعیہ ناری ہے اور حدیثون مین بھی اصحابؓ کے بہت کچھ صفت حضرت رسالت مآب صلعم نے فرمائی ہے ازانجملہ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ یعنی میرے اصحابؓ مانند ستارون کے ہین پس جس کسی کی کہ اونمین سے اقتدا کروگے تم ہدایت پاؤگے۔ اور ایمان لاوے کہ محبت اہلبیتؓ عظام کی واجب ہے خصوصاً حضرت فاطمہ زہرا بضعہ حضرت رسولؐ خدا رضی اللہ عنہا اور حضرت

امام حسنؓ اور حضرت امام حسین قرۃ العینین رسول الثقلین رضی اللہ عنہما اور حضرت عباس اور حضرت امیر حمزہ عم رسول اللہ رضی اللہ عنہما اور جملہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بلکہ جمیع ذریات طیبات رضی اللہ عنہم سے صدق دل سے حسن ظن و لطف باطن و مودت و محبت رکھنا علامت ایمان ہے اگر اہلبیتؓ مین سے کسی ایک کی نسبت سوء عقیدت رکھیگا بلاشک دائرہ ایمان سے خارج ہوگا کیونکہ بغض رکھنا اہلبیتؓ سے موجب نقصان ایمان کا ہے اور کینہ اون سے باعث خسران ہر دو جہان کا ہے - اور ایمان لاوے کہ جتنی کتابین آسمانی کہ پیغمبروںؑ پر نازل ہوئی ہین وہ سب کی سب برحق ہین توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سو صحیفے یعنی پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر اور تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر اور دس حضرت آدم علیہ السلام پر اور دس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ایک روایت مین تیس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوے اور ان سب مین افضل کلام حمید ہے جو ناسخ ہے جملہ کتب سابقہ کا - اور ایمان لاوے کہ سوال منکر نکیر اور فشار قبر اور عذاب قبر جملہ کفار و مشرکین و منافقین اور بعض گنہگاران مسلمین بالخصوص جو بغیر توبہ کے مر گئے ہین یہ سب بھی حق ہے یعنی بالیقین منکر نکیر قبر مین مُردے کو اُٹھا کر سوال کرتے ہین کہ رب تیرا کون ہے اور رسولؐ تیرا کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اگر مُردے نے جواب معقول دیا یعنی کہا کہ میرا رب اللہ ہے اور

رسول ہیں میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دین میرا اسلام ہے پس فرشتے خوش
جواب پاکر اوسکے واسطے فرش بہشتی بچھا دیتے ہین اور مثل دولھن کے اُسپر
اوسکو لٹاکر سُلا دیتے ہین پھر اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے اوسکی قبر کو وسیع
وکشادہ کر دیتا ہے اور اپنی رحمت سے اوسکو باغ وبہار بنا دیتا ہے ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○
یعنی یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور صاحب فضل بڑے کا ہے
اور اگر مُردے نے جواب معقول نہ دیا تو فرشتے اوسپر قسم قسم کا عذاب و
عقاب کرتے ہین اور اوسکے سر اور مُنہ اور پیٹھ پر گرز آتشین مارتے ہین اور
اللہ کے حکم سے اوسکی گور تنگ وتاریک ہو جاتی ہے بلکہ مثل دوزخ کے
بنجاتی ہے وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ اور ایمان لاوے کہ آنا قیامت کا
اور ظاہر ہونا اوسکی نشانیون کا پہلے ظہور قیامت کبریٰ سے جیسے حضرت امام
مہدی آخر الزمان رضی اللہ عنہ کا پیدا ہونا اور خروج دجال کا اور نزول حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور آپ کے دست مبارک سے قتل ہونا
دجال کا اور خروج یاجوج اور ماجوج اور دابۃ الارض اور آنا عذاب دخان کا
اور طلوع آفتاب کا جانب مغرب سے اور بند ہو جانا دروازہ توبہ کا اور خسف
یعنی دھنس جانا زمین کا اور گھیر لینا آگ کا تمام آدمیون کو ہر طرف سے ملک
شام مین سب حق ہے اور جب قیامت آویگی صور پھونکا جاویگا اوس وقت
تمام ذی روح یعنی جاندار مرجاوینگے آسمان اور ستارے سب ٹوٹ پڑینگے
یہانتک کہ کل چیزین فنا ہو جاینگی اور سوائے ذات پاک جناب باری کے ماسوا

سے کچھ بھی باقی نہ رہیگا بمصداق کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○ یعنی جو کچھ اوس پر ہے فنا ہونے والی ہے
اور باقی رہیگی ذات رب تیرے کی جو کہ صاحب بزرگی اور بخشش کا ہے۔
کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ○ یعنی کُل چیز فنا ہے مگر اوس کی ذات
بعد اسکے پھر دوبارہ صور پھونکا جاویگا اوس وقت حق تعالےٰ پھر سب کو از سر نو
زندہ کریگا اور ہر ایک سے حساب و کتاب لیگا اور ہر ایک کے نامۂ اعمال تولیگا
جو لوگ کہ کافر یا مشرک یا منافق ہین وہ سب دوزخ مین داخل ہونگے پھر
ابدالآباد تک نہ نکالے جاینگے اور جو مسلمان کہ اُنہون نے اچھے عمل کئے
ہین اونکو الرحم الراحمین اپنی رحمت سے بہشت مین ہمیشہ ہمیشہ کو داخل کریگا
وہ اوسمین چین چان اور امن و امان سے رہین گے اور جو گنہگار مسلمان
کہ بغیر توبہ و استغفار کے مرے ہونگے اونکو رحمان اپنے فضل سے بعد سزائے
اعمال کے دوزخ سے نکال کر بہشت مین داخل کریگا حتیٰ کہ کوئی اہل ایمان
ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا اس لئے کہ قرآن و احادیث سے ثابت ہے کہ مسلمان
بسبب گناہ کبیرہ اور صغیرہ کرنے کے دائرہ ایمان سے خارج نہین ہوتا ہے
اور ایمان لاوے کہ شفاعت انبیا اور اولیا اور صلحا کی گنہگارون کیواسطے
برحق ہے اور پل صراط کا دوزخ پر رکھا جانا جو بال سے باریک اور تلوار کی
دھار سے زیادہ تیز ہے اور سانپ اور بچھو اور ویل اور زقوم اور پیپ اور لہو
اور بدبو اور آگ اور ستر ستر گز کی زنجیرین اور گرز اور طوق آہنی اور آب حمیم
اور میزان کا قائم ہونا قسم قسم کے عذاب دوزخ کے برحق ہین اور حوض کوثر اور

حور اور قصور اور غلمان اور خیمہ ایک ایک موتی اور یاقوت وغیرہ کا اور سدا بہار
سرسبز باغات اور روان انہار شہد و شیر اور ماء معین اور شراب طہور اور انواع
انواع کے عیش اور آرام اور دیدار خدا کا ہونا مسلمانون کو اور ہر طرح کے
انعام ملنا مومنون کو بارگاہ ایزدی سے جیسا کہ قرآن و حدیث مین وارد ہے
سب برحق ہے اور یقین کرے کہ ایمان کافر کا وقت نزع اور دیکھنے عذاب
غیب کے مقبول نہین ہے اور ایمان لاوے کہ کرامات اولیاء کی حق ہے
اور یہ بھی اعتقاد رکھے کوئی ولی اگرچہ کیسا ہی عابد اور زاہد اور متقی اور صوفی
کیون نہ ہو ہرگز ہرگز ہمرتبہ کسی نبی اللہ کا نہین ہوسکتا ہے۔ اور اعتقاد کرے
کہ رسول ع بشر افضل و اکمل ہین رسول ع ملائکہ سے اور رسول ملائکہ افضل
ہین عامہ بشر سے اور عامۂ بشر افضل ہین عامۂ ملائکہ سے۔ اور یہ امر بھی برحق
ہے کہ جو کچھ میت کے لئے دعا کیجاتی ہے یا عبادت جانی اور مالی کا ثواب
بخشا جاتا ہے ان دونون حسنات کا ثواب بلاشبہ اموات کو پہنچتا ہے اور
نماز ہر مسلمان نیک کار اور بدشعار کے پیچھے پڑھنا جائز ہے اور اہل قبلہ کو
کافر نہ کہنا چاہیئے اور حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ اور کہنا الفاظ کفر اور
شرک کے گو ہنسی کی رو سے ہون کفر ہے اور خدا سے نڈر ہونا اور ناامید ہونا
دونون کفر ہین بلکہ اعتقاد کرے کہ ایمان درمیان امید و رجا کے ہے۔ یہ ہین
ضروری عقائد اہل سنت والجماعت کے حق تعالے انہین عقائد حقہ کے ساتھ
ہمارا اور سب مسلمانون کا خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین یارب العالمین

(اسرار الصلوٰۃ)

بیان تقلید کا جاننا چاہیے کہ تقلید مطلق فرض ہے اور تقلید مذہب معین
کی واجب اسپر تقلید مطلق پس ثابت ہے کتاب اللہ اور اجماع سے اسپر
کتاب پس فرمایا اللہ تعالے نے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ یعنی پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے ہو۔ پس یہ آیت نص
صریح ہے فرضیت تقلید اہل ذکر مین لیکن یہان مراد اہل ذکر سے فرد کامل ہے
نہ ناقص کیونکہ سب اہل ذکر غیر مراد بالاتفاق ہین پس ثابت ہوا اس آیت سے
کہ تقلید کرلی مجتہد کامل کی فرض ہے اسپر اجماع پس فرمایا صاحب بحر الرائق
نے بحر الرائق مین اور طحطاوی نے شرح درالمختار مین اور شامی نے شرح
درالمختار مین کہ کہا شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر مین استقر رای الاصولیین
علی ان المفتی ھو المجتھد واما غیر المجتھد ممن حفظ اقوال المجتھدین
فلیس بمفت فالواجب علیہ اذا سئل ان یذکر قول المجتھد علی
وجہ الحکایۃ انتہی یعنی ٹھیری ہے رائے اصولیون کی اسپر کہ مفتی وہی مجتہد
ہے اور اسپر غیر مجتہد اون لوگون مین سے کہ یاد رکھتا ہو قول مجتہدون کے پس
نہین ہے وہ مفتی پس واجب ہے اوس پر کہ جب پوچھا جاوے کچھ یہ کہ ذکر کرے
قول مجتہد کا بطریق نقل انتہے۔ اور کہا شیخ الاسلام شارح صحیح بخاری نے شرح
کنز مین کتاب القضا مین قال الامام بزدوی فی اصولہ اجمع العلماء
والفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من اھل الاجتھاد
وان لم یکن من اھل الاجتھاد فلا یحل لہ ان یفتی الا بطریق
الحکایۃ انتہی یعنی کہا امام بزدوی نے بیچ اصول اپنے کے کہ اجماع ہوا ہی

علما اور فقہا کا اسپر کہ مفتی واجب ہے یہ کہ ہو اہل اجتہاد سے اور اگر نہ ہو
اہل اجتہاد سے تو نہین حلال ہے اوس کو یہ فتوی دے اِلّا بطریق نقل کے انتہی
اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کتاب اقضیہ مین بیچ شرح اس حدیث
کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم
اصاب فلہ اجرانِ واذا حکم فاجتہد فاخطا فلہ اجر قال العلماء
اجمع المسلمون علیٰ ان ھذہ الحدیث فی حاکم عالم اھل
للحکم فان اصاب فلہ اجران اجر باجتہادہ واجر باصابتہ
وان اخطا فلہ اجر باجتہادہ قالوا فاما من لیس باھل للحکم
فلا یحل لہ الحکم فان حکم فلا اجر لہ بل ھو آثم ولا ینفذ حکمہ
سوآء وافق الحق ام لا لان اصابتہ اتفاقیۃ لیست صادرۃ
عن شرعی فھو عاص فی جمیع احکامہ سوآء وافق الصواب ام لا
وھی مردودۃ کلھا ولا یعذر فی شیئ من ذلک انتہی یعنی فرمایا
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب حکم کیا حکم کرنے والے نے
پس اجتہاد کیا پھر نیک راہ پائی پس اوسکے واسطے دو اجر ہین اور جب حکم کیا
پس اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اوسکے ایک اجر ہے کہا عالمون نے کہ
جمع ہوئے مسلمان اوپر اس امر کے کہ یہ حدیث بیچ حاکم جاننے والے اہل حکم
کے ہی پس اگر پائی راہ نیک تو واسطے اوسکے دو اجر ہین ایک اجر اجتہاد کا
دوسرا اجر راہ پانے کا اور اگر خطا کی پس واسطے اوسکے ایک اجر ہے اجتہاد کا
یعنی کوشش کا کہا عالمون نے پس جو شخص نہین ہے اہل حکم کا نہین ہے

اوسکو حکم دینا پس اگر حکم دیا نہین ہے اجر اوسکو بلکہ وہ گنہگار ہے اور نہین
جاری ہونے کا حکم اوسکا برابر ہے کہ موافقت کرے حق کو یا نہین کیونکہ راہ
پانی اوسکی اتفاقی ہے نہین ہے کہ آئے ہے اصل شرع سے پس وہ گنہگار ہے
بیچ تمام حکمون اپنے کے برابر ہے موافقت کرے ثواب کی یا نہین اور وہ
مردو یعنی رد کی گئی ہین سب کے سب اور عذر نہ قبول کیا جائیگا اوسکا بیچ کسی
چیز کے نہ جاننے سے یعنی اون کی لاعلمی کا انکار مقبول نہین ہونیکا انتہی۔
پس یہ اجماع نص صریح ہے اسپر کہ تقلید کرنا غیر مجتہد کو مجتہد کی فرض عین ہے
جیساکہ پوشیدہ نہین ہے اہل علم پر پس صاف معلوم ہوا اس مذکور سے کہ
قول امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا وغیرہ
خذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ وہ محمول ہے
اسپر کہ یہ خطاب ہے اوس شخص کو کہ وہ مجتہد ہو گیا تھا جیساکہ کہا عارف باللہ
شیخ عبدالوہاب شعرانی نے میزان خضری مین بلغنا ان شخصاً استشارہ
رضی اللہ عنہ فی تقلیدہ احدا من علماء عصرہ فقال لا تقلدنی
ولا مالکا ولا النخعی ولا الاوزاعی ولا غیرہم وخذ الاحکام
من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ قلنا ھو محمول علیٰ من
لہ رای وقوۃ علیٰ استنباط الاحکام من الکتاب والسنۃ والا
فقد صرح العلماء بان التقلید واجب علیٰ کل ضعیف وقاصر
النظر انتہی پہونچا ہے ہمکو یعنی ٹھیک طور پر ہمکو معلوم ہوا ہے کہ کسی شخص نے
مشورہ لیا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بیچ امر تقلید کے کسی ایک نے علماؤن

زمانہ اپنے سے پس کہا نہ تقلید کر تو میری اور نہ مالک اور نہ نخعی اور نہ اوزاعی
اور نہ سواے انکے کی اور لے تو حکمون کو جس جگہ سے اونہون نے لیا ہے
قرآن اور حدیث سے کہتے ہین ہم کہ یہ قول امام اعظم رحمۃ اللہ تعالے کا حمل
کیا گیا ہے اوپر اوس شخص کے کہ واسطے اوسکے عقل اور قوت نکالنے احکام
کی قرآن اور حدیث سے ہو اور نہین بیشک ظاہر کردیا ہے علماؤن نے کہ تقلید
واجب ہے اوپر ضعیف اور کم نظر والے کے۔ پس ثابت ہوا مما ذکر کی دلیل سے
کہ لابد ہے غیر مجتہد کو یہ کہ اختیار کرے تقلید مجتہد کامل کی اور جبکہ اختیار کرے
تقلید تو اختیار کرے مجتہد کامل کو آئمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم مین سے بالاجماع
کما طحطاوی نے شرح درمختار کی کتاب ذبح مین قال بعض المفسرین ان
الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ والجماعۃ قد اجتمعت
الیوم فی المذاھب الاربعۃ ھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون
والحنبلیون ومن کان خارجا ھذہ المذاھب الاربعۃ فی ذلک
الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار انتھی یعنی کہا بعضے مفسرون نے
کہ بیشک فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کا جمع ہوا ہے آج کے دن بیچ چار
مذہبون کے وہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص ہے خارج ان
چار مذہبون سے بیچ اس زمانہ کے پس وہ اہل بدعت اور اہل دوزخ سے ہے۔
اور کہا تفسیر احمدی مین بیچ تفسیر قولہ تعالے کے ففھمناھا سلیمان کے
وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ اربعۃ انتھی یعنی
واقع ہوا ہے اجماع اوپر اس امر کے کہ اتباع جائز ہے چار امامون کی انتھی

اور کہا قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین بیچ تفسیر قولہ تعالےٰ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کے فان اھل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلٰثۃ او الاربعۃ علیٰ اربعۃ المذاھب ولم یبق فی فروع المسائل سوی ھذہ المذاھب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علیٰ بطلان قول من یخالف کلھم وقد قال اللہ تعالےٰ ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم وساءت مصیرا ○ انتھی یعنی بیشک اہل سنت اور جماعت جدا ہو گئے ہین پیچھے تین قرنون یا چار کے اوپر چار مذہبون کے اور نہین باقی رہا فروع مسائل مین سوائے ان چار مذہبون کے پس بیشک ٹھہرا ہے اجماع مرکب اور باطل کرنے قول اوس شخص کے جو مخالف ہے انکا اور بیشک فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور جو شخص تابعداری کرتا ہی غیر طریقہ ایمان والون کے پھیرین ہم اوسکو اوس چیز کی طرف کہ پھرا اور داخل کرین ہم اوسکو جہنم مین اور بری ہے جاے بازگشت انتہے۔ اور صاحب البحر نے اشباہ والنظائر کے فن اوّل مین ما خلاف الائمۃ الاربعۃ فھو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف غیرھم انتھیٰ یعنی جو چیز کہ مخالف ہوئی چار امامون کی وہ ہی مخالف ہوئی اجماع کی اگرچہ بیچ اوس کے خلاف اونکے غیر کا ہو اور کہا شیخ ابن الہمام نے تحریر الاصول مین وقد انعقد الاجماع علیٰ عدم العمل بالمذھب المخالف للائمۃ الاربعۃ انتھی یعنی اور بیشک مقرر ہو گیا ہے اجماع اوپر ترک کرنے عمل چار مذہبون کے انتہی۔ پس ثابت ہوا ان نقول کتب معتبرہ معتمدہ سے کہ اجماع ہوا ہی اوپر

عدم خروج مذہب آئمہ اربعہ سے پس رفع ہوگیا اس سے وہ خدشہ کہ اخیر مسلم
الثبوت کے کیا ہے باین طور کہ کما فیہ ما فیہ اور اگر شبہ کیا جاوے کہ تحلیف
شہود کی مذہب ابن لیلیٰ کا ہے نہ مذہب آئمہ اربعہ کا اور قضات نے اختیار کیا
اس تحلیف کو پس اگر خروج مذہب آئمہ اربعہ سے درست نہ ہوتا تو کیون اختیار
کرتے سو جواب اسکا یہ ہے کہ تحلیف شہود کی فرد ہے افراد تزکیہ سے اور تزکیہ
شہود کا مذہب آئمہ اربعہ کا ہے اوپر تقلید مذہب معین کی پس واجب ہے بہ
دلالت کتاب اور سنت اور اجماع اور عقل کی اوپر کتاب پس فرمایا اللہ تعالےٰ
نے ففهمناها سليمان یعنی سمجھا دیا ہم نے اوسکو سلیمان ع کو پس یہ آیت
دلالت کرتی ہے اوپر اصابت سلیمان علیہ السلام کے بدون داؤد علیہ السلام کے
پس دلالت کی اس آیت نے اسپر کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی
اسپر سنت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا حكم الحاكم
فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد فاخطأ فله
اجراً متفق علیہ یعنی کہا علماؤن نے جمع ہوئے ہین مسلمان اسپر کہ یہ حدیث
شان مین حاکم عالم اہل حکم کے ہے پس اگر راہ نیک پائی تو اوسکے لئے دو اجر
ہین ایک اجر اجتہاد کا اور دوسرا جداہ پانے کا اور اگر خطا کی اوس کے لئے
ایک اجر اجتہاد کا ہے پس یہ حدیث قطعی دلالت ہے اسپر کہ مجتہد کبھی مصیب
ہوتا ہے اور کبھی مخطی اسپر اجماع پس کہا امام نووی نے شرح مسلم مین قال
العلماء اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث في حاكم عالم اهل
الحكم فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته و

ان اخطاء فله اجر باجتهاده انتهى يعني كہا علماؤن نے كہ اجماع ہوا
ہے مسلمانون كا اوپر اس حديث كے كہ يہ حديث نص صريح ہے اس امر پر كہ مجتہد
كبھي مصيب ہوتا ہے اور كبھي مخطي ايسے عقل پس كہا علامہ تفتازاني نے شرح
عقائد مين فلو كان كل مجتهد مصيباً لزم اتصاف الفعل بالحرمة
والاباحة او الصحة والفساد او الوجوب وعدم الوجوب انتهى
حاصل كلام علامہ رحمة الله عليه كا يہ ہے كہ اگر ہو ہر مجتہد مصيب تو لازم آويگا
اجتماع نقيضين كا اعتقاد دين اور عمل مين اور يہ باطل ہے عقلاً و شرعاً بقوله
تعالى لا يكلف الله نفساً الا وسعها يعني نہين تكليف ديتا ہے الله
كسي نفس كو مگر موافق طاقت اوسكي كے پس ثابت ہوا ساتھ كتاب و سنت
اور اجماع اور عقل كے كہ مجتہد كبھي مصيب ہوتا ہے اور كبھي مخطي پس جبكہ ثابت
ہوا يہ امر ساتھ ادلہ مذكورہ كے تو واجب ہوا مقلد پر كہ اختيار كرے اتباع اور
تقليد مجتہد راجح اور كامل كي تا كہ نہ پڑے بيچ اتباع كثير الخطا كے عمداً و قصداً
پس جبكہ اختيار كيا تقليد امام راجح كا اوسكا [illegible] اوپر دوام اور
استمرار كے ساتھ ثابت قدم رہنا [illegible] تاكہ نہ پڑے بيچ اتباع كثير الخطا كے
عمداً او قصداً اور يہي قول علماء اہل سنت و جماعت كا ہے كہا علامہ قہستاني
نے جامع رموز مين قريب كتاب الاشربہ كے واعلم ان من جعل الحق متعدداً
كالمعتزلة اثبت للعامي الخيار في الاخذ من مذهب ما يهواه و
من جعل واحداً كالعلماء الزم للعامي اماماً واحداً كما في
الكشف فلو اخذ من كل مذهب مباحه صار فاسقاً تاماً كما

فی شرح الطحاوی الفقیہ سعید بن مسعود فیجب فی المذھب
الصلابۃ اے اعتقاد کونہ حقاً وصواباً کما فی الجواھر ومشائخنا
قالوا ان مذھبنا صواب یحتمل الخطآء ومذھب غیرنا خطآء
یحتمل الصواب کما فی المصنفی انتھی یعنی جان لے تو کہ بیشک جس شخص
نے کیا حق کو متعدد جگہ پر مانند معتزلہ کے ثابت کیا واسطے عامی کے اختیار
لے لینے مین ہر مذہب سے جو چاہے نفس اوسکا اور جس نے کیا حق کو ایک
مانند علماؤن ہمارے کے لازم کیا واسطے عامی کے ایک امام جیسا کشف میں ہے
پس اگر لے لیا ہر مذہب سے اوسکے مباح کو ہو گیا پورا فاسق جیسا کہ شرح طحاوی
مین ہے جو کہ فقیہ سعید بن مسعود کی ہے واجب ہے مذہب مین پختگی یعنی اعتقاد
ہونے حق اور ثواب کا جیسا کہ جواہر مین ہے اور ہمارے مشائخ نے کہا ہے کہ بیشک
ہمارا مذہب ثواب پر ہے اور خطا کا احتمال ہے اور مذہب غیر کا خطا ہے کہ احتمال
ثواب کا رکھتا ہے جیسا کہ مصفیٰ مین ہے انتہیٰ اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی نے
میزان خضری مین واعلم انہ لاینافی ماذکرناہ الزام العلمآء للعامۃ
بالتزام مذھب معین لانھم ماالزموھم بذلک الارحمۃ
بھم فلولا الزامھم للعامی بمذھب معین یضل عن طریق الھدیٰ
یعنی اور جان لے تو کہ بیشک منافی نہین ہے جو کہ ہم نے اوسکو ذکر کیا ہے لازم
کر دینا علماؤن کا عام کے واسطے لزوم ایک مذہب کو کیونکہ اونہون نے لازم
نہین کیا ہے یہ امر مگر واسطے رحمت اونکی کے پس اگر نہوتا لازم کر دینا علماؤن کا
عامیون کو ایک مذہب پر تو البتہ گمراہ ہو جاتے راہ ہدایت سے۔ پھر آگے جا کر کہا

اما من یصل الی شھود عین الشریعة الاولیٰ فوجب علیہ التقلید
بمذھب واحد کما مر تقریرہ خوفاً من الوقوع فی الضلال وعلیہ
عمل الناس الیوم انتھی یعنی ایسا جو شخص نہ پہونچا طرف کھلنے حقیقت شریعت
پہلے کے پس اوسکو واجب ہے تقلید ایک مذہب کی جیسے کہ گذری تقریر واسطے
خوف کے گرنے سے گمراہی مین اور اسی پر عمل ہے لوگون کا آج کے دن انتھی
اور کہا علی الخواص نے کہ یہ قول شیخ عبد الوہاب شعرانی کا ہے ما امر العلماء
للطالب والمرید بالتزام مذھب معین الا تقریباً للطریق انتھی
یعنی نہین حکم کیا ہے علماؤن نے واسطے طالب اور مرید کے ساتھ لازم کرنے
ایک مذہب کے مگر واسطے نزدیکی راہ ثواب کے انتھی ذکر کیا اسکو عبد الوہاب نے
میزان خضری مین - اور کہا حموی نے شرح اشباہ کے کتاب التعزیر مین و فی
الفتح قالوا ان المنتقل من مذھب الی مذھب باجتھاد وبرھان
آثم یستوجب التعزیر فبلا برھان واجتھاد اولیٰ انتھی اور بیچ
فتح کے ہے کہ علماؤن نے کہا کہ بیشک نقل کرنیوالا ایک مذہب سے دوسرے
مذہب کی طرف ساتھ اجتہاد اور دلیل کے گنہگار ہے واجب کرتا ہے تعزیر کو
پس بدون دلیل اور اجتہاد کے سزاوار زیادہ ہے انتھی اور کہا شاہ ولی اللہ
دہلوی نے عقد جید مین والمرجح عند الفقھاء ان العامی المنتسب
الی مذھب لہ مذھب لا یجوز لہ مخالفتہ انتھی یعنی قوی مذہب
فقیہون کے نزدیک یہ ہے کہ بیشک عامی نسبت کیا گیا ہے طرف مذہب کے
واسطے اوسکے مذہب ہے کہ جائز نہین ہے اوسکو مخالفت مذہب اپنے کی انتھی

اور کہا شامی نے شرح درمختار کے کتاب التعزیر مین قوله ارتحل الی مذهب
الشافعی یعزر سراجیه وقال الشامی انما اطلقنا فی ذلك لان لا یفتر
بعض الجاهلة بما یقع فی الکتب من الطلاق بعض العبارات الموهمة
تحملهم علی تنقیص الائمة المجتهدین فان العلماء حاشاهم
الله تعالیٰ ان یریدوا الازدراء بمذهب الشافعی وغیره بل
تطلقون تلك العبارات للمنوع عن الانتقال خوفا من التلاعب
بمذاهب المجتهدین یدل علی ذلك ما فی القنیة رامزا لبعض الکتب
المذهب لیس للعامی ان یتحول من مذهب الی مذهب ویستوی
فیه الشافعی والحنفی انتهی یعنی قول درمختار کا ہے کہ جو شخص گیا طرف مذہب
شافعی کے تعزیر دیا جاوے نقل کیا اسکو سراجیہ سے اور کہا شامی نے کہ بیشک
زیادت کی ہم نے اسمین گفتگو اسواسطے کہ فریب نہ کھاوین بعضے جاہل ساتھ اُس
چیز کے کہ واقع ہوئی ہین کتابون مطلق عبارت والیون مین پس اُٹھائے جاہلون
نے عیب اماموں مجتہدین پر پس حاشا کہ اللہ کہ علماؤن نے ارادہ کیا ہو عیب
مذہب شافعی وغیرہ کا بلکہ اطلاق کیا ہے ان عبارتون کا واسطے منع کرنے کے
نقل کرنے سے واسطے خوف کے اور لہو ولعب مذہب مجتہدین کے دلالت کرتی ہے
اسپر جو چیز کہ قنیہ مین ہے کہ اشارہ کیا ہے بعض کتابون مذہب کی طرف کہ
نہین ہے عامی کو پھرنا ایک مذہب سے طرف مذہب دوسرے کے برابر ہے
اسمین شافعی اور حنفی انتہی اور کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ کے رسالہ
رفع الغشاء عن وقت العصر والعشاء مین فوجب علی مقلد ابی حنیفة

ان یعمل بقوله لما نقل العلامة قاسم فی تصحیحه عن جمیع الاصولین
انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق انتہی یعنی واجب ہے
مقلد ابیحنیفہ پر عمل کرنا قول ابیحنیفہ پر اسواسطے کہ نقل کیا ہے علامہ قاسم نے اپنی تصحیح مین
سب اصولیون سے کہ بیشک صحیح نہین ہے پھرنا تقلید سے بعد عمل کرنیکے سب کے نزدیک
انتہی اور کہا طحطاوی نے شرح درمختار کے کتاب الذبح مین قال بعض المفسرین
وهذه الطائفة المسماة باهل السنة والجماعة قد اجتمعت
الیوم فی المذاهب الاربعة وهم الحنفیون والمالکیون والشافعیون
والحنبلیون ومن کان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی
ذالک الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتہی یعنی کہا بعض مفسرون
نے کہ تحقیق یہ گروہ اہل سنت وجماعت کا جمع ہوا ہے آج کے دن چار مذہب
مین وہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چار مذہبون سے
خارج ہے اس زمانہ مین پس وہ اہل بدعت اور آگ سے ہے انتہی اور کہا شیخ
عبدالحق محدث دہلوی نے صراط مستقیم مین - خانہ دین چار است ہرکہ راہے
ازین راہ ہا ودرے ازدرہا اختیار نمودہ براہے دیگر رفتن ودرے دیگر گرفتن
عبث ویاوہ باشد وکارخانہ عمل از ضبط وربط بیرون انگندن واز مصلحت بیرون
افتادن است اگر قصد سلوک طریق ورع واحتیاط دارد ہم از مذہب واحد روایتیکہ
دلیلش احسن واقوی وفائدہ اش اعم واتم واحتیاط دران اکثر واوفر بود
اختیار کند وراہ رخصت ومساہلت وحیلہ اندوزی نرود واین طریق متاخران
است وشک نیست کہ این طریق مضبوط تر ومحکم تر است وگویند کہ طریق

پیشینیان تعین مذہب واتباع مجتہد واحد از واجبات نمید انستند انتہی یعنی
گھر دین کے چار ہین جس شخص نے کوئی راہ ان راہون سے اور کوئی دروازہ
ان دروازون سے اختیار کیا اوسکو دوسری راہ اور دروازہ اختیار کرنا بیہودہ
اور عبث ہے اور کارخانہ عمل کو مضبوطی اور استقامت سے دور کرنا ہے اور مصلحت
سے باہر جانا اگر ارادہ چلنے راستہ پرہیزگاری اور احتیاط کا رکھتا ہے تو بھی ایک
مذہب سے بموجب اوس روایت کے کہ دلیل اوسکی قوی اور بہتر ہو اور فائدہ
اوسکا عام اور تمام اور احتیاط اوسمین بیشتر ہو اختیار کرے اور راستہ رخصت اور
آسانی اور حیلہ مین نہ چلے یہ راستہ متاخرین کا ہے اور نہین ہے شک کہ یہ راستہ
مضبوط تر زیادہ اور مستحکم زیادہ ہے اور کہتے ہین کہ طریقہ اگلون کا برخلاف اوسکے
نہ تھا پہلے لوگ مقرر کرنا مذہب اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے نہ جانتے تھے
یعنی طریق علماء متاخرین کا وجوب تعین مذہب واحد کا ہے بخلاف علماء متقدمین
کے کہ نزدیک اونکے یہ واجبات سے نہ تھا انتہی۔ اور کہا شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی نے اپنی کتاب انصاف کے باب حکایت حال الناس مین اعلم ان
الناس کانوا فی المائۃ الاولیٰ والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید
بمذہب واحد بعینہ ثم قال وبعد المأتین ظہر فیہم المذہب
للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد
بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی یعنی جان تو کہ
بیشک تھے آدمی صدی اوّل اور دوسری مین غیر جمع ہونے والے تقلید ایک
مذہب معین پر پھر کہا کہ بعد دوسری صدی کے ظاہر ہوئے اونمین مذاہب معین کے

اور کم تھے وہ لوگ جو نہ اعتماد کرتے تھے ایک مذہب معین پر اور یہی واجب ہے
اس زمانہ مین انتہیٰ واضح ہو کہ یہی تفسیر ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اور
نص صریح ہے اسمین کہ مراد متقدمین سے ما قبل دو سو برس کے ہے اور مراد متأخرین
سے ما بعد دو سو کے ہے پس صاف معلوم ہوا ان نقول معتبرہ معتمدہ سے کہ مذہب
علماء اہل سنت والجماعت کا وجوب تقلید مذہب امام واحد کا ہے اور کہا فتاوی
عالمگیری کے کتاب التعزیر مین حنفی ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر
کذا فی جواهر الاخلاطی انتہیٰ یعنی حنفی گیا طرف مذہب شافعی کے تعزیر
دیا جاوے یہی ہے جواہر اخلاطی مین انتہیٰ اور کہا درمختار کی کتاب التعزیر مین
حنفی ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر کذا فی سراجیه انتہی یعنی
حنفی گیا شافعی مذہب کی طرف تعزیر دیا جاوے ایسا ہی سراجیہ مین ہے انتہی
اور کہا قنیہ مین لیس للعامی ان یتحول من مذهب الی مذهب
یستوی فیه الحنفی والشافعی انتہی یعنی نہین ہے عامی کو پھرنا ایک مذہب سے
طرف دوسرے مذہب کے حنفی ہو یا شافعی انتہیٰ اور کہا جلال الدین سیوطی نے جزیل
المواهب مین قال من مفتی المالکیة من تحول الیوم من مذهبه
فبئس ما صنع انتہی یعنی کہا مفتی مالکی سے جس شخص نے رجوع کیا آج کے
دن اپنے مذہب سے پس اس نے برا کیا جو کہ کیا انتہیٰ اور کہا طحطاوی نے شرح
درمختار کی بحث شفق مین قال صاحب الهدایة فی التجنیس الواجب
عندی ان یفتی بقول ابی حنیفة علی کل حال انتہی یعنی کہا صاحب ہدایہ نے
تجنیس مین واجب میرے نزدیک یہ ہے کہ فتوی دیا جاوے ساتھ قول ابی حنیفہ کے

کل حال پر انتہی اور کہا فتاوی عالمگیری کے کتاب قضا مین هذا اذا کان فی القاضی
المجتهد واما المقلد فانما ولاه لیحکم بمذهب ابی حنیفة مثلاً فلا
یملک المخالفة فیکون معزولا بالنسبة الی ذالک الحکم هکذا فی
فتح القدیر انتہی یعنی یہ تمام حق قاضی مجتہد کے ہے اور اوپر مقلد پس سوا اسکے
اسکے نہین کہ والی کیا ہے اوسکو تاکہ حکم کرے ساتھ مذہب ابی حنیفہ کے مثلاً پس
مالک نہین ہے مخالفت کا پس ہوگا معزول اس حکم مین ایسا ہی ہے فتح القدیر مین
انتہی اور کہا صاحب بحر نے رسالہ مذکور مین قال ابن الهمام فی فتح القدیر
فبهذا ظهر ان الصواب ما ذهب الیه ابو حنیفة وان العمل علی
مقلدیه واجب والا فتاء بغیره لا یجوز لهم انتہی یعنی کہا ابن الہمام
نے فتح القدیر مین پس ساتھ اسکے ظاہر ہوا کہ بیشک صواب وہ ہے کہ گئے اوسکی
طرف ابو حنیفہ اور بیشک عمل کرنا اوسکے مقلدون پر واجب ہے اور فتوی دینا بغیر اوسکے
جائز نہین ہے اونکو انتہی اور کہا شیخ احمد نے تفسیرات احمدی مین زیر تفسیر قوله تعا
علیہ
ها سلیمان کے اذا التزم احد مذهبا یجب علیه دوامه [illegible]
التزم احد مذهبا کیلا ینتقل الی مذهب اخر [illegible] یعنی جب لازم کر لیا
کسی نے کوئی مذہب واجب ہے اوسکو یہ کہ ہمیشہ رہے اوسی مذہب پر کہ لازم
کر لیا ہے کسی ایک مذہب کو اور نہ رجوع کرے دوسرے مذہب کی طرف انتہی
اور کہا بحر العلوم عبد العلی نے شرح تحریر الاصول مین وکذا للعامی الانتقال فی
الحکم من مذهب الی مذهب فی زماننا لا یجوز بظهور الخیانة انتہی
یعنی اور اسی طرح عامی کو رجوع کرنا حکم مین ایک مذہب سے دوسرے مذہب کیطرف

نہین جائز ہے بسبب ظاہر ہونے خیانت کے انتہیٰ اور کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے
عقد جید مین قال فی الاحتساب لو رای حنفی شافعیا یشرب النبیذ وینکح
بلا ولی ویطاھا فلہ ان انکر لان علی کل مقلد اتباع مقلدہ ولیعصی
بالمخالفۃ ولو رای الشافعی حنفیا یاکل الضب فلہ ان یقول اما
ان یعتقد ان الشافعی اولیٰ بالاتباع واما ان یترک ھذا انتہیٰ
یعنی کہا احتساب مین اگر دیکھا حنفی نے کسی شافعی کو کہ نبیذ پیتا ہے اور نکاح
بغیر ولی کے کرتا ہے اور جماع کرتا ہے پس اوسکو یہ ہے کہ منع کرے کیونکہ بیشک
اوپر ہر مقلد کے ہے پیروی اپنے امام کی اور گنہگار ہوگا ساتھ مخالفت کے اور
اگر دیکھا شافعی نے حنفی کو کہ گوہ جانور کو کھاتا ہے پس اوسکو لازم ہے کہ کہے
کہ اعتقاد کرے اِس امر کا کہ شافعی بہتر ہے ساتھ پیروی کے یا اوسکو چھوڑ دے
انتہیٰ اور کہا ملا علی قاری نے شرح عین العلم مین فلو التزم احد مذھبًا
کابی حنیفۃ او الشافعی رح فلزم علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی
مسئلۃ من المسائل انتہیٰ یعنی پس اگر لازم کرلیا کسی نے کسی ایک مذہب کو
مانند ابی حنیفہ یا شافعی کے پس لازم ہے اوسکو اوسپر ہمیشگی پس تقلید نہ کرے
غیر مذہب کی کسی مسئلہ مین مسئلون سے انتہیٰ اور کہا اونہین ملا علی قاری نے
اپنے رسالہ مین جو مؤلف ہے جواب قفال مین بل وجب علیہ حتمان یعین
مذھبا من المذاھب اما مذھب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع
واما مذھب مالک واما مذھب ابی حنیفۃ وغیرھم ولیس لہ
ان ینتقل من مذھب الشافعی فی البعض ما یھواہ ومن مذھب

ابی حنیفة فی الباقی ما یرضاہ لان لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن ضبط حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی مثلاً اذا اقتضی تحریم شیئ ومذہب غیرہ اباحة ذلک الشیئ بعینہ او علی العکس فہو ان شآء مال الی الحلال وان شآء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدتہ واستیصال قاعدتہ وذلک باطل انتہی یعنی بلکہ واجب ہے اوسپر ضرور یہ کہ معین کرے ایک مذہب کو مذہبون مین سے یا مذہب شافعی کا تمام وقائع اور فروع مین اوریا مذہب مالک کا اوریا مذہب ابی حنیفہ وغیرہم کا اور نہین اوس کو یہ کہ چلے مذہب شافعی پر بعض مسئلون مین جو نفس چاہے اور مذہب حنفی پر باقی سب مسئلون مین جسپر راضی ہے کیونکہ اگر جائز رکھین یہ امر تو البتہ پہونچیگا طرف خبط کے اور تکلیف ضبط سے حاصل اوسکا رجوع کریگا دور ہونے تکلیف شارع کی سے کیونکہ مذہب شافعی نے مثلاً جب چاہا حرمت ایک شئے کو اور دوسرے مذہب نے مباح ہونے اس شئے کو بعینہ یا برخلاف اسکے پس وہ شخص اگر چاہے اختیار کرے حلال کو چاہے حرام کو پس نہین متحقق ہونے کی حلت اور حرمت اور اسمین ہے دور ہونا تکلیف شارع کا اور باطل ہونا فائدہ اوسکے کا اور جڑ اوکھڑنا اوسکے قاعدہ کا اور یہ باطل ہے انتہی خلاصہ ان جملہ دلائل کا یہ ہے کہ اگر نکرین ہم اتباع مذہب واحد کی واجب اور لازم تو مباح ہوگا یہ کہ چاہے اس مذہب کی روایت پر عمل کرین چاہے اور مذہب پر پس اوس وقت سوائے مسئلہ اجماعیہ کے

کوئی شخص مکلف نہ رہیگا نہ حلت کا نہ حرمت کا پس کارخانہ دین کا درہم برہم
ہوجائیگا بالکل کیونکہ سوائے حلت اور حرمت اجماعیہ کے خواہش نفسانی سے
سب کچھ مباح ہوجائیگا سوائے امر مجمع علیہ امت کے یہ ہے حاصل عبارت
ملا علی قاری کا پس ثابت ہے ان نقول مذکورہ سے کہ مذہب علماء اہل سنت و
جماعت کا وجوب تقلید امام واحد کا ہے آئمہ اربعہ مین سے ساتھ ادلہ مذکورہ بالا
کے یعنی ساتھ دلیل تلاعب کے جیسا کہ شامی نے بیان کیا اور ساتھ دلیل وقوع
خبط فی الدین کے جیسا کہ شیخ عبدالحق نے بیان کیا اور ساتھ دلیل رفع تکلیف کے
جیسا کہ ملا قاری نے بیان کی اور ساتھ دلیل مذکور الصدر کے جیسا کہ قہستانی
نے بیان کی مزید بران اسی طرح سے اَور بھی بکثرت دلائل ہین مگر طالب حق کو
اسی قدر کافی و وافی ہے اور مخالف متعصب کے لئے کوئی دلیل مفید و
کافی نہین ہوسکتی ہے کیونکہ اوسکے پاس سوائے جدال کرنے اور شبہات
مین ڈالنے کے اور کچھ نہین ہے اور وہ شبہات چار ہین لہذا اس مقام پر مذکور
ہوئے اوّل یہ کہ کہا قرافی نے اجمع الصحابۃ علیٰ ان من استفتیٰ ابابکر
وعمر وقلدھما فلہ ان یستفتی اباھریرۃ ومعاذ بن جبل وغیرھما ویعمل
یقولھما من غیر نکیر انتھیٰ یعنی جمع ہوئے ہین صحابہؓ اسپر کہ جس شخص نے
فتویٰ لیا ابا بکرؓ اور عمرؓ سے اور اون کی تقلید کی پس اوس کو یہ ہے کہ فتوے
لے ابا ہریرہؓ اور معاذ بن جبلؓ وغیرہما سے اور عمل کرے اون کے قول پر بغیر
انکار سے انتھیٰ سو جواب اس شبہ کا ملا علی قاری نے دیا اور کہا رسالہ مذکور
مین فان قیل لیس فی عھد الصحابۃ کان الواحد من الناس مخیرا

بین ان یاخذ فی بعض الوقائع بمذھب الصدیق الاکبر و فی بعض
بمذھب الفاروق قلنا آ انما کان کذلک لان اصول الصحابة لم
یکن کافة العامة الوقائع وشاملة لعامة المسائل لانھم لم یتفرغوا
الی تفریع التفاریع وتمھید الاصول وتبیین التفاصیل فلاجل الضرورة
یحل للمقلدین اتباع الصدیق فی بعض الوقائع واتباع الفاروق
فی بعض اما فی زماننا فمذاھب الائمة الاربعة کافیة الکل فلا
ضرورة الی اتباع امامین انتھی یعنی پس اگر کہا جاوے آیا نہ تھا زمانہ
صحابہؓ مین ہر واحد کو لوگون مین سے اختیار درمیان اِسکے کہ لیتا تھا بعض
وقائع مین مذہب صدیقؓ اکبر کو اور بعض مین مذہب فاروقؓ اعظم کو کہتے ہین
ہم بیشک تھا یہ امر اس واسطے کہ اصول صحابہؓ کے نہ تھی کافی تمام حادثات مین
اور شامل واسطے عام مسئلون کے کیونکہ وہ فارغ نہ ہوئے تھے فروعات مسائل
اور مقرر کرنے قاعدون اصول اور ظاہر کرنے تفصیلون کے پس واسطے
ضرورت کے حلال ہے مقلد کو پیروی صدیقؓ اکبر کی بعض وقائع مین اور پیروی
فاروقؓ اعظم کے بعض مین ایپر زمانہ ہمارے مین چارون مذہب کافی ہین
واسطے پہچاننے کل مسئلون کے پس ضرور نہین ہے پیروی دو امامون کی انتہی
اور اسی طرف اشارہ کیا ہے شاہ ولی اللہ دہلوی نے وبعد المائتین
ظھر فیھم المذھب للمجتھدین وکان ھذا ھو الواجب فی ذالک
الزمان انتھی یعنی اور بعد دو صدی کے ظاہر ہوے لوگون مین مذہب
مجتہدون کے معین اور کم تھے لوگ کہ نہ اعتماد کرتے تھے ایک مذہب مجتہد

معینہ پر اور یہی ہے واجب اس زمانہ مین انتہی حاصل اس کلام کا یہ ہے کہ قیاس کرنا ماقبل منعقد ہونے مذاہب آئمہ اربعہ کے پر قیاس مع الفارق ہے سو یہ غیر مقبول ہے ہر ایک کے نزدیک۔ اور شبہ دوسرا یہ ہے کہ کہا قرائی نے انعقد الاجماع علیٰ ان من اسلم فله ان یقلد من شاء من العلماء من غیر نکیر انتہی یعنی اجماع ہوا ہے اوپر اسکے کہ جو شخص اسلام لایا پس اوسکو چاہیئے یہ کہ تقلید کرے اوس شخص کی کہ چاہے علماؤن مین سے بغیر انکار کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد علماء سے آئمہ اربعہ ہین بدلیل اجماع مذکور الصدر کے حتیٰ کہ شاہ ولی اللہ نے عقد جید مین کہا ہے باب تاکید الاخذ بهذه المذاهب الاربعة والتشديد فی ترکها والخروج عنها؟ اعلم ان فی الاخذ بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة و فی الاعراض عنها كلها مفسدة كبيرة ونحن نبين ذلك بوجوه انتہی یعنی باب ہے تاکید لینے مین ان چار مذہبون کے ساتھ اور شدت ترک کرنے اونکے کے اور نکلنے اونکے سے جان لے تو کہ بیشک مقرر ہونا ان چار مذہبون کا بڑی مصلحت ہے اور اوس کے پھر جانے مین بڑے فساد ہین اور ہم بیان کرتے ہین اوسکو کئی طریقون سے۔ پس ہوے معنی اسکے یہ کہ هكذا انعقد الاجماع علیٰ ان من دخل فی الاسلام فله ان يقلد من شاء واحدا من الائمة الاربعة من غير نكير یعنی یہی ہے کہ منعقد ہوا اجماع اوپر اس کے کہ جو شخص داخل ہوا بیچ اسلام کے پس واسطے اوسکے یہ ہے کہ تقلید کرے اوس شخص کی کہ چاہے ایک کی آئمہ اربعہ مین سے بغیر انکار کے

پس حاصل ہوگی تطبیق ہردو مضمون کی انتہی۔ اور شبہ تیسرا یہ ہے کہ کتب اصول
مین مذکور ہے ان المقلد اذآ التزم مذ هبا هل وجب علیه الا ستمرار
امر لا فقال لبعض نعم وقال البعض لآ اذ لا واجب الا ما اوجبه
الله تعالیٰ ولم یوجب ذالك علی احد انتهی یعنی بیشک مقلد نے جبکہ لازم
پکڑا ایک مذہب کو آیا واجب ہے اوسپر ہمیشگی یا نہین پس کہا بعض نے ہان
اور کہا بعض نے نہین کیونکہ نہین ہے واجب مگر وہ کہ واجب کیا اوسکو اللہ
تعالےٰ نے اور نہین یہ واجب ہے اوپر کسی کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کلمۂ
واجب کے لئے دو معنی ہین ایک واجب بمعنی فرض کے مخصوص ہے اور
ایک واجب ساتھ اوس معنی کے ہے کہ ترک اوسکا قریب حرام کے ہو پس
اختلاف بیچ معنی اوّل کے ہے نہ معنی ثانی مین پس حاصل ہوگی تطبیق بلکہ
مراد یہان فقط معنی اوّل ہین کیونکہ یہ عبارت کتب اصول شافعیہ اور مالکیہ
مین موجود ہے اور اونکے واجب اور فرض ایک معنی مین ہے اور یہ امر صرف
شافعیہ اور مالکیہ کے ہی نزدیک نہین ہے بلکہ جملہ کتب اصول حنفیہ و مالکیہ
وشافعیہ وحنبلیہ مین وجوب کو بمعنی فرض کے لیتے ہین مثلاً کہتے ہین الامر
للوجوب جیساکہ پوشیدہ نہین ہے ماہر علم اصول پر پس اگر یہ توجیہ مسلم ہو تو
بہتر ہے والا پس واجب کے لئے دو معنی ہین۔ محتمل ہے اسکا اور اوس کا
قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اذا جآء الاحتمال سقط الاستدلال پس حجت
مخالفت کی باقی نہ رہی۔ اور شبہ چوتھا یہ ہے کہ قال فی نوادر داؤد بن رشید
عن محمدٍ فی رجل لیس بفقیه الخ جیساکہ فتاوی عالمگیری مین موجود ہے

سو جواب یہ ہے کہ یہ عبارت مشتبہ محمول ہے اوپر نفوذ حکم کے نہ حلت اقدام
کے اور یہ مانند اسکے ہے کہ مجتہد کو تقلید کرنی غیر کی حرام ہے بالاجماع جیسا کہ کتب
اصول مین مذکور ہے باوجود اسکے اگر حکم کریگا بہ تقلید غیر کے تو نافذ ہو جائیگا
نزدیک امام صاحب کے کہ جنکے مناقب بہت بڑے ہین لیکن عجلت رخصت
نہین دیتی ہے کہ بیان کئے جاوین مگر قدر قلیل کہ بیان اوسکا ضرور ہے بیان
کیا جاتا ہے غور و انصاف سے کان لگا کر سننا چاہیئے وہ یہ ہے کہ روایت ہے
ابی ہریرۃؓ سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوکان الدین
عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ رواہ مسلم
باب فضل فارس یعنی اگر ہوتا دین پاس ستارہ ثریا کے البتہ جاتا اوسکے پاس
ایک آدمی اولاد فارس سے یہان تک کہ لے لیتا اوسکو روایت کیا اس کو
مسلم نے باب فضیلت فارس مین۔ اور کہا شامی نے درمختار کی شرح مین
بیچ مناقب امام کے قال ابن حجر المکی فی الخیرات الحسان قد وردت
احادیث صحیحۃ تشیر الی فضل ابی حنیفۃ منہا قولہ صلعم فیما رواہ
الشیخان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم لوکان الایمان
معلقاً بالثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس روایتہ مسلم عن
ابی ھریرۃ لوکان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء
فارس حتی یتناولہ فی روایۃ الشیخین عن ابی ھریرۃ والذی نفسی
بیدہ لوکان الدین عند الثریا لتناولہ رجل من فارس قال حافظ
السیوطی ھذا الحدیث الذی رواہ الشیخان اصل صحیح یعتمد علیہ

فی البشارة والفضيلة لابی حنيفة وهو متفق عليه صحيحة انتهى يعنى
كہا ابن حجر مكى نے خيرات الحسان مين بيشك وارد ہوئی ہين بہت سی حديثين
صحيحہ كہ اشارہ كرتی ہين طرف بزرگی ابی حنيفہ كے اون مين سے قول آنحضرت
صلی اللہ عليہ وسلم كا ہے كہ روايت كيا ہے اوسكو صحيح بخاری اور صحيح مسلم نے
ابی ہريرہؓ سے كہا كہ فرمايا رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے اگر ہوتا ايمان لٹكا
ہوا ساتھ ثريا كے البتہ لے ليتا اوسكو ايک آدمی اولاد فارس مين سے اور
روايت مسلم مين ابی ہريرہؓ سے مروی ہے اگر ہوتا ايمان پاس ستارہ ثريا كے
البتہ جاتا اوس كے پاس ايک آدمی اولاد فارس سے يہان تک كہ لے ليتا
اوسكو اور ايک روايت صحيح بخاری اور صحيح مسلم مين ابی ہريرہؓ سے مروی ہے
كہ قسم ہے اوس شخص كی كہ نفس ميرا اوسكے ہاتھ مين ہے يعنی اللہ تعالےٰ
كے اگر ہوتا دين پاس ثريا كے البتہ لے ليتا اوسكو ايک آدمی فارس سے
كہا حافظ سيوطی نے يہ حديث جو كہ روايت كی ہے اوسكو بخاری اور مسلم نے
دراصل صحيح ہے كہ اعتماد كيا جاوے اوسپر بشارت اور بزرگی امام ابی حنيفہ
مين اور وہ متفق عليہ ہے صحت پر انتہیٰ اور كہا امام شامی نے اپنی كتاب
مين كہ وہ مشہور بسيرت شامی ہے باب ۵۵ جلد ع ابواب معجزات الكوائن مين
بعد ذكر احاديث كے قال الشيخ رحمة الله فهذا اصل صحيح يعتمد عليه
فی البشارة والفضيلة وما جزم به شيخنا من ان ابا حنيفة هو المراد
من هذا الحديث انسا بق ظاهرا لا شك فيه لانه لم يبلغ من
ابناء فارس فی العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابه انتهى يعنی كہا شيخ رحمة اللہ عليہ

سے نے پس یہ اصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا جاتا ہے اوسپر بشارت اور بزرگی کا
اور وہ کہ یقین کیا ہے اوسپر شیخ ہمارے نے کہ ابی حنیفہ ہی مُراد ہین۔ اس
حدیث پہلی سے ظاہر ہے کہ نہین ہے شک اوسمین کیونکہ نہین پہونچا اولاد فارس
سے علم مثل ابی حنیفہ اور یارون اوسکے کے انتہیٰ پس متفق ہوئے یہ اکابر دین
یعنی جلال الدین سیوطی و محمد بن یوسف شامی و ابن حجر مکی کہ وہ آئمہ شافعیہ اور
اجلۂ اہل حدیث کے ہین متفق ہین اسپر کہ یہ لفظ رجل کہ حدیث مین مذکور ہے وہ
ابو حنیفہ ہین ثابت ہوا ساتھ حدیث متفق علیہ کے کہ اصابت اجتہاد ابو حنیفہ کی
سب آئمہ سے بڑھکر ہے اور اسی وجہ سے وہ دین مین امام اعظم ہین اور سب
لوگ اونکے عیال ہین جیسا کہ کہا امام شافعی نے ان الناس کلھم عیال
ابی حنیفۃ فی الفقہ انتہیٰ یعنی بیشک تمام لوگ اولاد ہین ابی حنیفہ کی
فقہ مین انتہیٰ ذکر کیا اسکو ابن حجر مکی نے مناقب ابی حنیفہ مین اور محمد ابن یوسف
نے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین اور ابو بکر خطیب بغدادی نے تاریخ
بغداد مین اور عبد الوہاب شعرانی نے میزان مین اور امام ربانی مجدد الف ثانی
نے اپنے مکتوبات کی جلد ثانی مین اور شیخ عبد الحق نے صراط المستقیم مین
اور علاءالدین حصفکی نے در مختار مین اور خوارزمی نے مسند امام مین اور شامی
نے شرح در مختار مین حتیٰ کہ کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے عقد جید مین ثم
الفتوے علی الاطلاق علیٰ قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ثم یقول
ابی یوسف ثم یقول محمد ابن الحسن ثم یقول زفر الحسن بن زیاد
وقیل اذا کان ابو حنیفۃ فی جانب فالمفتی بالخیار والاول اصح

اذالم یکن المفتی مجتھدا لانہ کان اعلم زمانہ حتیٰ قال الشافعی
الناس کلھم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ انتھی یعنی فتویٰ مطلق قول
ابی حنیفہ پر ہے پھر ساتھ قول ابو یوسف کے پھر ساتھ قول محمد بن الحسن کے
پھر ساتھ قول زفر الحسن بن زیاد کے اور کہا گیا ہے کہ جب ہووے ابی حنیفہ
ایک طرف مین تو مفتی کو اختیار ہے اور اوّل صحیح زیادہ ہے جبکہ نہ ہووے
مفتی مجتھد کیونکہ ابی حنیفہ اپنے زمانہ مین بہت بڑے عالم تھے یہان تک کہ شافعی
نے کہا کہ تمام لوگ اولاد ہین ابی حنیفہ کے فقہ مین انتھیٰ اور کہا شاہ ولی اللہ نے
فیوض الحرمین مین عرفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المذھب
الحنفی طریقۃ انیقۃ ھی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ التی جمعت
ونصحت فی زمان انتھی یعنی جتلایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ بیشک مذہب ابی حنیفہ مین راستہ خوشگوار یہ ہے کہ موافق زیادہ راستون کا
ہے ساتھ سنت مشھورہ کے وہ سنت کہ جمع ہے اور نصیحت ہے اس زمانہ مین
انتھیٰ اور کہا یحیی ابن معین نے کہ وہ امام ہے اہل حدیث کا اور امام جرح اور
تعدیل کا اور ہمقرین امام احمد بن حنبل کا اور مروی عنہ اصحاب صحاح ستہ کا
القرأۃ عندی قرأۃ حمزۃ والفقۃ فقہ ابی حنیفۃ وعلیٰ ھٰذا ادرکت
الناس انتھیٰ یعنی قرأت میرے نزدیک قرأت حمزہ کی ہے اور فقہ فقیہ ابی حنیفہ
کی اور اسی پر پایا مین نے لوگون کو انتھیٰ ذکر کیا اسکا ابن خلکان نے اپنی
تاریخ مین پس معلوم ہوا اس سے کہ فقہ ابی حنیفہ کی مقبول اور مختار اور معمول
بقدیماً وحدیثاً ہے نزدیک جمہور اہل اسلام کے اور کہا عبد الوہاب شعرانی مالکی نے

میزان مین کما کان مذھب ابی حنیفة اوّل المذاھب المدونة کذالک کان المذاھب انقراضا دبہ اھل الکشف انتھی یعنی جیسا کہ تھا مذہب ابی حنیفہ کا اوّل مذہبون جمع کئے ہوئے سے ایسا ہی ہوگا آخر مذاہبون کا جاتے رہنے مین ساتھ اسی کے کہا ہے صاحب کشف نے انتہی اب جاننا چاہیئے کہ اکثر محققین نے تقلید مذہب معین کو مذاہب اربعہ مین سے واجب کیا ہے اور بعض نے مستحسن تو موافقت ان دونون قولون مین اسی طور پر ہے کہ جو شخص عالم فن حدیث کا ہووے چارون مذہب کے مآخذ اور اصول مین واقف ہو کلام اللہ کے آیات منسوخہ اور غیر منسوخہ اور معانی اون کے مین بخوبی مطلع ہووے اور معرفت ضعف حدیث اور صحت مین بہرہ تمام رکھتا ہو اور کیفیت رواۃ سے آگاہ ہو اور بہت سی احادیث اوسکو مستحضر ہون اور اکثر کتابین حدیث کی اوسکے مطالعہ سے گذری ہون تو ان سب صورتون کا جو شخص جامع ہووے اوسکو بھی تقلید مذہب معین کی کرنا مستحسن ہے اور جس شخص مین یہ شرائط متحقق نہین تقلید کا وجوب اوسی کے حق مین ہے اور اس زمانہ مین ایسا شخص جو اون شرائط مذکورہ کا جامع ہووے اکثر مقامون مین متحقق نہین اگرچہ ممکن الوجود بامکان عقلی ہو اور تقلید آئمہ مجتہدین مسائل شرعیہ مین درحقیقت اطاعت خدا اور رسولؐ مین داخل ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُوْلَ اور اسی واسطے مفسرین نے اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سے امرا اور سلاطین مسلمین مراد لئے ہین نہ مجتہدین شریعت اس وجہ سے کہ حکم مجتہدین اطاعت خدا اور اطاعت رسولؐ سے ہے

اسواسطے کہ اگر مغائر حکم خدا اور حکم رسولؐ ہوتا تو علماء امت اور مجتہدین اولی
الامر منکم سے مراد ہوتے چنانچہ بیضاوی ہین ہے کہ اس کی تائید کرتا ہے قول اللہ
تعالے کا فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ اسواسطے
کہ مقلد کو جائز نہین ہے کہ نزاع کرے مجتہد سے اوسکے حکم ہین بخلاف امراکے
اور عبارت اوسکی یہ ہے وهو يؤيد الوجه الاول اذ ليس للمقلد ان
ينازع المجتهد في حكمه بخلاف المرؤس انتہی پھر کیونکر اطاعت علماء
اجتہاد کی اطاعت خدا اور رسولؐ کی نہو گی حالانکہ وہ لوگ حاملان علم نبوت
اور شارحان کتاب وسنت کے ہین اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
العلماء ورثة الانبياء اور دوسرا قول آنحضرت صلعم کا علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل اسی مضمون پر دلالت کرتا ہے اور وہ جو بعض جہلا
اعتراض کرتے ہین کہ تقلید ابی حنیفہ اور شافعی وغیرہما کی ایسی ہے معاذ اللہ
جیسے مشرکین اپنے آبا اور اجداد کی کرتے ہین سو جواب اوس کا یہ ہے کہ قیاس
اس تقلید کا مشرکین کی تقلید پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ مقلدین مجتہدین
وسائط بلوغ علم نبوت اور وسائل وصول احکام شریعت سمجھکر تقلید کرتے ہین
بالاستقلال اونکو مصدر احکام نہین جانتے چنانچہ امام ابو جعفر نے بسند متصل
نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہم اخذ کرتے ہین اوّل
ساتھ کتاب کے پھر ساتھ سنت کے پھر ساتھ قضایائے صحابہؓ کے اور عمل کرتے
ہین ہم جسپر اتفاق ہوتا ہے صحابہؓ کا اور جسمین کہ اختلاف ہوتا ہے صحابہؓ کا
اوسکو قیاس کرتے ہین اور مسئلے پر۔ اور روایت کیا بیہقی نے مدخل ہین بسند

صحیح حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے عن ابی عبد اللہ ابن المبارك قال سمعت ابا حنیفة یقول اذا جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الرأس والعین واذا جاء عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نختار من قولھم واذا جاء من التابعین تراحمناھم یعنی جسوقت آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ سر اور آنکھون پر ہے اور جس وقت آئے صحابہؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسمین اختیار کرتے ہین ہم اور جسوقت آئے تابعین سے تو اونکی مزاحمت کرتے ہین یعنی اوسمین کلام کرتے ہین اور قیاس کو دخل دیتے ہین۔ اور کس طرح حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ تابعین کے قول مین مزاحمت نکرینگے کیونکہ خود بھی تو تابعین مین سے ہین اور روضۃ العلما سے مذکور ہے اترکوا قولی لخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فرمایا امام صاحب رحمۃ اللہ نے ترک کرو میرا قول ساتھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی جب صحیح ہوجاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے اور صراط مستقیم مین ہے کہ اصحاب ابو حنیفہ کے متفق ہین کہ حدیث ہرچند اسناد اوسکا ضعیف ہو مقدم اور اولی ہے قیاس سے اور اجتہاد سے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بدون ضرورت کے عمل قیاس پر ہرگز نہین کیا اور میزان شعرانی مین ہے وما طعن احد فی قول من اقوالھم الا لجھله به اما من حیث دلیله واما من حیث دقه مدارکه علیه لا سیما الامام الاعظم ابو حنیفة الذی اجمع السلف والخلف علی علمه وورعه وعبادته ودقه

مدارکه واستنباطاته وحاشاه من القول فی دین الله بالرای الذی لا شهد له ظاهر کتاب ولا سنة انتهی یعنی نہین طعن کیا کسی نے بیچ کسی قول کے اقوال مجتہدین سے مگر جاہلون نے اوس قول کے کہ جاہل رہے اوس کی دلیل سے یا دقت اور باریکی اوس کی سے خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ وہ کہ اجماع کیا سلف اور خلف نے اونکے علم اور ورع اور عبادت اور دقت مدارک اور استنباطات اونکے پر اور بچے قول سے دین خدا مین اوس رائے سے کہ نہین شہادت دی ہو اوسکی کتاب یا سنت نے انتہی اور لیکن وجوب تقلید کا واسطے غیر مجتہد کے تو اتفاق کیا اوسپر علما امت نے کہا جلال الدین محلی نے شرح جمع الجوامع مین یجب علی العامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتہاد التزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین انتہی یعنی واجب ہے عامی اور غیر عامی پر جو نہ پہونچا ہو درجہ اجتہاد کو التزام ایک مذہب معین کا مجتہدین مذاہب سے اور کہا شیخ محی الدین نووی نے روضۃ الطالبین مین اما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ہؤلاء علی امتہ و نقل امام الحرمین الاجماع علیہ انتہی یعنی اجتہاد مطلق ختم ہو گیا ساتھ آئمہ اربعہ کے اور واجب ہے تقلید کسی ایک کی انمین سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اسپر اور بحر العلوم نے شرح تحریر ابن الہمام مین لکھا ہی غیر المجتہد المطلق یلزمہ تقلید مجتہد ما من المجتہدین المطلقین انتہی یعنی جو شخص مجتہد مطلق نہ ہو اوسکو لازم ہے تقلید کسی مجتہد مطلق کی انتہی

اگر کوئی اس مقام پر کہے کہ ان اقوال سے تو اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ تقلید کسی
کی آئمہ اربعہ مین سے واجب ہے اور ہم بھی کسی مسئلہ مین جو مخالف آئمہ اربعہ
کے ہو عمل نہین کرتے بلکہ کسی مسئلہ پر موافق ابو حنیفہ کے اور کسی مسئلہ پر
موافق شافعی کے اسی طرح پر عمل کرتے ہین تو جواب اوسکا یہ ہے کہ باعث اسکا
یا تو حصول درجہ اجتہاد ہے کہ جس کا قول صحیح موافق احادیث کے پاتے ہین
اوسپر عمل کرتے ہین تو اس صورت مین بھی بقول بعض علما کے تقلید مستحسن ہے
کیونکہ اس زمانہ مین کوئی عالم بھی ایسا نہین ہے جس کو اجتہاد کامل کا رتبہ
حاصل ہو اور اگر بغیر حصول اجتہاد کے یہ مبادرت اور جسارت ہے تو محض مخالف
حق اور موافق باطل کے ہے اِس لئے کہ اتفاق کیا ہے علماء دین مبین نے
اس بات پر کہ نہین جائز ہے غیر مجتہد کو کہ عمل کرے ایک مسئلے مین راے ابوحنیفہ پر
اور دوسرے مین راے شافعی پر جیسا کہ ملّا علی قاری کی عبارت مین مذکور ہوا
اور کما ترصیع مین لاخیر فی ان یکون حنفیاً فی بعض المسائل وشافعیاً
فی بعض آخر انتھیٰ یعنی نہین بہتر ہے کہ ہو حنفی بعض مسائل مین اور شافعی بعض
دوسرے مین انتہیٰ اور شرح عین العلم مین ہے فلو التزم احد مذھباً
کابی حنیفة والشافعی فلزم علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلة
من المسائل انتھیٰ یعنی جس نے لازم پکڑا ایک مذہب یعنی مذہب ابو حنیفہ
یا مذہب شافعی کا تو واجب ہے کہ ہمیشہ اوسی مذہب پر رہے اور سوائے اُسکے
کسی مسئلے مین غیر کی تقلید نکرے اور کما ابن البر نے ان تتبع رخص المذاھب
غیر جائز بالاجماع انتھیٰ یعنی تلاش رخصتون کا ہر مذہب مین ممنوع ہے

بالاجماع - الحاصل ان روایات واقوال سے بخوبی واضح ہے کہ جو شخص پایۂ اجتہاد
کا نہ رکھتا ہو خواہ عامی ہو خواہ غیر عامی تقلید مذہب معین کی اوسکو واجب ہے
اور وجوب وحقیقت تقلید پر بہت دلیلین ہین کہ اون کو اس مقام مین ذکر
کرنا مناسب ہے **دلیل پہلی** یہ ہے جو ہم نے اس مقام مین اقوال اکابر علماء
امت کے وجوب تقلید کے باب مین بیان کئے **دلیل دوسری** ایسی ہے کہ
اوسمین خصم کو جائے کلام نہین وہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے جب ارشاد
فرمایا کہ مسائل میرے ماخوذ ہین احادیث اور آیات سے تو دو حال سے خالی
نہین یا اس قول کی تصدیق کرتے ہو یا انکار کرتے ہو اور اوسکو کذب جانتے ہو
بر تقدیر اوّل تو تابعداری اس مذہب کی جمیع مسائل مین واجب ہوگی اور تقدیر
ثانی مین اگر احتمال کذب کا جیسے امام صاحب کی طرف ہے اسی طرح جائز ہے کہ
احتمال کذب کا بخاری مسلم کی طرف بھی ہو مثلاً جب امام صاحب کو مصداق
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم کے ہین یون
فرماوین کہ مسائل بیان کئے ہوئے ہمارے ماخوذ ہین کتاب اور سنت اور قضایائے
صحابہؓ سے تو قول اونکا لایق اعتماد نہ ہوا اور قول بخاری مسلم وغیرہما کا کہ
اون سے نہایت متاخر ہین ذکر کرین کہ یہ حدیث ہم کو فلانے سے پہونچی ہے
تو قول اونکا بغیر گفتگو کے مقبول ہو جاوے تو جیسا جائز ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ
نے کذباً یہ کہا ہو کہ مسائل بیان کئے ہوئے میرے ماخوذ ہین کتاب اور سنت
سے اور فرضاً واقع مین وہ مسائل اختراعی اور عقلی ہون اسی طرح یقیناً جائز ہے
کہ بخاری مسلم وغیرہما نے بھی کذباً کہا ہو کہ یہ حدیث ہمکو فلانے سے پہونچی ہے

تو ایک کی بات کو صادق جاننا اور دوسرے کی بات کو باوجود بزرگی اور فضل کے کذب شمار کرنا ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح ہے **دلیل تیسری** یہ ہے کہ اس زمانے مین اکثر غیر مقلد جو اپنے مجتہدون سے سن لیتے ہین کہ یہ قول موافق حدیث کے ہے اور اوسپر عمل کرتے ہین تو تعجب ہے کہ قول اونکے علما کا جن کو امام صاحب کی نسبت بالکل وقوف نہین لائق اعتبار ہوجاوے اور امام صاحب کا قول لائق اعتماد اور عمل کے نہووے اور یہ نہایت درجہ کا جہل ہے۔

دلیل چوتھی یہ ہے کہ اکثر علماء اور فضلاء اور اولیاء اللہ اس امت کے اتباع مذہب حنفیہ کرتے چلے آئے ہین تو احتمال بطلان اس مذہب کا ایک شخص کے قول سے کس طرح جائز ہوگا ؎

ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند	روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

دلیل پانچوین یہ ہے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہے حدیث ان اللہ لا یجمع امتی اوقال امۃ محمد علی الضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی یعنی تحقیق اللہ نہین جمع کریگا میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اور ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت کے ہے اور جو شخص جدا ہوا جدا کیا گیا آگ کے لئے روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث اتبعوا سواد الاعظم فانہ شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ یعنی تابعداری کرو تم بڑے گروہ کی پس تحقیق جو شخص جدا ہوا جدا کیا گیا واسطے آگ کے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے حدیث وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ رواہ احمد یعنی بچو تم جدا طریقہ نکالنے سے

اور لازم پکڑو تابعداری کرنا بڑی جماعت کی روایت کیا اس کو احمد نے حدیث
من فارق الجماعت شبراً فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه رواه ابوداؤد
واحمد یعنی جو شخص جدا ہو جاوے بڑی جماعت سے اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے
ہو پس تحقیق نکلی رسی اسلام کی اوسکی گردن سے روایت کیا اسکو ابو داؤد
اور احمد نے اور فرمایا اللہ تعالے نے وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ
مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ یعنی جو شخص مومنون کی
راہ کے سوا اور راہ طلب کرے پھیرینگے ہم اوس کو جس طرف پھرا اور داخل
کرینگے اوسکو جہنم مین اور بری ہے وہ جگہ پھر جانے کی اور حالانکہ اکثر لوگ امت
محمدیہ کے تقلید مذہب ابو حنیفہ پر ہین اور بعض باقی اوپر مذاہب آئمہ ثلثہ کے
چنانچہ کہا ملا علی قاری نے واما اتباع ابی حنیفة قدیما وحدیثاً
ففی الازدیاد فی جمیع البلاد سیما فی بلاد الروم وما وراء النهر وولاية
الهند والسند واکثر اهل خراسان وعراق مع وجود کثیرین فی بلاد
العرب بالاتفاق واظن انهم یکونون ثلثی المسلمین بل اکثر المهتدین
بالاتفاق یعنی اتباع مذہب ابی حنیفہ کا تو نیا دتی پر ہے قدیم سے اور جدید سے
تمام شہرون مین خاص کر کے روم کے ملکون اور ما وراء النہر کے اور ولایت ہندوستان
اور سندھ اور اکثر اہل خراسان اور عراق مین باوجود اسکے کہ بہت لوگ ہین عرب
مین بالاتفاق اور جانتا ہون مین کہ ہونگے وہ دو ثلث مسلمانون کے بلکہ اکثر
نزدیک مہندسین کے بالاتفاق اور اکثر اولیاء اللہ اور کاملین اسی مذہب کے
مقلد رہے ہین چنانچہ درمختار مین ہے وقد اتبعه علی مذهبه کثیر من

اولیاء الکرام ممن اتصف بثبات المجاھدۃ و رکض فی میدان المشاھدۃ کابراھیم بن ادھم وشقیق البلخی ومعروف الکرخی وابی یزید البسطامی وفضیل بن عیاض وداؤد الطائی وابی حامد اللفاف وخلف بن ایوب وعبد اللہ بن المبارک ووکیع بن الجراح وابی بکر الوراق وغیرھم الخ یعنی اور تحقیق تابعداری کی اونکے مذہب پر بہتیرون نے اولیا بزرگ سے وہ وہ شخص ہین کہ متصف ہوئے ساتھ ثابت رہنے مجاہدات کے اور سوار ہوئے میدان مشاہدات کے جیسے کہ ابراہیم بن ادہم اور شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابی یزید بسطامی اور فضیل بن عیاض اور داؤد طائی اور ابی حامد لفّاف اور خلف بن ایوب اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور ابی بکر وراق اور سواے اُنکے آخر تک ۔ اور ایسا ہی ذکر کیا اکثر علما نے ۔ اور کہا اہل کشف نے کہ جیسا مذہب امام ابو حنیفہ کا قدیم سے ہے اسی طرح آخر تک رہیگا اور دیکھنے کی بات ہے کہ امام اعظم صاحب اتباع حدیث مین اورون سے زیادہ ہین کہ حدیث مرسل کو قبول کرتے ہین اور قیاس کو اوسکے مقابلے مین جائز نہین رکھتے تو افسوس ہے اون لوگون سے کہ باوجود مشاہدے اِن امورات کے اور اِس احتیاط بلیغ کے کہ ان بزرگون کو اصحاب راے سے شمار کرتے ہین اور اِس مذہب کے مسائل کو اپنے زعم باطل کے موافق خلاف احادیث اور آیات کے سمجھتے ہین اور اونکے تابعدارون کو کہ سواد اعظم مین داخل ہین گمراہ اور خاطی کہتے ہین مثل مشہور ہے کہ چاند پر خاک ڈالنے سے اپنے ہی مُنہ پر خاک پڑتی ہے الحق جن لوگون کو اللہ تعالے نے نور ہدایت دیا ہے وہ لوگ تو کبھی

حشر تک بھی اتباع اس طریقہ سنیہ سے باز نہ آوینگے اگرچہ بعض لامذہب جو مصداق آیۂ کریمہ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ کے ہین باغواے اپنے مجتہدین مفسدین کے شاید کہ اس نعمت عظمےٰ و دولت کبریٰ سے محروم رہین کقولہ تعالیٰ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ○ یعنی ارادہ کرتے ہین کہ بجھا دین اللہ کے نور کو اپنے منہ سے اور اللہ اپنے نور کو تمام کریگا اگرچہ پڑے بُرا مانا کرین کافر دلیل چھٹی یہ ہے کہ بوقت تسلیم کے جب کوئی مسئلہ مسائل حنفیہ مین سے اس قسم کا لامذاہب لوگ نکالدین کہ جسکی کوئی دلیل حدیث صحیح یا ضعیف یا آیت قرآن شریف سے نہ ہو تو اوس صورت مین اگر خاص اوس مسئلے مین کلام کرین اور اوس پر عمل کرین تو قول لامذہب کا لائق قبول ہوگا اور وہ جو مسئلہ رفع یدین یا قرأت پیچھے امام کے یا قلتین کے مسئلے مین کلام کرتے ہین وے سب مسائل بفضل الٰہی اردو ترجمہ شرح وقایہ مسمیٰ انوار الہدایہ مولفہ مولانا مولوی وحید الزمان صاحب لکھنوی حنفی ادام اللہ برکاتہ وحسناتہ مین مع جوابات مطاعن کے تفصیل سے بیان کئے گئے ہین اگر لامذاہب اوسکو غور سے دیکھین تو اونکو حق ظاہر ہوگا۔

یون تو امام شافعی کے مذہب مین بھی بہت سے ایسے مسئلے ہین جنکی دلیلین ضعیف اور اونمین کلام ہے مثلاً جہر بسم اللہ کا اور حدث نہ ہونا خون اور پیپ کا اور کھانا اوس ذبیحے کا جسپر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہووے قصداً اور کوئی مذہب ایسا نہین ہے کہ ہر مسئلے مین اوسکے ادلہ قویہ ہون سب قسم کے مسائل ہوتے ہین ہان ایسا قول نہ ہو جو مخالف صریح حدیث کے ہووے اور کسی دلیل سے

اوسمین تمسک نہ ہووے واللہ اعلم وعلمہ اتم

بیان مطاعن کا جن کو اکثر غیر مقلدین بیان کیا کرتے ہین طعن پہلا غیر مقلد کہتے ہین کہ ہم لوگ احادیث کے اوپر عمل کیا کرتے ہین اور تعجب ہے کہ قول ابو حنیفہ کا تو قابل قبول ہو اور قول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قابل عمل نہ ہووے **جواب** احادیث پر تو عمل کرنا ہمارا عین مطلوب ہے مگر بشرطیکہ جس شخص کو معرفت حدیث کی اور اوس کے ناسخ ومنسوخ کی ہووے اور معانی حدیث کے سمجھتا ہو اور طریقۂ استنباط بخوبی جانتا ہووے تو اوس شخص کو عمل بالحدیث جائز ہے اور تقلید اوس کے لئے بھی مستحسن ہے اور جس مین یہ شروط متحقق نہون اوس کو عمل کرنا احادیث پر کتاب دیکھکر یا کسی سے سنکر ہرگز جائز نہین تقریر اسکی شرح تحریر مین ہے ولیس للعامی الاخذ بظاهر الحدیث لجواز کونه مصروفا عن ظاهره او منسوخا بل علیه الرجوع الی الفقهاء بعد عدم الاهتداء فی حقه الی معرفة صحیح الاخبار وسقیمها وناسخها ومنسوخها فاذا اعتمد کان تارکا للواجب علیه انتهی یعنی نہین جائز ہے عامی کو تمسک کرنا ساتھ حدیث ظاہر کے بسبب جواز مصروف ہونے اوسکے ظاہر سے یا منسوخ ہونے اوس کے کے بلکہ لازم ہے عامی پر رجوع طرف فقہا کے جہت عدم اہتدا کے حق مین اوسکے طرف معرفت صحیح احادیث اور سقیم اور ناسخ اور منسوخ کے پس اگر اعتماد کریگا ظاہر حدیث پر تو ہوگا تارک اوس چیز کا جو واجب ہے اوسپر اور کفایہ حاشیہ ہدایہ مین مسطور ہے العامی اذا سمع حدیثا لیس له ان یاخذ

بظاهره لجواز ان يكون مصروفاً عن ظاهره اومنسوخاً بخلاف الفتوىٰ اورمعنی اسکے بھی قریب اوسی کے ہین جواوپر بیان کیے گئے۔ اور بھی اسی کفایہ مین مرقوم ہے ان المفتي ينبغي ان يكون ممن يؤخذ عنه الفقيه ويعتمد عليه في البلدة في الفتوىٰ واذا كان المفتي على هذه الصفة فعلى العامي تقليده وان كان المفتي اخطاء في ذلك ولا يعتبر بغيره هكذا روى الحسن عن ابي حنيفة وابن رستم عن محمد وبشير عن ابي يوسف انتهى یعنی چاہیے کہ مفتی ہو اون شخصون سے کہ لی جاتی ہے اون سے فقہ اور اعتماد کیا جاتا ہے اونپر شہر مین بیچ فتوی کے اور جبکہ ہو مفتی اس صفت پر پس عامی پر لازم ہے تقلید اوسکی اگرچہ مفتی نے خطا کی ہو اوس مسئلے مین اور نہ اعتبار کرے ساتھ غیر اوس مفتی کے ایسا ہی روایت کیا ہے حسن نے ابوحنیفہ سے اور ابن رستم نے امام محمد سے اور بشیر نے امام ابی یوسف سے اور مسلم الثبوت مین ہے کہ اجماع کیا ہے محققین نے اوپر منع عوام کے تقلید صحابہؓ سے بلکہ اونپر لازم ہے اتباع اون لوگون کا کہ جلا دی ہے اونہون نے اور باب باب کیا ہے اونہون نے پس مہذب اور منقح کیا ہے اونہون نے اور اسی پر بنا کیا ہے ابن الصلاح نے منع کو تقلید سے سوا چار امامون کے کیونکہ یہ بات نہین جانی گئی ہے غیر مین ان چار کے اور اوسمین کلام ہے اور وہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ اللہ اور رسولؐ کا کلام سمجھنا کچھ مشکل نہین ہے ان معنی کر صحیح ہے کہ اصل مضامین اوسکے ایسے نہین ہین کہ بیان کرنے سے ہر خاص و عام کے

سمجھ مین نہ آوین مثل مطالب منطق اور علوم فلسفہ کے اور معنی اگر غلط ہے کہ
اوسکے مضامین کو سمجھکر عبارت سے مسائل نکال لینا اور بیان کر دینا ہر امی
اور ان پڑھے کو آسان ہے بلکہ اکثر مضامین ظاہر مین نہایت آسان اور
سہل ہوتے ہین لیکن حقیقت اوسکی سواے واقفین کے اور کو نہین کھلتی
پس اگر ظاہر پر ایسے مضمون کے یہ شخص ہون تحقیق کے واقفون سے باوجود
استطاعت اور قدرت سوال کے عمل کریگا تو عجب نہین کہ مواخذہ دار ہووے
علاوہ اسکے قول امام ابو حنیفہ پر ہم اس طرح سے عمل نہین کرتے کہ یہ قول
بالذات اونہین کا قول ہے بلکہ اس طرح پر اعتقاد رکھتے ہین کہ یہ قول امام صاحب کا
قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے اور موافق شریعت ہے تو
قول ابو حنیفہ اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کچھ منافات نہین بلکہ
کوئی قول ابو حنیفہ کا اس قسم سے نہین پایا جاتا جسکی دلیل کچھ احادیث و آیات
سے نہ ہووے اور پھر درصورتیکہ عمل عامی کو ظاہر حدیث پر منع ہووے اور
قول ابو حنیفہ کا موافق قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہووے عمل کرنا
احادیث پر اپنی راے کے موافق اور ترک کرنا تقلید ابو حنیفہ کی نہایت عقل
اور انصاف سے بعید ہے اور ابو شامہ سے جو منع تقلید مین مروی ہے
تو بر تقدیر صحت نقل کے وہ طعن نسبت اون لوگون کے ہے کہ جنہون نے
حرام کہا ہو نظر کرنے کو کتب احادیث مین اور ہم لوگ اسکو ہرگز حرام نہین کہتے
بلکہ موجب اجر جزیل اور ثواب کا جانتے ہین اور مشارق الانوار مین جو خلاف
حدیث کے چلنے سے منع کیا ہے بعد متفق ہو جانے اوس بات کے کہ یہ مخالف

اوس حدیث کے سو وہ کچھ مخالف ہمارے نہین ہے اور علیٰ ہذا القیاس یہی مراد ہے ان قولون سے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفرالسعادت مین لکھا ہے کہ مصلحت اور قرار داد علما کا آخر زمانے مین تعین اور تخصیص مذہب ہے کہ ضبط اور ربط کار دین و دنیا اسی مین ہے پہلے سے مخیر ہے جسکو اختیار کرے ہوسکتا ہے اور بعد اختیار ایک مذہب کے دوسرے مذہب کی طرف جانا بے توہم سوءظن اور تفرق کے اعمال احوال مین نہو گا قرار داد متاخرین مختار ہے اور اوسی مین خیر ہے اب کبھی مجتہد کے تابع کو نہین پہونچتا ہے کہ اگر کوئی حدیث مخالف اپنے مذہب کے پاوے تو اپنے مذہب کو چھوڑ دے اور اوس حدیث پر عمل کرے یہ طریقہ متقدمین کا ہے اِس زمانہ کے علما کو سوائے متابعت مجتہدون کے کوئی طریقہ نہین ہے اور حکم مجتہد کا درحقیقت حکم کتاب و سنت ہے اور کلام صاحب فتح العزیز یعنی مولانا شاہ عبدالعزیزؒ کا اس آیت کی تفسیر مین بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کی منع مین اوس تقلید کے کہ مشرکین اوسکو مقابلے مین حکم خدا و رسولؐ کے پیش کرتے تھے ہے نہ منع مین اِس تقلید کے کہ فی الحقیقت اطاعت خدا و رسولؐ کی ہے اور کس طرح مولانا صاحب منع کرتے اِس تقلید کو حالانکہ خود بھی تو مقلد تھے چنانچہ خود ہی اسی تفسیر مین وَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا کے تحت مین فرماتے ہین کہ اون لوگون مین سے جن کی اطاعت بحکم خدا فرض ہے مجتہدین شریعت اور شیوخ طریقت ہین کہ حکم اونکا بھی واجب الاتباع ہے عوام امت پر کیونکہ فہم اسرار شریعت اور دقایق طریقت ان کو میسر نہے اس لئے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پوچھ لو نصیحت والون
سے اگر تم نہین جانتے ہو اور شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد جید مین لکھا ہے
کہ جان تو بیشک تمسک کرنی ساتھ ان مذاہب اربعہ کے مصلحت عظیمہ ہے
اور اعراض مین اوس سے بڑا مفسدہ ہے اور ہم بیان کرینگے اوسکو کئی وجہون
سے انتہی **طعن دوسرا** دیکھو صحاح ستہ کی کتابین جو احادیث کے فن مین
اور کتابون سے زیادہ معتبر ہین اکثر جا حدیثین شافعیہ کے موافق ہین اور حنفیہ کے
مخالف تو اولی اس صورت مین عدم اتباع مذہب حنفیہ ہوگا **جواب** امر واقعی
یہ ہے کہ صحاح ستہ کے ماسوا اور بھی تو بہت سی کتابین حدیث کی ہین کہ جن کو
محدثین نے معتبر بیان کیا ہے مثلاً معاجم طبرانی کی۔ موطا امام محمد کی۔ مصنف
ابن شیبہ کا کتابین دارقطنی کی تصانیف طحاوی کی تصانیف ابن حبان اور
حاکم کی وغیرہا اور صحاح ستہ کی شہرت مبنی ہے اس بات پر کہ اکثر حدیثین ان
کتابون کی صحیح ہین اور یہ لازم نہین کہ جو حدیث ان کتابون مین نہ ہو وہ صحیح
نہووے بلکہ سیکڑون حدیثین صحیح ایسی ہین بخاری مسلم کی شرط پر کہ ان کتابون
مین موجود نہین **طعن تیسرا** حنفی مذہب کو چونکہ یہ لوگ اکثر جا مخالفت حدیث
کی کرتے ہین اور قیاس اور رائے کو دخل دیتے ہین اسواسطے نام انکا اہل الرائے
ہوا اور یہ نام انکا قدیم سے ہے ترمذی مین جابجا دیکھو مسائل مذاہب حنفیہ کو
لکھا ہے وہو قول اہل الرائے **جواب** ظاہرا اہل الرائے کہنے کا سبب یہ
ہوا تھا کہ امام ابو حنیفہ صاحب کے وقت مین مدارک اور باریکی استنباطات اس
قسم کے تھے کہ بعض اہل عصر کی سمجھ مین قول اونکا بلا تامل و فکر کے نہین آتا تھا

اِس وجہ سے بعض لوگون نے اونکو اہل راے کہنا شروع کیا اور یہ نام وجہ طعن
نہین ہوسکتا ہے الا اوس صورت مین کہ مسائل انکے صرف راے اور اختراع
عقل پر مبنی ہون حالانکہ کوئی مسئلہ انکا اس قسم کا نہین ہے جس کے ساتھ
اور مجتہدین نے بھی تمسک نہ کیا ہو اور کیونکر اہل راے یہ لوگ ہونگے کیونکہ انکے
نزدیک حدیث ضعیف مرسل مقدم تر اور اولیٰ تر ہے قیاس اور اجتہاد سے
بخلاف امام شافعی کے کہ وہ حدیث مرسل کو قبول نہین کرتے تو اگر کسی نے
ازراہ تعصب یا کسی اور وجہ سے کوئی کلمہ خلاف اونکی شان کے کہا ہو تو اوسپر
اعتبار کرنا درصورتیکہ وہ مطابق واقع اور نفس الامر کے بھی نہ ہووے نہایت
جہالت ہے اور کوئی شخص جو کسی فن مین کامل ہووے ایسا نہین گذرا کہ کسی نے
اوسکے کلام مین رد و قدح نہ کیا ہو اور اوسکی شان مین کچھ نہ کہا ہو یہانتک کہ
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہ باتفاق مشائخ طریقت اور
علماء شریعت کے اولیاء کبار مین سے ہین اور کسی کو اہل حق مین سے اون کی
ولایت اور علو درجہ مین کلام نہین لیکن ابن جوزی محدث شہیر نے کیا کیا اون کی
شان مین کہا ہے اور اسی قبیل سے محاربات و مشاجرات و منازعات صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سمجھنا چاہئے اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ دوسری
جانب کو برا کہنے لگے مثلاً ترمذی نے امام ابو حنیفہ کی شان مین جو بیان کیا تو ترمذی
کی برائی کرنا ہمکو لازم نہین یا ابن الجوزی نے ازراہ خطا کے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کی شان مین کہا اوس سے ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی برائی کرنا اور اون پر
طعن کرنا لازم نہین **طعن چوتھا** یہ جو چار مذہب لوگون نے مقرر کر لئے ہین

اس کا حکم کچھ خدا اور رسول ؐ نے نہین فرمایا ہے بلکہ مقلدون نے اپنے دل سے
چار مذہب ٹھیرا کے حق کو اونمین حصر کیا ہے اور جو قول اونکے مخالف ہی اوسکو
باطل بنایا پس کوئی دلیل شرعی اس بات مین پائی نہین جاتی **جواب**
دلیلین شرع مین چار ہین چنانچہ ایک اون مین اجماع امت ہے اور اطاعت
اہل اجماع کی فرض ہے اور اجماع کیا امت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے
ان چار مذہبون پر اور اتفاق کیا اس بات پر کہ جو ان چار مذہبون حقہ کے مخالف
ہو باطل ہے جیسا کہ اشباہ مین ہے وما خالف الائمۃ الاربعۃ مخالف
للاجماع وقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علیٰ عدم العمل بمذہب
مخالف الاربعۃ لانضباط مذاہبہم وکثرۃ اتباعہم یعنی جو حکم مخالف
ہو ان چار امامون کے قول سے سو وہ مخالف ہے اجماع کے اور تصریح کی ہے
امام ابن الہمام نے تحریر مین کہ تمام علمار کا اجماع ہوا ہے عمل نہ کرنے پر اوس مذہب
کے جو مخالف ہے ان چار امامون کے اسواسطے کہ ان امامون کا مذہب ضبط اور
آراستہ ہوا ہے اور اونکے اتباع کرنے والے بہت لوگ ہین حاصل یہ ہے کہ ان
چار امامون کے مقلدین سواد اعظم مین داخل ہین اور سواد اعظم کی متابعت کرنیکو
حدیث صحیح مین حکم ہے چنانچہ اسکا بیان گزرا اور نہایۃ المراد مین مرقوم ہے وفی
زماننا ہذا قد انحصرت صحۃ التقلید فی ہذہ المذاہب الاربعۃ
فی الحکم المتفق علیہ بینہم وفی الحکم المختلف فیہ ایضاً قال المناوی
فی شرح الجامع الصغیر ولا یجوز الیوم تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ فی قضاء
ولا افتاء یعنی ہمارے زمانہ مین منحصر ہوئی ہے تقلید ان چار مذہب مین

خواہ حکم متفق ہو خواہ حکم مختلف پھر ان چار کے سوا اور کسی کی تقلید جائز نہین اور
اور کہا مناوی نے جامع صغیر کی شرح مین کہ جائز نہین ہے اس زمانہ مین تقلید
کرنی سوا ان چار امامون کے نہ تو قضا مین نہ فتوی مین یعنی قاضی کو درست
نہین کہ ان چار مذہبون کے سوا اور مذہب کا حکم کرے اور مفتی کو بھی درست
نہین کہ برخلاف انکے فتوے دے اور تفسیر احمدی مین ہے قد وقع الاجماع
علی ان الاتباع انما یجوز الاربعة فلا یجوز الاتباع لمن حدث مجتهداً
مخالف لهم یعنی بیشک اجماع ہوا ہے اس بات پر کہ اتباع سوائے ان چار
امامون کے کسی کے مذہب کا جائز نہین پس نہین جائز ہے اتباع اوس شخص کا
جو نیا مجتہد مخالف انکے کا نکلے اور اسی کتاب مین ہے والانصاف ان انحصار
المذاهب فی الاربعة واتباعهم فضل الٰهی وقبولیته عند الله تعالیٰ
لامجال فیه للتوجیهات والادلة یعنی اور انصاف یہ ہے کہ منحصر ہونا
مذہبون کا ان چار مین اور اتباع انکا فضل الٰہی ہے اور مقبولیت ہے اوسکے
نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور اس بات مین دلیل اور توجیہہ کو دخل نہین ہے

طعن پانچوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہر ایک صحابی جیسے
حدیث کو پاتے تھے اوسی طرح پر عمل کرتے تھے مجتہد ہو یا عامی نہ یہ کہ کسی صحابی
معین کی جو مجتہد ہوتا صرف اوسی کی تقلید پر اقتصار کرتے اپنی اپنی سمجھ کے
موافق عمل مین لاتے تھے تو اب اس زمانہ مین بھی موافق اوسکے عمل کرنا
صواب ہے کچھ حرج نہین **جواب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک
مین یا اوس زمانے مین جو آپ کے وفات سے قریب تھا اکثر لوگ صحابی

موجود تھے وہ کسی حدیث کو جو غیر معتبر ہوتی کبھی بیان نہین کرتے تھے احتمال کذب کا اونکی نسبت ہرگز نہ تھا اسیواسطے جو شخص کہ کوئی حدیث کسی صحابیؓ یا تابعی مقبول سے سنتا تھا بوجہ اعتبار کے اوسپر عمل کرتا تھا برخلاف اس زمانے کے کہ ہزارون قسم کی حدیثین اور قصے لوگون نے جھوٹے ایجاد کرلئے ہین جب راوی حدیث کے سب قسم کے ہونے لگے تو اس صورت مین ہر شخص کے کہے کے موافق عمل کرنا ناجائز ہوا پس جو لوگ کہ حال وکیفیت روات اور احادیث سے واقف تھے وہ اور لوگون کو بتلا دیتے تھے اور لوگ اونکی تقلید کرتے تھے تو زمانہ ہدایت نشانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس کرنا اس زمانے کا حماقت وسفاہت ہے۔ سوا اے ان کے اور بھی بہت سے مطاعن جو غیر مقلد لوگ بیان کیا کرتے ہین اونکا جواب بھی انہین جوابات سے نکل سکتا ہے اور جب مشہور طعنون کا یہ حال ہوا تو معلوم نہین کہ جو اور ہین وہ کیسے ہونگے مسلمانون کو لازم بلکہ واجب ہے کہ انکی باتون کی طرف مطلق خیال نکرین اور انکی صحبت سے بچین اور جس طریقے پر کہ اکابر علماء امت اور ہزارون اولیاء اللہ محبوب خدا کے چلتے رہے ہین اوسی پر چلین ورنہ صراط مستقیم سے دور پڑینگے جیسا کہ کجرو لوگ جو آپ کو خلاف اجماع سوحد کہتے ہین حق سے دور پڑے ہین۔ اور اسی قبیل سے قوم معلوم کے مکائد ہین

کید اوّل پہلا مکر اس فرقہ پُر تفرقہ خانہ برانداز چمن ایمان کا یہ ہے کہ نام اپنا بمقابلۂ حنفی وشافعی کے محمدی رکھا ہے اسوجہ سے کہ گویا یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کرتے ہین اور اوسی کی پیروی کرتے ہین برخلاف

مقلدین کے کہ اون لوگون نے خلاف طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوحنیفہ وشافعی کا طریقہ اختیار کرلیا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کو ترک کیا ہے طرفہ یہ ہے کہ اہل مکائد یہ نہین سمجھتے ہین کہ طریقہ ابوحنیفہ اور شافعی کا بعینہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کچھ اوسکے مخالف نہین اور تسمیہ ان کا ان نسبتون کے ساتھ بوجہ وجوب تقلید مذہب معین کے ہے ورنہ تمامی اہل حق محمدی ہین حاجت غیر مقلدون کی تخصیص کے ساتھ کیا یہ فرقہ تو معتزلہ و رفضہ سے اہل تحقیق کے نزدیک منسوب ہے

کید دوم دوسرا مکر اس قوم کا یہ کہ اِس زمانہ مین جو مشہور و معروف کتابین مشتہر اور رائج ہین مثل مشکوٰۃ شریف وغیرہ کے اونہین سے اپنے عقیدے اور مذہب کے موافق احادیث نکالکر عوام مقلدین سے بیان کرتے ہین اور مفتری کہتے ہین کہ حدیثین صحیح انہین کتابون کی منحصر اتباع ہین اور معاذاللہ حنفیون کے مسائل صریح مخالف اِن احادیث کے ہین پس قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چھوڑکے قول ابوحنیفہ کا اختیار کرتے ہین اور ناواقف متبع ہوی النفس یہ نہین جانتے کہ بہت سی کتابین احادیث کی ایسی مستند و معتبر ہین کہ غیر مقلدون نے اونکو خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا چنانچہ ہزارون حدیثین بخاری ومسلم کی شرط پر اون کتابون مین موجود ہین۔ الحق اون کتب احادیث کی قدر جماعت سواد الاعظم کے علما خوب جانتے ہین نہ رؤسا جہلاء اوخویشتن گم است کرا رہبری کند امرواقعی باجماع امت سراسر رحمت ثابت ہوا ہے کہ جو کوئی ان چار مذاہب حقہ سے خارج ہے وہ بلاشک وشبہ مثل فرقہائے رفضہ ومعتزلہ وغیرہ کے

دائرہ اسلام سے خارج ہے اگرچہ آپ کو محمدی یا موحد یا اہل حدیث کے لقب سے
مشہور کرے کیونکہ ہمارے اس دعوی مستقل ومدلل پر بکثرت آیات بینات
واحادیث سرور کائنات شاہد عادل ہین امامنجملہ آیات سے۔ اوّل آیت
یہ ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا یعنی اور جب ٹھیرایا
ہم نے یہ گھر کعبہ اجتماع کی جگہ لوگون کی اور پناہ کی ف لاریب فیہ یہ آیۂ کریمہ
حجت قویہ ہے اس بات پر کہ الحق کعبہ شریف دارالایمان ودارالامان شرعاً وعرفاً
ہے چنانچہ اس نص قطعی سے یقیناً ثابت ہوا کہ درحقیقت اس مکان جنت نشان
متبرک کے باشندے جو بصدق ارادت وبحسن عقیدت قدیم الایام سے عروۃ الوثقی
تقلید رشید کے متمسک ہین عقلاً ونقلاً آفات وبلیات دنیوی واخروی سے منزا
ومبراہین باین دلیل کہ یہ زمرہ جلیل بہمہ وجوہ بزرگ وسترگ بموجب اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ مزین ومرتہن چار مصلیٰ ہین پس جس نے تقلید سعید سے
کہ صراط مستقیم ہے منہ موڑا گویا اوس نے مثل دیگر فرقہائے ضالہ ناریہ کے
اہل سنت کی جماعت مہتدیہ ناجیہ کا ساتھ چھوڑا مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ
لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ دوم آیت فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ یعنی اوسمین وہ مرد ہین جنکو خوشی ہے پاک
رہنے کی اور اللہ دوست رکھتاہے ستھرائی والون کو ف تفسیرونمین لکھا ہے
کہ فیہ کی ضمیر مجرور سے یا تو مسجد قبا مراد ہے یا مسجد نبوی صلعم بہرحال یہ دونون
متبرک مسجدین مدینہ سکینہ مین کسی قدر فصل سے واقع ہین بلاریب ان دونون
شریف ولطیف مسجدون کے مجاور ومصلی وزوار ابرار اہل تقلید ہی ہین جو

طہارت کاملہ کو نہایت ہی دوست رکھتے ہین یعنی کلوخ سے رجس کو دفع کر کے
آب طاہر سے طہارت کرتے ہین چونکہ اہالیان ابرار وزائران دیندار مدینہ طیبہ بموجب
حدیث من زار قبری وجبت له شفاعتی کے یقینی ناجی ہین اور حسب وعدہ
صادقہ رب اکبر عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ
رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ رحمت خاصہ حقہ پر راضی ہین وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ یعنی اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے طرف راہ راست
کے مگر اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ الخ یعنی جن لوگون نے تفرقہ ڈالا اپنے دین
مین الخ البتہ ہر دو نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ یعنی زیارت و شفاعت کے منکر ہین
اتمام الحجہ یعنی صوارم منکی کا خلاصہ جو جدید مذہب کے رؤسا کی کتابین ہین شاہد
ہین سوم آیت وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ○ یعنی وارث کیا ہمنے قوم کو وہ لوگ
جو کمزور ہو رہے تھے اوس زمین کے مشرق کے اور مغرب کے جسمین برکت
رکھی گئی ہے **ف** مستند تفسیرون مین بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ برکت والی زمین
ملک شام ہے کہ اوسمین ہر چیز کی کشادگی و وسعت و برکت ہے خصوصاً اوسمین
بکثرت انبیاء اللہ و اولیاء اللہ کا حیاً و میتاً مسکن و مدفن ہے اول اس زمین مبارک
کے وارث بنی اسرائیل تھے بعد الی یومنا ہذا اہل تقلید رشید مالک ہوئے بلکہ
مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و بیت المقدس و نجف اشرف و کربلائے معلیٰ و کاظمین و
بغداد و مصر و شام و روم و نیز سائر بقاع و قطاع و بلاد رشاد مین سوائے اہل
تقلید سعید کے کوئی رافضی خارجی معتزلی وہابی وغیرہا آج تک حاکم و کمرنشین ہوا

اور نہ بنص قطعی وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ص وَ
لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ
اٰمْنًا ط کے قیامت تک حاکم و آمر ہونگے اور نیز فرمایا احکم الحاکمین نے وَلَنْ
یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا ہ یعنی کفار کو اہل ایمان پر
ولایت نہین بلکہ ولایت اہل ایمان کی عام ہے چونکہ یہ دولت کبریٰ و نعمت عظمی
بدلائل عقلی و نقلی اہل تقلید سعید کو نصیب ہے لہذا بہمہ وجوہ فرقہ ناجیہ ہے
رحمت خدا سے بس قریب ہے بہرحال اہل تقلید رشید کو اہل سنت والجماعت
کہتے ہین اور یقیناً فرقہ اہل سنت والجماعت بموجب حدیث صحیح ثنتان و
سبعون فی النار واحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ کے قطعی ناجی ہے
ترجمہ حدیث کا یہ ہے کہ بہتر فرقے دوزخ مین ہونگے اور ایک فرقہ بہشت مین
اور وہ ایک بڑی جماعت ہے۔ فی الجملہ نصوص قطعیہ و حجج صحیحہ سے بوجہ احسن
کما احسن ثابت ہوا کہ بڑی جماعت والا فرقہ جسکو مقلد کہتے ہین لاریب فیہ قطعی
ناجی ہے فہو المقصود اور آثار و اطوار فرقہ پر تفرقہ اہل توہب سے جو غیر متبرکہ ملک
ہند کے بعض بلاد مین مہیج غبار فتنہ و فساد ہے صاف صاف ظاہر و باہر ہے کہ
بے شائبہ ریب ناری ہے فبئس رفد المرفود اگر گاہ بگاہ بتقریب حج مکہ معظمہ یا
طوعاً و کرہاً بسمت مدینہ طیبہ یا بہ نیت آز تجارت کے بجانب دیگر مقامات متبرکہ
ومقدسہ مین جا نکلتے ہین تو وہان بنابر مصلحت نازم باین ریش و فش تقیہ کو
شعار کرکے اچھے خاصے حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی بنجاتے ہین وَیَقُوْلُوْنَ

بِاَلسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مگر جب عقدہ کھل جاتا ہے تعزیر پاتے ہین تشہیر ہوتے ہین۔ اعوذ باللہ من شرور انفسہم اما منجملہ احادیث کے اوّل حدیث یہ کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذروا المرآء فان بنی اسرائیل افترقوا علیٰ احدی وسبعین والنصاریٰ علی اثنین وسبعین وان امتی ستفترق علیٰ ثلث وسبعین فرقۃ کلھا علیٰ الضلالۃ الا السواد الاعظم من کان ما انا علیہ واصحابی و من لم یمار فی الدین دین اللہ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑو تم جھگڑے بکھیڑے کو (یعنی مقلدین مسلمین سے جدال وقتال کرنیکو) اسواسطے کہ تحقیق بنی اسرائیل جدا جدا ہو گئے تھے اکہتر فرقون پر اور نصاریٰ بہتر فرقون پر اور بیشک امت میری قریب ہے کہ جدا جدا ہو جاویگی تہتر فرقون پر سب فرقے گمراہی پر ہونگے مگر انمین ہدایت پر ایک بڑی جماعت والا فرقہ ہوگا پہچان اوس سواد اعظم کی یہ ہوگی کہ وہ میرے اور میرے اصحابؓ کی چال وچلن پر ہوگا اور اوس جماعت کے لوگ خدا کے دین مین جھگڑا بکھیڑا نہ پیدا کرینگے ف الحق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی سے صاف صاف روشن و مبرہن ہے کہ معدودے چند سکان ہند جو نجد وغیرہ مضافات عرب سے بجبروت سلاطین حامیان دین کے بدر کئے گئے بانی ومبانی اقسام اقسام جھگڑون بکھیڑون کے ہین عدالتین شاہد ہین اخبار گواہ ہین فی الجملہ مقلدین بھائیون کو لامذاہب سے مباینت، ومغایرت واجبات بل مفروضات سے ہے دوم حدیث عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل للہ

سلہ ساتھ زبانون اپنی کے اوس چیز کو کہ نہین ہے اونکے دلون مین ۱۲

فی الجماعة فاصاب قبل الله منه وان اخطاغفرلهٗ ومن عمل
یبتغی الفرقة فاصاب لم یتقبل الله منه وان اخطافلیتبؤ مقعده
من النار یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
عمل کیا اللہ کے واسطے جماعت کے ساتھ پس وہ صواب کو پہونچ جاتا ہے اور
اللہ تعالےٰ اوسکو قبول کر لیتا ہے اور اگر جماعت کے ساتھ مین خطا بھی ہو گئی
ہو تو اللہ برتر اوس کو بخش دیتا ہے اور جس شخص نے عمل کیا ایسا کہ جس سے
مسلمانون مین تفرقہ پیدا ہوا گو صواب کو بھی پہونچ گیا مگر نہین قبول کرتا اوس
اللہ تعالےٰ اوس عمل کو جس سے تفرقہ پڑا اور اگر جماعت سے جدا ہو کر خطا کر بیٹھا
جب تو وہ جگہ اپنی دوزخ مین ڈھونڈلے **ف** اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوگیا
کہ بیشبہ ساری جماعت ہی کی کرامات ہے پس جو خودرائے جماعت سے جدا
ہوا اوسپر البتہ دوزخ کی آفات ہے فی الجملہ جماعت ناجیہ پر بخوبی ظاہر ہے کہ
ہندوستان مین بعض بلاد و قصبہ و قریئے ہین کہ اونمین حضرات غیر مقلدین
کی ڈھائی اینٹ کی مسجد ہی جدا ہے اگر طوعاً و کرہاً بہ نیت خیر و شر اہل سنت و الجماعت
کی مساجد مین جانکلتے ہین تو وہان تقیہ کو اپنا قبلہ بناتے ہین بنا ءً علیہ مومنین مقلدین
کو غیر مقلدین کی حرکات و سکنات سے عبرت پکڑنا اور ان خانہ برانداز چمن اسلام سے
نفرت رکھنا ضروریات سے ہے **حدیث سوم** عن ابی ادریس الخولانی انہ
سمع حذیفة الیمان رضی الله عنه یقول کان الناس یسئلون رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن الخیر وکنت اسئله عن الشر مخافة

ان ادرکنی وقلت یارسول اللہ انا کنا فی جاھلیۃ وشر فجاءنا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر قال نعم ودخن قلت ما دخنہ قال قوم یھدون بغیر ھدی تعرف منھم وتنکر قلت یارسول اللہ فھل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاۃ علیٰ ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یارسول اللہ صفھم لنا فقال ھم جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا فما تأمرنی ان ادرکنی ذلک قال تلتزم جماعۃ المسلمین واما مھم قلت فان لم یکن لھم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولوان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علیٰ ذلک یعنی حضرت ابو ادریس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خذیفہؓ بن الیمان فرماتے تھے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ کی بھلائی کا حال پوچھا کرتے تھے اور مین اس خوف سے کہ کبھی کسی زمانہ کی برائی مین گرفتار نہ ہوجاؤن آنحضرتؐ سے زمانہ کی برائی کے حالات پوچھا کرتا تھا مین نے عرض کیا یارسولؐ اللہ ہم جہالت اور برائیون مین گرفتار تھے کہ اللہ تعالیٰ حضور کی بھلائی کے زمانہ پُر نور کو لایا کیا اِس بھلائی کے زمانہ کے بعد بھی برائی ہوگی فرمایا آنحضرتؐ نے ہان ایسا زمانہ آویگا کہ اوسمین تاریکی ہوگی مین نے عرض کیا کہ اوسکی تیرگی کیسے ہوگی فرمایا ایک قوم ہوگی کہ وہ ہمارے برخلاف ایک طریقہ اختیار کریگی بھلائی برائی اون سے دونون ہی ظاہر ہونگی مین نے عرض کیا کہ ایسی بھلائی کے بعد کیا اَور بھی برائی ہوگی فرمایا کہ جہنم کے دروازون پر بلانے والے ہونگے اوسکو جو اون کی بات

قبول کریگا اوس کو جہنم مین پھینک دینگے مین نے عرض کیا کہ اون کی کیا صفت
ہوگی فرمایا وہ ہم مین سے ہونگے ہماری ہی باتین بیان کرینگے مین نے عرض کیا
کہ اگر مجھ کو وہ زمانہ پالے تو میرے واسطے کیا ارشاد ہے فرمایا مسلمانون کی
جماعت اور اونکے امام کو لازم پکڑے رہنا مین نے عرض کیا کہ اگر جماعت اور
اونکا امام باقی نہ رہے تو کیا کرون فرمایا کہ تمام فرقون مختلف سے کنارہ کیجیو اگرچہ
درخت کی جڑ پکڑے ہوئے تجھکو موت آلیوے تو اپنی اصلی حالت پر رہنا

ف اس حدیث صحیح سے بھی بوجہ احسن ثابت ہوا کہ سچا اور پکا مسلمان وہی ہے
جو جماعت اور اوس کے امام کا ساتھ نچھوڑے اور اجماع امت مرحومہ اور اوسکے
امام سے جو مصداق نص اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا ہے مُنہ نہ موڑے
ورنہ دعاۃ علی ابواب جہنم کی دعوت مین شامل ہوگا بلاشبہ اوس وقت
مخالف کو مذاق خوان لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا
يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ کا حاصل ہوگا حیف باینہمہ وعید شدید فرقہ جدید کو عبرت
وتہدید نہین ہوتی خلاف نصوص آیات بینات کے معنی بیان کرکے اہل تقلید
رشید کو دھوکے دیتے ہین اور برعکس اجماع جمہور احادیث کے مطلب عیان
کرکے مسلمانون کے دلون مین وسوسے ڈالتے ہین امامون کو بُرا کہتے ہین
مومنون پر تبرا کرتے ہین اعوذ باللہ من ھفواتھم حدیث چہارم

عن اسامة بن شريك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يد الله على الجماعة فاذا شذ الشاذ منهم اختطفه الشيطان لما
يختطف الذئب الشاذ من الغنم یعنی حضرت اسامہ کہتے ہین کہ فرمایا حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت کے ہے پس جو کوئی
نکل جاتا ہے جماعت سے (یعنی خلاف جمہور ملت کے کوئی طریقہ وروش
اختیار کرتا ہے) اوچک لیتا ہے اوسکو شیطان جس طرح سے لپک لیتا ہے بھیڑیا
اوس بھیڑ کو جو گلہ سے جدا رہجاتی ہے **ف** اس حدیث صحیح سے صاف صاف
معلوم ہوا کہ جماعت کا ساتھ چھوڑنا اور اجماع امت سے مُنہ موڑنا کسی حالت
مین عالم وعامی کو جائز ودرست نہین ہے۔ بہرحال اہل سنت والجماعت وہی
ہے جو آئمہ اربعہ مین سے ایک امام کی اطاعت کو دائمی اپنے اوپر واجب جانے
اور سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کی موافقت کو فرض ورنہ مثل دیگر فرقہ ناریہ کے
گمراہ ہوجائیگا اور بسبب مخالفت جماعت کے دین اوسکا تباہ الحمد للہ جملہ مقامات
مقدسہ مثل خانہ کعبہ ومدینہ طیبہ وبیت المقدس کہ انمین دجال کا بھی گذر
نہ ہوگا ونیز دیگر ممالک اسلام وغیر ممالک اسلام مین قوم جدید نا سعید کا وجود ہی
نابود ہے مگر ہندوستان کے بعض بلدے وقصبے وقرے اشخاص شاذ کی تعدی
وعناد سے بمقتضائے یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ کے البتہ پرفساد ہین اعوذ
باللہ من سوء عقیدتہم حدیث پنجم عن ابی سعید الخدری
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یخرج فیکم قوم تحقرون
صلوٰتکم مع صلوٰتہم وصیامکم مع صیامہم وعملکم مع عملہم
یقرؤن القراٰن لایجاوز حناجرہم یمرقون من الدین کما
یمرق السہم من الرمیۃ ینظر الرامی فی النصل فلا یریٰ شیئاً
وینظر فی القدح فلا یریٰ شیئاً وینظر فی الریش فلا یریٰ شیئاً

وبتماری فی الفوق ہل علق بہ من الدم شیئ یعنی حضرت سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نکلیگی تم مین سے ایک ایسی قوم کہ اونکی نمازون کے مقابلہ مین تم اپنی نمازون
کو اور اونکے روزون کے مقابلہ مین تم اپنے روزون کو اور اونکے عملون کے
مقابلہ مین تم اپنے عملون کو نہایت ہی حقیر سمجھوگے پڑھینگے وہ قرآن کو لیکن
اونکے گلون سے نیچے نہ اوتریگا وہ لوگ دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے
تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے تیر انداز تیر کی بھال دیکھتا ہے پس نہین پاتا کوئی
چیز اور سرکو دیکھتا ہے پس نہین پاتا کوئی چیز اور پر کو دیکھتا ہے پس نہین پاتا کوئی
چیز آخر کار سوفار پر آکر شبہ کرتا ہے کہ شاید اسمین خون لگا ہو **ف** اس حدیث سے
جو آنحضرت صلعم نے بطور پیشین گوئی فرمائی یقیناً ثابت ہوا کہ گو بظاہر نماز و روزے
وغیرہ بعض عمل قوم جدید کے بمقابلہ کل اعمال وافعال صالحہ اہل سنت والجماعت
بدرجہا بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہین لیکن باطن مین بلاشبہ معاندین دین متین
بموجب وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ حق
مین اہل سنت والجماعت کے جن کا شعار بنص آثار تقلید رشید ہے سم قاتل ہے
کہین روبہ منش واعظ وعابد وناصح وزاہد بنکر مسائل مختلفہ کی چھیڑ نکالکر مسلمانون
مین فتنے برپا کرتے ہین اور کہین گربہ روش صوفی باصفا وحاجی بیریا اپنے کو
ٹھیرا کر عقائد باطلہ ومکائد نجدیہ کا اظہار کرکے ایمان والون کو مشرک و بدعتی
ٹھیراتے ہین اگرچہ ظاہر مین آپ کو فرقہ جدید کے لوگ قاطع شرک وقامع بدعت
کہتے ہین اور حقیقت مین اہل تقلید سعید کے لئے کید گرگ باران دیدہ کا دام

بچھاتے ہین فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ مثلاً کسی عاشق صادق رسول
مقبول صلعم نے جوش محبت مین آکر یا نبیؐ اللہ کہا اس قوم کی عقیدت کی روسے
معاذ اللہ وہ شیدا سیدؐ الانبیا مشرک ہے سوءظن قوم معلوم کا یہ کہ عاشق زار نے
رسولؐ کردگار سے کیون غائبانہ استعانت کی طرفہ یہ کہ ہر نماز مین قوم معلوم جملہ
السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پڑھکر خود بھی تو مشرک
بنتی ہے کیونکہ علاوہ ندائے غائبانہ کے کاف خطاب حاضر کا بھی تو اس جملہ مین
موجود ہے قوم جدید پر قدیم سے فرض تھا کہ جملہ شرکیہ کو تحیت مین سے حذف
کرکے نماز ادا کرتی پس اس صورت مین جبکہ مشغوفان رسولؐ مقبول مشرک
ٹھیرائے گئے یقیناً لازم آیا کہ اوسی صفت کے ساتھ قوم جدید کے لوگ موصوف
کئے جائین تو عین انصاف ہے مثلاً کسی مسلمان نے بحسن نیت وبغرض
ایصال ثواب کسی تقریب سے کچھ طعام ترتیب کرایا اور اوسپر باخلاص تمام
اگر تیمناً وتبرکاً سورہٗ فاتحہ یا پنج آیہ پڑھوا دی منکرین ایصال ثواب یعنی مانعین نیاز
کے نزدیک یہ کار خیر جزو کل بدعت سئیہ ہے اور مہمان ومیزبان بدعتی اور بدعتی
بگمان اہل سوءظن مصداق حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالہ فی النار
کے معاذ اللہ من ہفواتہم دوزخی ہے طرہ یہ کہ علم صرف ونحو ودستار بندی فضیلت
ومدارس ومساجد پختہ وسنگین ونیز مکانات گچ کار رنگین ومطعومات ومشروبات
شیرین ونمکین وملبوسات خوش قماش ونفیس وتلاوت قرآن معرب ومجلد و
مطبوعہ مرتبہ اصحاب باصفا رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کو بدعت نہین کہتے
حالانکہ یہ جملہ افعال معمولات ذات عالی صفات نبوی صلعم سے ہرگز ثابت

نہین ہین مزید بران زبان انگریزی و اُردو و فارسی و میز و کرسی و وال چپاتی و
ساگ بھاجی و جلیبی و برفی و پوری کچوری و اچکن و واسکٹ و کلاہ ترکی طرہ دار
وغیرہ یہ سب بھی تو بدعت ہین بلکہ بکثرت اہل تو ہب اسی معمول کے عادی
ہین بقول شخصے خودرا فضیحت و دیگرے را نصیحت پس اسی عنوان سے کے
دلائل قویہ سے بوجہ احسن ثابت ہے کہ قوم آخر الزمان بھی بہرنوع بدعتی و
دوزخی ٹھیری کیونکہ حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم کے وعید شدید تو
خود بھی قوم جدید کو معلوم ہے خلاصہ یہ کہ حضرات غیر مقلدین پردۂ قال اللہ
قال رسولؐ مین آکر اپنے ظنی عقائد بیان کرکر مسلمانون کو بکثرت کارہائے خیر
سے باز رکھتے ہین بلکہ اہل ظن اپنے دلی مکائد عیان کرکے ایمان والون کو
صراط مستقیم سے منحرف کر دیتے ہین۔ طالبان نجات کو آخری زمان کی فتنہ و
آفات سے کنارا کرنا اور صحبت ناجنس کے کید عظیم و لطائف الحیل سے بچنا
واجبات بل مفروضات دین سے ہے الحق اس حدیث صحیح مین پورا پورا حلیہ
قوم جدید معتقدان غیر تقلید کا مسطور ہے چنانچہ کلام حق تعالیٰ مین مذکور ہے
وَيَقُوْلُوْنَ مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ یعنی کہتے ہین جو کچھ اونکے دلون مین
نہین ہے۔ حدیث ششم یکون فی الاٰخر الزمان دجالون
کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم
یعنی ظاہر ہونگے پچھلے زمانہ مین بہتیرے دجال جھوٹے بنالائینگے وہ تمھارے
پاس حدیثین جن کو نہ تمنے سنا ہوگا اور نہ تمھارے باپ داداؤن نے۔
ف الحق اس آخری زمانہ مین حضرات غیر مقلدین بکثرت جھوٹی حدیثین مشتہر

کر کے اسلام مین تفرقہ ڈال رہے ہین اور بنا بر عقیدت وتبعیت نجدیہ کے بیچارے مسلمانون سے کینے نکال رہے ہین آخر دجال بدمآل بھی تو ایسے ہی کامون پر مامور ہوگا بقول شخصے زرد سگ ہم برادر شغال است۔ حدیث ہفتم لاتزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لایضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ عزوجل یعنی ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ حق پر رہیگا فتحمند کہ کسی مخالف کی مخالفت اوسکو ضرر نہین پہونچا سکیگی یہانتک کہ پہونچیگا اللہ بزرگ وغالب کا حکم ف امر واقع یہ ہی جملہ امتی علی الحق منصورین سے مراد وہی خاص امت مرحومہ ہے جو باوجود اسکے کہ اوسکو مخالف ضلالت کے ہدایت کرتے ہین مگر وہ راست باز راہ راست سے منحرف نہین ہوتے چنانچہ حق تعالے نے ایسے ثابت قدمون کو جو کسی گمراہ کے بہکانے سے بیراہ نہین ہوتے امت خیر وامت وسط کے وصف سے موصوف فرمایا الحمد للہ یہ جملہ خوبیان فرقہ ناجیہ کو جو بلقب مقلد معروف ہے عطا فرمائی ہین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ○

واضح ہو کہ پہلا موجد اس مذہب جدید کا داؤد ابن علی اصبہانی ہے اسی نے رد قیاس مین ایک رسالہ تصنیف کیا تھا قرآن قدیم کو جدید کہتا تھا ایسے ہی حرکات ناشایستہ سے جلاوطن کردیا گیا آخر کار ۲۷۰ ہجری مین فی النار والسقر ہوا دوسرا موئید اس مذہب کا ابن حزم ظاہری ہے جو حکومت بنی عباس مین مذہب توہب کو ترقی دیتا تھا اور برخلاف اہل تقلید رشید کے نا سعید کتب

ساڈھورہ ضلع انبالہ مین احسن کما احسن دیا ہی اس رسالہ مین مجملاً اوصاف جناب مولوی محمد بشیر صاحب کے بھی مندرج ہین باید دید ۱۲

لکھتا تھا انجام کار ۷۵۶ھ ہجری مین داخل بوار ہوا تیسرا معاون اس مذہب
تذبذب کا ابن ابی تیمیہ ظاہری ہے اس نے کتاب صراط مستقیم برعکس عقائد
اہل سنت والجماعت تصنیف کی اور اجماع کی مخالفت مین ازبس مبالغہ کیا
قطع نظر ظاہری ہونے کے ظالم خارجی بھی تھا کہ اہل بیت رسول مقبول کے نسبت
سخت گستاخ تھا جب اسکا طغیان بے پایان ہوا حکم محکم سلطانی نافذ ہوا کہ
خون ومال مریدان ابن ابی تیمیہ کا مسلمانون کو حلال ہے آخر الامر یہ بھی واصل
جہنم ہوا چوتھا یار ومددگار اس مذہب غیر مہذب کا عبدالوہاب نجدی ہے جو
آپ کو بظاہر حنبلی کہتا تھا اس بدذات کا اعتقاد بہ نسبت حضرت رسالت مآب
وآل واصحاب ونیز دیگر اولیا وصلحا کے از حد پر عناد تھا اسی ظالم نے حرمین
شریفین کو غارت کیا تھا اور بکثرت مسلمانان وسادات کو قتیل واسیر آخر کو بحکم
حامیان دین سلاطین روم ۱۲۲۳ھ ہجری مین وہ اور اوسکی قوم معلوم قید وقتل
کی گئی اب بفضل الٰہی وبرکت رسالت پناہی جملہ مقامات متبرکہ شر اہل عناد سے
پاک ہین ہان بقیۃ السیف چند جو ہند مین مغرور ہو کر آبسے ہین وہ خفتہ بخت
البتہ بعض شہرون وقصبون مین فتنے بیدار کر رہے ہین رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

نظم

کہان ہین وہ شیدائے نقل وروایت — کدھر ہین وہ اعدائے عقل ودرایت
کہان ہین وہ اصحاب دعوائے سنت — کدھر ہین وہ ارباب فتوائے ملت
جو کہتے ہین تقلید کو شرک وبدعت — اور اہل فقاہت کو اہل سفاہت
ذرا آئین دیکھین بعین بصیرت — کہ تقلید اور فقہ ہے عین سنت

اور اسپر ہے شاہد حدیث اور آیت
کہ تقلید ہرگز نہین شرک و بدعت

ہے تقلید واجب زروئے روایت
دلیل اسکی ہی بس حدیث اور آیت

ہے بدمذہبون کی سراسر جہالت
کہ تقلید شخصی کو کہتے ہین بدعت

بھلا اہلِ تقلید ہون اہل بدعت
یہ قول انکا محمول ہے بر عداوت

عداوت ہے ان کی سراسر شرارت
شرارت مین انکی بھری ہے ضلالت

بدی انکی عادت ہی شر ان کی خصلت
فریب انکی خصلت ہی کید انکی عادت

ہے مدحت مین انکی گمانِ مذمت
مذمت مین انکے ہے ابہامِ مدحت

آئمہ پہ طعن انکی فہم و فراست
فقیہون پہ لعن انکی عقل و کیاست

مقلد ہین سب سالکینِ ہدایت
مقلد ہین سب عاملینِ روایت

یہ تقلید واجب ہے از راہِ صحت
یہ تقلید ثابت ہے از روئے حجت

یہ تقلید مفروض ہے بالہدایت
یہ تقلید مامور ہے بالروایت

یہ تقلید آئمہ کی ہے عین سنت
یہ تقلید ایمان کی ہے علامت

ہے تقلید خضر رہِ دین و ملت
ہے تقلید ارشادِ پیرِ طریقت

ہے تقلید اسلام کی عین حجت
ہے تقلید دینِ نبیؐ پر دلالت

ہے تقلید واجب زروئے روایت
ہے تقلید ثابت زراہِ درایت

ہے تقلید سرمنزلِ راہِ سنت
ہے تقلید سرچشمۂ استقامت

ہے تقلید باغ و بہارِ ہدایت
ہے تقلید نقش و نگارِ سعادت

ہے تقلید منشاءِ ضبطِ شریعت
ہے تقلید فحوائے ربطِ طریقت

ہے تقلید فتح درِ استخارت
ہے تقلید بال و پرِ استشارت

ہے تقلید خوکردۂ استکانت
ہے تقلید پروردۂ استمالت

ہے تقلید تعلیم اربابِ حجت
ہے تقلید تفہیم اصحابِ ملت

ہے تقلید بوئے ریاحینِ خبرت
ہے تقلید گوئے گریبانِ عبرت

ہے تقلید تاجِ سرِ استقامت
ہے تقلید پیغمبری استجابت

ہے تقلید دُرِ محیطِ کرامت
ہے تقلید نورِ بسیطِ ولایت

ہے تقلید سنت پہ روشن دلالت
ہے تقلید مومن کی پاکیزہ خصلت

ہے تقلید تاکیدِ حکمِ رسالت
ہے تقلید تائیدِ امرِ ہدایت

ہے تقلید مرقاتِ بامِ درایت
ہے تقلید مرآتِ روئے روایت

ہے تقلید برہانِ دین و دیانت
ہے تقلید سلطانِ رشد و ہدایت

ہے تقلید آئینۂ حسنِ صورت
ہے تقلید گنجینۂ نقدِ سیرت

ہے تقلید مفتاحِ بابِ ارادت
ہے تقلید مصباحِ تابِ عبادت

ہے تقلید مستاصلِ شرک و بدعت
ہے تقلید مستحصلِ دین و ملت

ہے تقلید رسم و رہِ اہلِ سنت
ہے تقلید آئینِ اہلِ دیانت

ہے تقلید کالشمس تجلوا الانارۃ
ہے تقلید کالبدر فی الاستنارۃ

ہے تقلید فرض اور واجب بآیت
ہے تقلید کی دین مین بس ضرورت

ہے تقلید ریحان و روح ولایت
ہے تقلید سروِ ریاضِ ریاضت

ہے تقلید اسلامیون کی علامت
ہے تقلید ایمانیون کی شہادت

ہے تقلید معمولِ عامل بہ سنت
ہے تقلید موصولِ واصل بقربت

ہے تقلید مسلم کی راہ سلامت
ہے تقلید مومن کی ایمانِ الفت

بس اب بھی نہ مانین جو اہلِ روایت	توہرگز نہ پائین گے راہِ ہدایت
نہ دیکھینگے آنکھون سے روئے حقیقت	سنین گے نہ کانون سے رائے اصابت
ہے ان جاہلون کی جہالت پہ فطرت	ہے بدنیت انکی بدی انکی طینت
نہ مانینگے جب یہ کسی کی نصیحت	وصی کیا کرے کوئی ان کو وصیت

واضح ہو کہ یہان تک جو کچھ کہ بیان کیا گیا محض بغرض استفادہ اپنے ایمان والے بھائیون کے لکھا گیا تاکہ وہ دین واسلام کی خوبیون سے پورے طور پر آگاہ ہو کر صحت کے ساتھ نماز ادا کیا کرین اور کسی لامذہب کے بہکانے اور دھوکے مین نہ آوین اب مسائل ضروری کا بیان ہوتا ہے۔

بیان مسائل غسل کا۔ غسل مین فرض تین ہین۔ غرغرہ کرنا۔ ناک مین پانی دینا۔ تمام بدن پر پانی بہانا۔ اگرچہ ہر سہ فرض ایک ایک مرتبہ مین اُتر جاتے ہین لیکن طریقہ مسنون یہ ہے کہ تین بار غرارہ کرے پھر تین بار ناک مین پانی ڈالے اور خوب جھاڑے پھر تین بار تمام بدن پر پانی ڈالکر ملے تاکہ بال برابر بھی خشک نہ رہے سنت یون ہے کہ پہلے گٹّون تک تین بار ہاتھ دھوئے بعد اسکے جسم سے نجاست کو دور کرے یعنی جہانتک نجاست کا جسم پر اثر ہو اوسکو پانی سے صاف کرے بعد اسکے وضو کرے بعد اسکے دائین بائین شانہ پر ایک بار پانی ڈالے بعد اسکے تین بار تمام جسم پر پانی بہائے۔ اگر غسل نشیب کی جگہ مین کیا تو پاؤن بعد غسل کے دھوئے اور اگر بلند جگہ ہے مثل چوکی وتخت وغیرہ کے تو وضو کے ساتھ ہی پانون بھی دھو ڈالے۔

بیان مسائل وضو کا۔ وضو مین فرض چار ہین۔ تمام مُنہ دھونا۔ دونون

ہاتھ کہنیون تک دھونا۔ مسح چوتھائی سر کا کرنا۔ دونون پانون ٹخنوں تک دھونا۔ سنت چودہ ہین۔ نیت کرنی۔ شروع وضو مین بسم اللہ الرحمن الرحیم یا بسم اللہ العظیم یا الحمد للہ علی دین الاسلام کہنا۔ گٹون تک دونون ہاتھ دھونا مسواک کرنا۔ تین بار کلی کرنا۔ تین بار ناک مین پانی دینا۔ خلال کرنا ڈاڑھی کا خلال کرنا ہاتھون کی انگلیون کا۔ خلال کرنا پانون کی انگلیون کا۔ ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔ سارے سر کا مسح کرنا۔ دونون کانون کا بقیہ آب مسح سر سے مسح کرنا مع مسح گردن کے کیونکہ مسح گردن کو صاحب شرح وقایہ نے مستحب لکھا ہے۔ وضو با ترتیب کرنا۔ ہر عضو کو پے در پے دھونا تاکہ کوئی عضو حالت وضو مین خشک نہ ہو جائے مکروہ دو ہین۔ ایک عضو کا پانی ٹپکا کر دوسرا عضو تر کرنا۔ تمام گردن کا مسح کرنا مستحب یہ ہے کہ صرف چھوٹی انگلیونکو گدی سے لگادے۔

بیان مسائل تیمم کا۔ تیمم مین تین فرض ہین۔ نیت کرنا۔ ایک ضرب مین دونون ہاتھون کو مٹی یا اور کسی گرد آلود چیز پر مارکر تمام چہرہ پر ملنا۔ دوسری ضرب مین کہنیون تک ہاتھون سے ملنا پہلے دایان ہاتھ ملے پھر بایان مع خلال انگلیون اور ہلانے چھلے وغیرہ کے۔

بیان مسائل چاہ۔ اگر کنوئین مین نجاست گرے توسب پانی کھینچا جائیگا۔ اگر آدمی یا بکری یا کتا یا جو جانور انکی برابر جثہ مین ہو کنوئین مین گر کر مرجاوے توسب پانی کھینچا جاویگا چاہے پھولا پھٹا نہ ہو اگر کبوتر یا مرغی گر کر مرجاوے چالیس سے ساٹھ تک ڈول نکالے جاوین۔ اگر چڑیا یا چوہا گر کر

مرجاوے تو بیس سے تیس تک ڈول نکالے جاوین مگر تین چوہے حکم ایک کبوتر کا رکھتے ہین۔ درصورت پھولنے اور پھٹنے کے چھوٹا اور بڑا جانور برابر ہے مثل چھپکلی بسبب آمیز ہونے غلاظت کے سب پانی نکالا جائیگا۔ اگر فضلہ یا پیشاب جانور حلال یا حرام کا گرے سب پانی کھینچا جائیگا۔ اگر سب پانی کھینچنا غیر ممکن ہو تو بمقدار آب چاہ گڑہا کھود کر بھردین یا دو آدمی واقف کار اندازہ کردین کہ اتنا پانی کھینچا جاوے۔ مبصر ایک ہی آدمی کافی ہے۔ ڈول متوسط ہو جسمین بوزن ہندی دو سیر پانی آوے۔ اگر بڑا ہو تو اسی حساب سے محسوب کیا جاوے۔ اگر کنوئین کے سوت جاری ہون تو حکم تمام پانی نکالنے کا کم سے کم تین سو اور زیادہ سے زیادہ چار سو ڈول پر ہوگا۔ اگر سوت جاری نہین ہین تو سب پانی کھینچنا واجب ہوگا۔ جھینگر۔ مکھی۔ مچھر۔ مچھلی۔ مینڈک کے مرنے سے کنوان ناپاک نہین ہوتا اگرچہ پھول پھٹ جاوین کیونکہ انمین خون سائل نہین ہے اگر کنوئین سے نجاست یا جانور مرا ہوا نکلے اور پھولا پھٹا نہ ہو تو ایک دن اور ایک رات کی نماز پھیری جاویگی۔ اگر پھولا پھٹا ہو تو تین دن رات کی ؛

بیان مسائل مسح موزہ۔ موزون پر مسح کرنا عورت اور مرد دونون کو جائز ہے اگر جنب نہ ہو۔ مسح اوسوقت جائز ہوگا جبکہ موزہ وضو کامل کے بعد پہنا گیا ہو اور بے وضو ہونا وضو کامل پر پہننے کے بعد واقع ہوا ہو۔ مقیم کو مسح کرنا جائز ہے وضو ٹوٹنے کے وقت سے ایک دن ایک رات تک اور مسافر کو تین دن اور تین رات تک۔ مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونون ہاتھون کی تین تین انگلیان پانی سے تر کرکے موزون پر پانون کی اونگلیون کی طرف سے شروع کرکے پنڈلیون تک

کھینچے اور اُنگلیاں کشادہ رہیں بستہ نہ ہوں۔ اگر موزہ پاؤں کی چھوٹی تین اونگلیوں کی برابر یا اس سے زیادہ پھٹا ہو اوسپر مسح جائز نہیں ہے اور اگر کم پھٹا ہے تو جائز ہے۔ اگر موزہ کتنے ہی جگہ سے پھٹا ہے اور وہ سب بمقدار تین چھوٹی انگلیوں پاؤں کے ہے تو اوسپر مسح جائز نہیں ہے۔ موزہ چرمی کے اندر سوتی موزہ پہننا جائز نہیں ہے۔ موزہ اتنا مضبوط ہو کہ تین کوس تک راستہ چلنے پر نہ پھٹے اور اگر پھٹ جائے اوسپر مسح درست نہیں ہے۔ اگر نجاست غلیظہ موزہ پر کئی جگہ لگی ہے اور جمع کرنے سے ایک درم سے زائد ہے تو نماز اوس سے درست نہیں ہے موزہ پاؤں سے نکلنے اور مسح کی مدت گذرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

بیان مسائل جبیرہ۔ پٹی پر مسح کرنا جائز ہے اگر وقت حدث کے باندھی ہو اور پٹی کا کھولنا بھی مسح کو باطل نہیں کرتا ہے مگر جبکہ زخم اچھا ہو گیا ہو۔ اگر مسح کرنے پٹی سے خوف ضرر زخم کا ہے تو ترک مسح درست ہے۔ اگر اعضا مصلی کے اس قدر پھٹ گئے ہوں کہ اون کے دھونے سے سخت عاجز ہو تو اون پر پانی بہانا درست ہے اور اگر پانی بھی نہ بہا سکے تو اوسکا مسح کرنا جائز ہے اور اگر مسح سے بھی معذور ہے تو اوتنی جگہ چھوڑ کر گرد اوس کے دھولے۔ پٹی کے مسح کے واسطے کوئی مدت مقرر نہیں ہے جیسے کہ موزہ کے واسطے مدت مقرر ہے۔ اگر پٹی گر پڑے لیکن اچھے ہونے زخم کے بعد گرے تو اوس مقام کا دھونا واجب ہو گا اور اگر بغیر صحت زخم کے گرے تو مسح باطل نہ ہو گا بخلاف موزہ کے کہ اگر ایک بھی اوتارا دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہوا۔

بیان مسائل حیض۔ تین خون خاص ہیں عورتوں کے ساتھ حیض اور

استحاضہ اور نفاس۔ **حیض** اوس خون کو کہتے ہین جس کو رحم عورت بالغہ کا
جھاڑتا ہے اور عورت بالغہ نو برس مین ہوتی ہے بغیر کسی بیماری کے اور سن ناامیدی
کو بھی نہ پہونچی ہووے تو جو خون رحم سے نہ ہوویگا حیض نہین اور اسی طرح جو
خون نو برس کے قبل آویگا اور ایسا ہی جو بیماری سے آویگا اور جو خون ہمیشہ جاری
ہے بعض خون حیض ہوویگا اور بعض بیماری سے۔ سن ناامیدی بعض کے نزدیک
ساٹھ برس ہین اور بعضون کے نزدیک پچپن ۵۵ برس اور یہی تجویز کیا ہے مشائخ
بخارا اور خوارزم نے **واضح** ہو کہ حالت حیض و نفاس مین نماز عورت کو معاف
ہے اور روزے رمضان کی قضا فرض ہے کیونکہ روزے معاف نہین ہین سبب
اسکا یہ ہے کہ جب حضرت حوا کو حیض آیا حضرت آدم نے اس حالت مین نماز کا
حکم رب العزت سے پوچھا حکم ہوا کہ نماز معاف کی گئی جب ماہ رمضان مین یہ حالت
واقع ہوئی حضرت آدم نے اس مسئلہ کو نماز پر قیاس کیا اور اپنے قیاس سے حکم کیا
کہ شاید روزے بھی مثل نماز کے معاف ہون پس روزے بھی نہ رکھنا چاہئین چونکہ
اس مسئلہ کو حضرت آدم نے جناب ایزد ذوالجلال مین عرض نہ کیا اس لئے روزے
معاف نہ ہوئے قضائے روزہ لازم آئی یہ **روایت** روضۃ الاحباب کی ہے۔
استحاضہ جو خون کہ تین دن تین رات سے کم ہووے یا دس روز سے زیادہ
ہووے یا نفاس کے چالیس روز سے زیادہ ہووے وہ استحاضہ ہے اسی طرح
جو خون کہ عورت کے حیض کی عادت سے زیادہ ہو اور دس دن سے بڑھ جاوے
یا نفاس کی عادت سے زیادہ ہو اور چالیس دن سے بڑھ جاوے وہ بھی استحاضہ
ہے مثلاً اوس کی عادت حیض کے سات دن تھے اور خون اوس نے بارہ ۱۲ دن تک

دیکھا پانچ دن استحاضہ کے ہین اور نفاس کی عادت تیس دن کی تھی اور خون اوس نے پچاس دن تک دیکھا بیس دن استحاضے کے ہین یہ حکم معتادہ کا ہے اور مبتدیہ کا خون اگر جاری رہا ہر مہینے اوس کے دس دن حیض کے ہونگے اور باقی استحاضہ اور پہلے نفاس مین اوسکا خون ہمیشہ جاری رہا چالیس دن نفاس کے گنے جائینگے اور باقی استحاضہ کے اور جو خون حاملہ دیکھے وہ بھی استحاضہ ہے **معتادہ** اوس عورت کو کہتے ہین جس کے حیض و نفاس کی تعداد ایام مقررہ ہو پس معتادہ کو چاہئے کہ اگر اوس کا خون ایام معینہ سے زیادہ جاری رہا تو جتنے دن اوسکے حیض کے مقرر ہین نماز ترک کرے اپنی عادت کے مطابق اور بعد اوسکے غسل کرکے نماز پڑھے جب ایام حیض پھر آوین پھر نماز ترک کرے اسی طرح عادت کے موافق ہمیشہ کیا کرے **مبتدیہ** اوس عورت کو کہتے ہین جس کو شروع بلوغ سے حیض آوے اگر ہمیشہ جاری رہے تو دس دن حیض کے اور چالیس دن نفاس کے ہونگے باقی دن استحاضہ ہین مستحاضہ عورت نماز بھی پڑھے روزے بھی رکھے اور وطی بھی اوس سے درست ہے چنانچہ اس بارہ مین بہت سے حدیثین وارد ہین۔ **نفاس**۔ نفاس اوس خون کو کہتے ہین جو بچہ جننے کے بعد آتا ہے اور اوسکی کم مدت کی حد نہین اور اکثر مدت اوسکی چالیس دن ہین۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے **روایت** کیا ہے کہ کہا اونہون نے نفاس والی عورتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین بعد نفاس کے چالیس دن بیٹھتی تھین روایت کیا اسکو ابوداؤد اور احمد اور ابن ماجہ وغیرہم نے۔ اور ایک **روایت** مین ہے ابوداؤد کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم نکیا ساتھ قضا کرنے نماز دن نفاس کے اور صحیح کیا اوسکو حاکم نے (فی شرح وقایہ)

بیان ارکان نماز کا جن کا یاد رکھنا ہر مصلی کو ضروریات سے ہے۔ چونکہ فی زمانا اکثر مسلمان بھائی نماز تو پڑھتے ہین لیکن بسبب عدم وقفیت آداب و ارکان کے ایسی بُری طرح سے ادا کرتے ہین جسکا عند اللہ کچھ اجر ہی نہین۔

سبحانک اللّٰھم اوّل رکعت مین ایک مرتبہ پڑھنا سنّتِ موکّدہ ہے

سُبْحٰنَكَ[1] اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

اعوذ باللہ اوّل رکعت مین ایک مرتبہ پڑھنا سنّت موکّدہ ہے

اَعُوْذُ[2] بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بسم اللہ ہر رکعت کے شروع مین پڑھنا سنّت موکّدہ ہے

بِسْمِ[3] اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للہ ہر رکعت مین پڑھنا واجب ہے ترک ہونے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے

اَلْحَمْدُ[4] لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

بعد ختم سورۂ فاتحہ آمین آہستہ سے پڑھنا سنّت موکّدہ ہے

[1] یعنی پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہون مین تجھکو اے خدا اور ساتھ تعریف تیری کے اور بہت خوبیون کا ہے نام تیرا اور بہت برتر ہے مرتبہ تیرا اور نہین کوئی معبود سوا تیرے ۱۲

[2] یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ خدا کے شیطان مردود سے

[3] یعنی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے کہ مہربان ہے رحم والا ۱۲

[4] یعنی سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہے کہ پروردگار سارے جہان کا ہے نہایت مہربان بہت رحم والا مالک انصاف کے دن کا تجھی کو ہم پوجتے ہین اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین چلا ہم کو راہ سیدھی اون لوگون کی جن پر تو نے اپنا فضل کیا نہ جن پر تو غصہ ہوا اور نہ بہکنے والون کی ۱۲

آمین [۵۱]

ملانا دوسری سورۃ کا بقدر تین آیت کے واجب ہے

[۵۲] سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ع ـــ [۵۳] وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ
خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ ۝ع ـــ [۵۴] اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ـــ [۵۵] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝
لَمْ يَلِدْ ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ع

رکوع مین تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کلمات ذیل پڑھنا سنّتِ موکّدہ ہے

[۵۶] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ـ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ـ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت سمع اللہ کہ سنّتِ موکّدہ ہے [۵۷] پڑھے اگر تنہا ہے ربنا لک الحمد بھی پڑھے کہ مستحب ہے

[۵۸] سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ـ [۵۹] رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

سجدہ مین کلمہ ذیل تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھنا سنّت موکّدہ ہے

[۵۷] اگر امام ہو فقط سمع اللہ کہے اگر مقتدی ہو فقط ربنا لک الحمد آہستہ سے پڑھے اگر تنہا ہو ہر دو پڑھے ۱۲

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی[۵۱] - سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی - سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

التحیات دونون قاعدون مین پڑھنا واجب ہی ترک سے سجدہ سہو لازم ہی

اَلتَّحِیَّاتُ[۵۲] لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اخیر قاعدہ مین ہر دو درود ذیل کا پڑھنا سنت موکدہ ہے

اَللّٰهُمَّ[۵۳] صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ - اَللّٰهُمَّ[۵۴] بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

درود کے پیچھے دعاء ذیل پڑھنی سنت موکدہ ہے

اَللّٰهُمَّ[۵۵] اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

جسے یہ دعا یاد نہ ہو سکے تو اوس کو یہ آیۃ ضرور ہی سکھادے

ترک سنت موکدہ ازبس مذموم ہے

[۵۱] یعنی پاکی ہے پروردگار میرے کو بہت برتر ہی ۱۲

[۵۲] یعنی سب بندگیان زبان کی اللہ کو ہین اور سب بندگیان بدن کی اور سب بندگیان مال کی پاک سلام تجپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور خوبیان اسکی سلام ہمپر اور جتنے بندے اللہ کے نیک ہین سب پر گواہ ہون مین اس بات کا کہ کسی کی بندگی نہین ہے سوائے اللہ کے اور گواہ ہون مین اسکا کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا ۱۲

[۵۳] یعنی اے خدا رحمت خاص بھیج تو اوپر محمد اور اوپر آل محمد کے جیسے رحمت خاص بھیجی تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر آل ابراہیم کے تحقیق تو سراہا گیا ہے بزرگی والا

[۵۴] یعنی اے خدا برکت بھیج تو اوپر محمد اور اوپر آل محمد کے جیسے برکت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر آل ابراہیم کے تحقیق تو سراہا گیا ہے بزرگی والا ۱۲

[۵۵] یعنی اے اللہ تحقیق پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہون مین فتنہ مسیح دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون مین فتنہ جینے اور مرنے کے سے اے اللہ تحقیق پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے گناہ اور تاوان سے ۱۲

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

تیسری رکعت وتر مین دعاء قنوت ذیل پڑھنا واجب ہی ترک سے سجدہ سہو لازم آتا ہے جسکو یاد نہو سکے اوسکو ربنا اتنا ہی پڑھنا کافی ہے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُكَ وَلَا نَکْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

در المختار مین ہے کہ ذیل کی درود قنوت کے بعد پڑھنا مستحب ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

درمیان دونون سجدون کے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ

جب طالب کو نماز یاد ہو جاوے تو ذیل کے مسائل بھی ضرور ہی سکھا دئے جائین

اوقات نماز

فجر جب روشنی پھیل جاوے تا وقتیکہ کنارہ آفتاب کا ظاہر نہو۔ ظہر جاڑون مین اوّل وقت اور گرمیون مین ٹھنڈے وقت پڑھے۔ عصر مین تاخیر ہو یہان تک کہ

آفتاب کا رنگ متغیر نہ ہونے پاوے اور ابر مین تعجیل چاہئے **مغرب** مین ہمیشہ جلدی ہو جس دم سیاہی مشرق سے ظاہر ہو مگر بروز ابر دیر کیجائے **عشا** ہمیشہ تہائی رات گئے ہو تاکہ لوگون کے آرام مین خلل نہ واقع ہو۔ اور طلوع و غروب کے وقت بھی نماز منع ہے اِس وقت سجدۂ تلاوت بھی نہ چاہئے۔

فرض نماز مین تیرہ ۱۳ ہین

چھہ ۶ اندر کے - تکبیر ۱ تحریمہ - قیام ۲ کرنا - قرأت ۳ قرآن - رکوع ۴ کرنا - دو سجدے ۵ کرنا پیشانی و ناک سے - قعدۂ ۶ اخیرہ نماز کا

سات باہر کے - پاک ۱ رکھنا بدن کا - پاک ۲ رکھنا کپڑے کا - پاک ۳ رکھنا جا نماز کا - ستر ۴ عورت یعنی ناف سے اوپر اور گھٹنون سے نیچے تک بدن کا ڈھانکنا مرد کے واسطے اور عورت کے واسطے سوا سے چہرہ اور ہتیلیون کے تمام بدن کا ڈھانکنا اگر چوتھائی عضو کھل جاوے نماز ٹوٹ جائے - وقت ۵ پر نماز پڑھنی - قبلہ ۶ رو کھڑے ہونا - نیت ۷ نماز کی کرنا کہ کس وقت کی پڑھتا ہے۔

واجب نماز مین چودہ ۱۴ ہین

تمام ۱ الحمد پڑھنا - دوسری ۲ سورۃ بقدر تین آیت ملانا - تعدیل ۳ ارکان یعنی بعد رکوع و درمیان سجدون کے کسی قدر توقف کرنا - بعد ۴ رکوع سیدھا کھڑا ہونا - ایک ۵ سجدہ کے بعد کسی قدر توقف کرکے دوسرا سجدہ کرنا - قعدۂ ۶ اولی درمیان مین التحیات کے واسطے بیٹھنا - دونون ۷ قاعدون مین التحیات پڑھنا - جہر ۸ کی جگہ جہر سے اور

ستر کی جگہ ستر سے پڑھنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ آخر نماز مین پڑھنا۔ دعاء قنوت وتر مین پڑھنی۔ چھہ چھہ تکبیرین دونون عیدون کی۔ چار رکعت فرض مین اوّل کی دو رکعت کو قرأت کے واسطے مقرر کرنا۔ ترتیب فرض کو نگاہ رکھنا ترتیب واجب کا خیال کرنا۔

سنّت موکّدہ نماز مین بارہ ہین

شروع نماز مین دونون ہاتھ کانون تک اوٹھانا۔ دونون ہاتھ زیر ناف باندھنا۔ سبحانک اللّٰھم پڑھنا۔ اعوذ باللہ پڑھنا۔ بسم اللہ پڑھنا۔ اوٹھتے بیٹھتے اللہ اکبر کہنا۔ رکوع مین تین بار یا پانچ بار یا سات بار سبحان ربی العظیم کہنا۔ بعد رکوع سمع اللہ لمن حمدہ امام کو پڑھنا اگر مقتدی ہے ربنا لک الحمد پڑھے تنہا دونون پڑھے یعنی سمع اللہ و ربنا لک الحمد۔ سجدون مین تین بار یا پانچ بار یا سات بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے۔ بعد التحیات کے درود پڑھنا۔ درود کے بعد دعا پڑھنی۔ الحمد کے بعد آہستہ سے آمین کہنا۔

سجدہ سہو کا

سجدہ سہو اوسکو کہتے ہین جو اخیر قعدہ کے تشہد کے بعد واسطے تاخیر فرض اور ترک واجب کے دو سجدے کئے جاتے ہین اگرچہ چند مرتبہ تاخیر فرض واقع ہو یا ترک واجب ہو مگر سجدہ سہو ایک ہی مرتبہ لازم آتا ہے اگر امام ہو ایک جانب بعد تشہد سلام دیکر دو سجدے کرے اگر تنہا نماز پڑھتا ہے یا مسبوق ہے تو وہ

دونون جانب سلام دیکر دو سجدے کرے اگر بغیر سلام کے سجدہ سہو کیا تو بھی روا ہے جب بعد تشہد کے سجدہ سہو کر چکے پھر تشہد اور درود اور دعا پڑھ کے سلام پھیرے۔ اگر سنت موکدہ ترک ہو تو اوس مین سجدہ سہو کا لازم نہین آتا لیکن ایسی نماز کا پھیر لینا اولی ہے اِس لئے کہ تارک سنت موکدہ پر حضرت رسول خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عتاب ہوگا و نعوذ باللہ منہا۔

مفسدات نماز

چلاّ کر رونا مگر آہستہ رونا ذکر قبر۔ حشر۔ دوزخ۔ جنت سے مفسد نماز نہین بلکہ مکروہ بھی نہین۔ ہنسنا۔ اُوہ آہ کرنا۔ کھانا۔ پینا۔ سونا بیخبر۔ نماز سے باہر والے کا لقمہ لینا۔ اُخ اُخ کھانسنا۔ کسی کی چھینک پر یرحمکم اللہ کہنا۔ قرآن غلط پڑھنا۔ قبلہ سے پھرنا۔ نجس جگہ پر نماز پڑھنا یا سجدہ کرنا۔ فرض یا واجب ترک کرنا۔ قرآن دیکھکر پڑھنا۔ امام سے پہلے قیام وقعود و رکوع وسجود کرنا۔ فعل کثیر یعنی دونون ہاتھون سے کوئی کام کرنا۔ سجدہ مین دونون پاؤن زمین سے اُٹھانا۔ کسی کے سلام کا جواب وغیرہ دینا۔

مکروہات نماز

حرکت کرنا نماز مین۔ ادھر اودھر دیکھنا۔ ماتھے کی مٹی پونچھنا۔ بند باندھنا اگر ایک ہاتھ سے باندھا مکروہ ہے اور اگر دونون ہاتھون سے باندھا تو مفسد نماز ہے بسبب فعل کثیر کے۔ دامن سمیٹنا۔ سر پر جوڑا باندھنا۔ ننگے سر نماز پڑھنا اگر ٹوپی گرے تو

ایک ہاتھ سے اوٹھا کر رکھ لے - آسمان کی طرف دیکھنا - جمائی لینا - انگرائی توڑنا - سجدہ مین کہنیان زمین پر ٹیکنی - ران سے ران ملانی - مرد کو ریشمی یا سرخ وزرد کپڑے پہننا - تصویردار کپڑے سے نماز پڑھنی - نمازی کے آگے سے نکلنا - بغیر آڑ کے راستہ مین نماز پڑھنی اگر ایسا ہی موقع ہو تو ہاتھ بھر کی لکڑی روبرو کھڑی کرلے کھانسنا - کھنکارنا - حالت بھوک مین جبکہ کھانا تیار ہو اور وقت بھی تنگ نہوا ہو - حاجت پائخانہ و پیشاب وغیرہ مین نماز مکروہ ہے چاہئے کہ اطمینان سے پڑھے -

سترہ

مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہے کہ نمازی کے آگے کھڑی کیجاوے مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کے تاجگہ سجود کی بسبب اوس کے متمیز ہو اور گذرنیوالا آگے اوسکے سے گنہگار نہ ہووے اور درازی اوسکی کم ایک ہاتھ سے نہ ہو اور موٹائی اوسکی کم ایک انگشت سے نہ ہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیون کا ہے یعنی اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیون کے آگے سے گذرنا جائز ہے اگرچہ اونکے آگے کوئی چیز حائل نہ ہو اور سترہ کے درے سے گزرنا جائز نہین مگر یہ کہ پاوے آنے والا فرجہ یعنی خالی جگہ صف پہلی مین تو جائز ہے اوسکو یہ کہ گذرے آگے صف دوسری سے کیونکہ دوسری صف والون کا قصور ہے کہ آگے نہ بڑھے - اگرچہ سترہ کے بارے مین بکثرت حدیثین ہین مگر بضرورت ایک حدیث پر اکتفا کی گئی عن طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ

مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے طلحہؓ بن عبید اللہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھے ایک تمہارا آگے اپنے
سترہ مانند پچھلی لکڑی کجاوہ کے پس نماز پڑھے اور نہ پرواکرے جو کوئی گذرے پرے
اوسکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی پروا نہ کرے نمازی گذرنا کسی کا اسکی
نماز کے خشوع کو قطع نہین کرنے کا یا معنی یہ ہین کہ پروا نہ کرے گزرنے والا
کیونکہ اِس احتیاط سے گنہگار نہین ہونیکا گذرنے سے جبکہ سترہ درمیان مین حائل ہے

آداب مسجد

مسجد مین دنیا کا کلام کرنا - بال کاڑھنا - اندر سونا منع ہے مگر حالت اعتکاف مین
منع نہین - داخل ہوتے وقت دایان پانؤن مسجد مین رکھے اور پڑھے اَللّٰھُمَّ[1]
افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پھر مسجد کے حاضرین کو السلام علیکم کہے اور اگر
وضو نہ ہو تو بعد وضو کے دو رکعت تحیت وضو اور دو رکعت تحیت مسجد پڑھے -
جب مسجد سے باہر نکلے نمازیون کو السلام علیکم کرکے اَللّٰھُمَّ[2] اَسْئَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ پڑھے اور بایان پاؤن باہر رکھے اور خیال کرے کہ دوسرے وقت کی
نماز کو پھر آؤنگا - اِس سے زیادہ جس کسی کو مسائل کی ضرورت ہو وہ کتب فقہ کی
طرف رجوع کرے وَالسَّلَامُ[3] عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی -

نماز جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہی منکر اسکا کافر ہے

جمعہ کے واجب ہونے کے واسطے کئی شرطین ہین پہلی شہر مین مقیم ہونا مسافر پر

[1] یعنی اے اللہ کھول تو واسطے ہمارے دروازے رحمت اپنی کے ۱۲
[2] اے اللہ سوال کرتا ہون مین تجھ سے تیرے فضل بزرگ سے ۱۲
[3] یعنی اور سلام اوسپر جو تابعداری کی ہدایت کی ۱۲

جمعہ واجب نہین - دوسری تندرست ہونا بیمار پر جمعہ واجب نہین - تیسری آزاد ہونا غلام پر جمعہ واجب نہین - چوتھی مرد ہونا عورت پر جمعہ واجب نہین - پانچوین بالغ ہونا لڑکے پر جمعہ واجب نہین - چھٹی عاقل ہونا دیوانہ پر جمعہ واجب نہین - ساتوین آنکھ کا سلامت ہونا اندھے پر جمعہ واجب نہین - آٹھوین پانون کا سلامت ہونا لنگڑے پر جمعہ واجب نہین - اور اگر وہ شخص جس پر جمعہ واجب نہین جمعہ مین حاضر ہووے اور جمعہ ادا کرے تو درست ہے ظہر کا فرض اوسکا ادا ہو جائیگا اور جمعہ کے ادا کے واسطے بھی شرط ہے شہر ہو خواہ شہر کا کنارہ اگر کوئی شخص سستی و کاہلی سے تین جمعہ ترک کریگا اللہ تعالےٰ کی رحمت سے محروم رہیگا اور اوسکا نور ایمان کم ہو جاویگا اور آثار کفر اوس کے دل مین پیدا ہو جائینگے نعوذ باللہ منہا جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے وقت جمعہ کا بعد زوال آفتاب کے ہے یعنی جو وقت ظہر کا ہے وہی جمعہ کا ہے تاکید واجب ہونے جمعہ کی قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ یعنی جب پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے تو دوڑو واسطے ذکر خدائے تعالیٰ کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْجُمُعَۃُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِلَّا اَرْبَعَۃً عَبْدٌ مَمْلُوْکٌ اَوِ امْرَأَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ اَوْ مَرِیْضٌ یعنی جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت سے مگر چار شخص پر غلام اور لڑکا اور عورت اور بیمار پر روایت کیا اوسکو ابو داؤد نے -

نماز مسبوق

اگر امام نے مسبوق کو خلیفہ کیا درست ہے مسبوق نماز کو تمام کرے اور مدرک کو

خلیفہ کرے تاکہ وہ سلام پھیرے اور مسبوق باقی نماز اپنی پڑھ لے۔ مسبوق اوس کو کہتے ہین جو بعد ایک رکعت یا دو رکعت یا زیادہ کے جماعت مین شریک ہوا ہو اور ساری نماز اوس نے امام کے ساتھ نہ پائی ہو اور مدرک اوسکو کہتے ہین جس نے ساری نماز امام کے ساتھ پڑھی ہو تو مطلب اسکا یہ ہے کہ مسبوق تو سلام پھیر نہین سکتا کیونکہ اوسکی نماز ابھی باقی ہے اور مقتدیون کی نماز ختم ہوچکی اسواسطے لابد وہ کسی مدرک کو جو اشارہ یا تسبیح مسبوق سے مطلب سمجھ جائے خلیفہ کردے کہ مقتدیون کے ساتھ سلام پھیرے۔ جب مسبوق نماز جماعت امام کو تمام کرچکا ہو پھر اوس کو حدث ہوا یا کوئی اور عمل منافی صلوۃ اوس نے کیا مانند قہقہہ اور کلام یا مسجد سے نکلنے کے فاسد ہوجاوے گی نماز اوس کی اور پہلے امام کی جس نے مسبوق کو خلیفہ کیا تھا مگر جب پہلا امام فارغ ہوجاوے جیسے اوس نے وضو کیا اور پایا خلیفہ کو اس طرح پر کہ کچھ نماز اوسکی نہ گئی ہو اور تمام کرلی اوس نے نماز پیچھے خلیفہ کے اور مقتدیون کی نماز کسی صورت مین فاسد نہ ہوگی کیونکہ وہ اپنی نماز تمام کرچکے اولیٰ یہ ہے کہ امام مسبوق کو خلیفہ نہ کرے۔ اگر کیا تو جائز ہے لیکن لاحق کا خلیفہ ہونا اولیٰ ہے لاحق اوسکو کہتے ہین جو شروع نماز سے امام کا شریک ہو۔

نماز مین حدث ہونا

اگر امام کو حدث واقع ہو تو مقتدیون مین سے کسی نمازی کو اپنا خلیفہ مقرر کرے اور اونگلیون سے اشارہ کردے کہ اتنی رکعت باقی ہین آپ جاکر وضو کرے پھر مقتدیون کی صف مین شریک ہوجاوے اگر مقتدی سے حدث صادر ہوا لازم ہے کہ وضو کرے

اوراپنی جگہ پر کھڑا ہو کر پہلے بغیر قرأت کے اوتنی نماز جو امام پڑھ چکا ہے ادا کر لے بعد اوسکے امام کا شریک ہو کر باقی نماز پوری کرے اگر امام نماز تمام کر چکا ہے تو مقتدی مختار ہے خواہ اپنی جگہ پر باقی نماز پوری کرے خواہ دوسری جگہ پڑھ لے اگر قصداً حدث کرے نماز مطلقاً فاسد ہو اور بنا اوسپر لازم نہین چاہئے کہ از سر نو نماز پڑھے۔

نماز عیدین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب ہے اور علماء کے نزدیک سنت موکدہ

عید الفطر کے روز سنت ہے غسل کرنا مسواک کرنا سرمہ لگانا اچھے کپڑے پہننا خوشبو لگانا پہلے نماز سے کچھ کھانا صدقہ فطر دینا بشرطیکہ صاحب نصاب ہو واجب ہے۔ عیدگاہ تک آہستہ آہستہ تکبیر کہتا جاوے مگر عیدگاہ مین پہونچکر تکبیر موقوف کرے اور عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھے مثل نوافل و اشراق و چاشت اور لوٹتے وقت دوسرے راستہ سے آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا گھر آوے۔ اور اگر عید اضحیٰ ہے تو کسی قدر آواز سے تکبیر کہتا جاوے تکبیر یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عید کی نماز کا وقت اشراق سے قبل از زوال آفتاب تک ہے طریق نماز کا یہ ہے نیت کرکے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھکر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر کانون تک ہاتھ لیجا کر چھوڑ دے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر کانون تک ہاتھ لیجا کر چھوڑ دے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر کانون تک ہاتھ لیجا کر ہاتھ باندھ لے دوسری رکعت مین جب قرأت ختم ہو چکے بدستور سابق تین بار تکبیر کہکر کانون تک ہاتھ لیجا کر چھوڑ دے پھر چوتھی مرتبہ تکبیر کہکے

بغیر اوٹھانے ہاتھ کے رکوع کرے جب نماز سے فارغ ہو خطبہ سُنے اگر آواز خطیب کی
نہ آتی ہو تو بھی خاموش بیٹھا رہے جب خطبہ ہو چکے دعا مانگ کر گھر آوے۔ اگر نماز
عید اضحیٰ ہے تو پہلے نماز سے کچھ نہ کھاوے بعد نماز کے اپنی قربانی سے کھاوے جانور
قربانی کا فربہ بے عیب ہو دعا قربانی کی یہ ہے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّتِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ
وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرْ یعنی تحقیق مین مُنہ کرتا ہون مین مُنہ اپنا اوس
شخص کی طرف جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اوپر طریقہ ابراہیم کے دراسحالیکہ یکطرف
ہو اور نہین ہم شرک کرنے والون مین سے تحقیق نماز میری اور قربانی میری اور زندگی
میری اور موت میری واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار جہان والون کا ہے نہین شریک
واسطے اوسکے اور ساتھ اسکے حکم کیا گیا مین اور اسلام لانے والون مین سے اے اللہ
تجھ سے ہے اور واسطے تیرے ہے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے جو بہت ہی بڑا ہے

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر کا گیہوں یا اوسکے آٹے یا ستّو یا سوکھے انگور سے آدھا صاع ہے اور جَو
یا خرما سے ایک صاع ہے اور صاع وہ پیمانہ ہے جسمین آٹھ رطل ماش یا مسور
سماوے پس وزن ایک رطل کا برابر چھتیس روپیہ سکہ دہلی کے ہے اور وزن
صاع کا پونے چار سیر سے کسی قدر زائد ہوتا ہے احتیاط اسمین ہے کہ فی کس دو سیر

گندم صدقہ دے بحساب نصف صاع صاحب درمختار نے کہا قیمت دینا ارزانی
مین بہتر ہے اور گرانی و قحط مین غلہ دینا بہتر ہے اور بوزن لکھنؤ نصف صاع ڈیڑھ سیر
آدھی چھٹانک ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے پس اس حساب سے بھی احتیاط
اولیٰ لازم ہے۔ ترجمہ شرح وقایہ مین ہے اگر صدقہ فطر مین دو سیر گیہون دیدے
بغیر اسکے کہ گیہون کو پیمانہ مین ناپے درست ہے اور گیہون دینا مستحب ہے جہان کہ
چیزون کو گیہون سے خریدتے ہین اور صدقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر
جو حر یعنی آزاد ہو اور مسلمان ہو اور مالک نصاب ہو کہ زیادہ ہو حاجت اصلی سے
تو سونے اور چاندی اور مال تجارت مین صدقہ واجب ہے اگرچہ پورا سال گزرا ہو
اور صدقہ دینا اپنے چھوٹے لڑکون کی طرف سے اگر فقیر ہون اور اپنے غلام اور
لونڈی کی طرف سے جو خدمت کے واسطے ہین اگرچہ مدبر یا کافر یا ام ولد ہو
واجب ہے اور صدقہ فطر کا سہو یا تاخیر سے ساقط نہین ہوتا۔

نماز تہجد سنت ہے

حضرت رسول خدا صلعم نے کبھی نماز تہجد کی ترک نہین کی اگر احیاناً ترک بھی
ہوگئی تو دن مین اوس کی قضا فرماتے تھے تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ
سے زیادہ بارہ رکعت ہین فرمایا حضرت رسول خدا صلعم نے کہ یہ طریقہ اچھے لوگون کا
ہے اور اس سے قرب خدا حاصل ہوتا ہے مراد اچھے لوگون سے انبیا اور اولیا ہین
جو ایک رکوع یا ایک سجدہ مین رات گذارتے تھے اور رات کے بڑے ہونے کی
تمنا کرتے تھے دیندار کو لازم ہے کہ اس نماز کو ہمیشہ صدق دل سے ادا کرے

خصوصاً ماہِ رمضان مبارک مین کہ پچھلے وقت ایک تھوڑی سی محنت گوارا کرنے سے بہت بڑی نعمت عظمیٰ ہاتھ لگتی ہے اور چہرہ کا نور بڑھاتی ہے قرآن زیادہ پڑھنا اولیٰ ہے لیکن چھوٹی سورتین بھی پڑھنے کا اختیار ہے ورنہ قل ہو اللہ[1] اس طور سے پڑھے کہ پہلی رکعت مین ایک بار اور دوسری رکعت مین دو بار اور تیسری رکعت مین تین بار علیٰ ہذا بارہ تک پڑھے غرضکہ قرآن اوس قدر پڑھے کہ جس سے مداومت تہجد کی قائم رہے ایسا نہ ہو کہ تکلیف سے سست پڑ جاوے وقت تہجد کا صبح کاذب تک ہے اور جو لوگ صبح صادق مین پڑھتے ہین وہ ہرگز نماز تہجد نہین بلکہ دین مین زیادتی ہے تہجد گذار کو ضرور اس کا خیال چاہیئے۔

نماز تراویح سنّت موکّدہ ہے

واضح ہو کہ نماز تراویح سنّت موکّدہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی پڑھی اور اپنے اصحابؓ کو بھی اس کے پڑھنے کا حکم دیا یہانتک کہ بھر گئی مسجد اندر اور باہر سے پھر چھوڑ دیا آنحضرت صلعم نے نماز تراویح کو چند بار اور فرمایا کہ اگر ہر روز پڑھون مین اس کو تو ڈرتا ہون کہ فرض نہ ہو جائے یہ نماز تم پر اور ہر روز پڑھی گئی یہ نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ترک کریگا آنحضرت صلعم کی اس سنت کو تو البتہ مین اوس کا تدارک کرونگا اور روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہین کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ گرد عرش ایک جگہ نور کی ہے جسکا نام خطیرۃ المقدس ہے اوس جگہ سے اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے اپنے اون بندون کو جو تراویح پڑھتے ہین

[1] اسرار الصلوٰۃ مین لکھا ہے کہ مسلمان عشاء کے واسطے تہجد پڑھے تو اوّل رکعت سے ایک ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا جاوے اور اگر فرض کے واسطے پڑھے تو اوّل رکعت بارہ مرتبہ سے شروع کرے اور ہر رکعت مین ایک ایک مرتبہ سورہ موصوف گھٹاتا جاوے ۱۲

اور روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسجد مین تشریف لے گئے وَهِيَ تَزْهَرُ بِالْقَنَادِيلِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ التَّرَاوِيْحَ فَقَالَ عَلِيٌّ نَوَّرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْرَ عُمَرَ كَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللهِ ۔ یعنی اور وہ مسجد روشن تھی قندیلون سے اور کثرت سے لوگ نماز پڑھتے تھے پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ روشن کرے اللہ تعالیٰ قبر حضرت عمرؓ کو جیسے کہ اونہون نے روشن کین مسجدین اللہ کی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی قیام کرے رمضان مین ثواب سمجھ کے یعنی نماز تراویح ادا کرے بخشے جاینگے سب گناہ اوس کے جو اوس نے اِس سے پہلے کیے۔ خلاصہ یہ کہ فضائل تراویح کے بکثرت ہین ہر مسلمان کو چاہیئے کہ صدق دل سے تراویح پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی مسجدون کو تا امکان روشنی سے زینت دے کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص آراستہ کرے مسجدون کو قندیلون اور روشنی سے رمضان کے مہینے مین بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے فرشتے اور رحمت خدا کی ہوتی ہے اوسپر اب **تراویح** کا بیان سنئے کہ وہ بیس رکعتین ہین بعد فرض و سنت عشا کے اور وتر کے پہلے۔ رمضان کی چاند رات سے آخر ماہ تک جماعت کے ساتھ اور بغیر جماعت کے بھی مردون اور عورتون دونون کے واسطے سنت موکدہ ہین پس جب چاہے کہ تراویح ادا کرے تو بیس رکعتین دس سلام سے پڑھے یعنی دو رکعت کی نیت باندھے اور تمام کرکے دونون طرف سلام پھیرے اور چار رکعت کے بعد بمقدار وقفہ چار ہی رکعت کے بیٹھ جائے اور تین بار اللہ پاک کی تسبیح کرے وہ تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ

لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ یعنی پاک ہے صاحب ملک اور ملکوت کا پاک ہے صاحب عزت اور ہیبت اور قدرت اور بزرگی اور بزرگی کا پاک ہے بادشاہ زندہ ہے وہ شخص کہ نہین سوتا ہی اور نہین مرتا ہے ہمیشہ ہمیشہ تسبیح کیا گیا ہے پاک ہے رب ہمارا اور رب تمام فرشتون اور روح کا۔ اسی طرح پر بیس رکعت تراویح ختم کرے بعد ازان تین رکعت نماز وتر جماعت کے ساتھ ادا کرے سوا رمضان شریف کے نماز وتر کی جماعت سے درست نہین مسنون ہے اوّل رکعت وترمین سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَا اور دوم رکعت مین سورۂ کافرون اور سوم رکعت مین سورۂ اخلاص پڑھنا ہمیشہ کلام مجید ترتیل سے پڑھنا درست ہے جلدی پڑھنا مکروہ ہے حفاظ جلد باز کو خدا سے ڈرنا چاہیے ورنہ مخالفت ترتیل کی قیامت کے دن اونکی وبال جان ہوگی اگر تراویح کی نیت دو دو رکعت کی کی اولیٰ ہے اور اگر چار رکعت اور چار سے زیادہ کی نیت کی تو بھی جائز ہے۔ چونکہ رمضان شریف مین رویت ہلال اور نیز اعتکاف و لیلۃ القدر کی اکثر ضرورت ہوتی ہے لہذا بقدر حاجت ہر ایک کا ذیل مین مذکور ہوا

رویت ہلال

مسلمانون کو واجب ہے کہ تلاش کرین رمضان کے چاند کو اونتیسوین تاریخ شعبان کے وقت غروب سے پس اگر دیکھین چاند روزہ رکھین صبح سے اور اگر ابر یا غبار ہو آسمان پر تو تیس دن شعبان کے پورے کرکے روزہ رکھین اور ایسے ہی لایق ہی یہ کہ ڈھونڈین ہلال شعبان کو بھی تاکہ رمضان کا حساب صحیح رہے اور جو لوگ علم نجوم

رکھتے ہین اونکا قول اسمین کچھ بھی معتبر نہین اگرچہ دانا اور ثقہ ہون نہین جائز منجم کو کہ عمل کرے اپنے حساب پر اگر ہو آسمان پر علت یعنی ابر یا غبار وغیرہ تو گواہی ایک کی رمضان کے چاند پر مقبول ہے جبکہ ہو عدل[ف] مسلمان عاقل بالغ حر ہو یا غلام مرد ہو یا عورت اسی طرح تلاش کرین شوال کے چاند کو اونتیسوین تاریخ رمضان کے پس جو کوئی اکیلا دیکھے افطار نکرے عمل کرنے کر ساتھ احتیاط کے عبادت مین پھر اگر افطار کرے قضا کرے کفارہ لازم نہین۔ ایک شخص نے دیکھا چاند عید کا اور گواہی دی اور نہ قبول کی گئی گواہی اوس کی تو لازم ہے اوسپر یہ کہ روزہ رکھے اگر افطار کیا لازم ہوگی اوسپر قضا نہ کفارہ۔ اگر چاند شوال کا فقط امام ہی نے دیکھا یا قاضی نے تو نہ نکلے طرف عیدگاہ کے یعنی نماز کے لئے اور نہ حکم کرے لوگون کو نکلنے کا اور نہ افطار کرے پوشیدہ اور نہ ظاہر اگر ہو آسمان مین علت نہ قبول کیجاوے مگر گواہی دو مردون کی یا ایک مرد اور دو عورتون کی اور شرط ہے اسمین حریت یعنی آزادی اور شہادت کا اگر خبر دین دو مرد شوال کے چاند مین بیچ سواد کے یعنی دیہات کے اس حال مین کہ آسمان پر ابر وغیرہ ہے اور نہین ہے اوسمین حاکم اور نہ قاضی تو مضائقہ نہین وہان کے لوگون کو یہ کہ افطار کرین لیکن شرط کی گئی ہے عدالت اسمین اور نہین شرط کیا گیا ہے دعوی اگر ہو آسمان صاف تو نہین قبول کیا جاویگا مگر قول جماعت کا جیسا کہ حکم ہے ہلال رمضان کا اور کہا شیخ الاسلام نے کہ شہادت دو کی بھی قبول کیجاوے گی جبکہ آئے ہون اور کسی مقام سے اور عید اضحی مانند عید فطر کے ہے ظاہر الروایۃ مین اور یہی بہت صحیح ہے اور ایسے ہی سوائے ان دونون چاندون کے اور چاندون کا بھی حکم ہے کہ نہین قبول کیجاویگی اونمین مگر گواہی دو مردون کی یا ایک مرد

[ف] عدل وہ ہے کہ صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور کبیرہ سے بچتا ہو اور غالب ہو صواب یعنی اچھے اعمال اوسکے صفات پر ۔ ۱۲

اور دو عورتون کی کہ عادل اور حر ہون بشرطیکہ حدنہ لگی ہو اونکو اور گواہی فاسق کی معتبر نہین ہے اور اسی طرح گواہی مراہق یعنی قریب البلوغ کی بھی نامقبول ہے یہ چند مسائل رویت کے عالمگیری مین ہین

دعا ہر ماہ نو جب مسلمانون کو رویت ہو یعنی غرہ کا چاند دیکھین اوس وقت تین بار پڑھین رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ بعد اس کے ایک بار پڑھین اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَكَ وَصَوَّرَنِیْ وَصَوَّرَكَ وَقَدَّرَ لَكَ مَنَازِلَ وَجَعَلَكَ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَالْحِفْظِ لِمَا تَسْخَطُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَهْرَ بَرَكَةٍ وَاَجْرٍ وَنُوْرٍ وَرُوْحٍ وَمُعَافَاتٍ اَللّٰهُمَّ قَاسِمَ الْخَيْرِ بَيْنَ عِبَادِكَ اقْسِمْ لَنَا فِيْهِ مِنْ خَيْرِ مَا تَقْسِمُهٗ بَيْنَ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ یہ پڑھا جاوے اور آنکھ چاند کی طرف لگائے رہے یہان تک کہ تمام سورۂ ملک ایک مرتبہ پڑھ لے انشاء اللہ تمام ماہ خیریت سے گذرے۔ ونیز سورۂ فاتحہ تینتیس ۳۳ مرتبہ اور سورۂ اخلاص تینتیس ۳۳ مرتبہ اور کلمۂ طیب تینتیس ۳۳ مرتبہ اور درود شریف تینتیس ۳۳ مرتبہ اور تمام سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑھے بعون اللہ تمام ماہ بخوشی و خورمی گذرے اور اسکا ثواب بیحساب پاوے۔ یہ مضمون زبدۃ السالکین مین سے بضرورت نقل کیا۔

تنبیہ بعض لوگ اسکے خلاف زر و آئینہ و دختر وغیرہ ہر ماہ مین دیکھا کرتے ہین وہ ظنی علم والون کا خیال ہے۔ اوسکا شریعت و طریقت اسلام مین کچھ بھی اثر نہین ہے

مسلمانون کو لازم ہے ایسے خیالی وظنی و قیاسی باتون سے پرہیز کرنا۔

اعتکاف

عن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے زیدؓ بن ثابت سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد مین بوریئے کا پس نماز پڑھی اوسمین یعنی نوافل سوائے تراویح کے کئی راتین یعنی رمضان مین یہان تک کہ جمع ہوئے حضرتؐ کے پاس لوگ یعنی نکلتے تھے آنحضرتؐ حجرے سے اور نماز پڑھتے تھے جماعت کے فرائض و تراویح یہانتک کہ جمع ہوئے لوگ پھر نہ پائی آواز یعنی آہٹ حضرتؐ کی ایک رات یعنی بسبب اسکے کہ داخل ہوئے حجرے مین بعد پڑھنے فرضون کے اور نہ نکلے طرف اون کے بعد تھوڑی دیر کے جیسے کہ عادت حضرتؐ کی تھی اور گمان کیا لوگون نے کہ تحقیق حضرت سو رہے ہے پھر شروع کیا بعض اونکے نے کھنکارنا تاکہ نکلین حضرتؐ طرف اونکے یعنی نماز تراویح کے لیئے جیسے کہ نکلتے تھے راتون گذشتہ مین پس فرمایا حضرتؐ نے یعنی حجرے مین سے یا نکلے حجرے سے اور فرمایا کہ ہمیشہ رہے ساتھ تمھارے

وہ چیز کہ دیکھی مین نے کار تمھارے سے یعنی شدت حرص کی اور پڑھنے نماز تراویح
کی جماعت سے یہان تک کہ خوف کیا مین نے یہ کہ فرض کیجاوے تم پر یعنی اگر مین
ہمیشہ پڑھتا تراویح کو جماعت سے تو فرض کی جاتی تم پر اور اگر فرض کیجاتی تو نہ پڑھ سکتے
تم اوسکو پس پڑھو نماز اے آدمیو اپنے گھرون مین اس لئے کہ تحقیق بہترین نماز
آدمی کی نماز اوسکی ہے گھر اوسکے مین سوا سے فرض کے کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد نبوی مین حجرہ بوریے کا اعتکاف کے لئے بنایا تھا اس سے معلوم ہوا کہ بنا ہی
بنانا حجرہ کا مسجد مین بوریے کا یا مانند اوسکے کا لیکن شرط یہ ہے کہ نہ روکے جگہ زیادہ
حاجت اپنے سے والا حرام ہے اسلئے کہ زیادہ جگہ روکنے مین تنگی ہوگی مصلیون پر
لیکن وہ جگہ ایسی ہو کہ احتیاج رکھتے ہون اوسکی لوگ اگرچہ کبھی کبھی ہو اور جو
جانتا ہے معتکف قرینہ سے کہ اگر لوگ بہت بھی ہونگے مسجد مین تو نہین محتاج ہونگے
اوس جگہ کے کہ گھیری ہے اس نے پس نہین حرام اور یہ تفصیل خوب ہی دلالت
کرتی ہے اسپر کہ حرام ہے تنگی کرنی لوگون پر بالخصوص مسجد حرام مین ایام حج کے
اور اسمین بیان ہے مہربانی حضرت کا امت پر اور دلیل ہے اسپر کہ تراویح جماعت
سے سنت ہے اور پس نماز پڑھو اپنے گھرون مین کہ یہ نماز مبرا ہے ریا سے یہ امر
استحباب کے لئے ہے اور اس لئے کہ بہترین نماز آدمی کی نماز اوسکی ہے گھر اوسکے
مین یہ حکم عام ہے سب نوافل اور سنتون کے واسطے مگر وہ نوافل کہ شعار اسلام
سے ہین مانند کسوف و خسوف اور استسقا اور عیدین کے کہ وہ مسجد ہی مین
افضل ہین اور ظاہر یہ ہے کہ کعبہ شریف اور مسجد نبوی مستثنا ہین واسطے مسافرو نکے

اس لئے کہ اون کو یہ کہان میسّر ہے پس غنیمت جانین مسافر نماز اونمین نفل ہو ن
یا سنت نمازون کو قیاس کیا مین نے اسکو اسپر کہ کہا ہے آئمہ ہمارے نے کہ طواف
مسافرون کو افضل ہے نماز نفل سے واللہ اعلم (مشکوٰۃ) واضح ہو کہ اعتکاف
سنّت موکدہ ہے اور اعتکاف کے معنی یہ ہین کہ دیر تک ٹھیرے رہنا روزہ دار کا
مسجد مین بہ نیت عبادت کے جس مین جماعت ہوتی ہو۔ ف لیکن سنّت موکدہ ہونا
تو فقط عشرہ اخیرہ رمضان مین ہے کیونکہ روایت کیا بخاری و مسلم نے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے عشرۂ اخیر مین رمضان کے یہانتک کہ اوٹھالیا
اونکو اللہ تعالےٰ نے پھر اعتکاف کیا بعد اونکے اونکی ازواج مطہرات نے تو یہ مواظبت
دلالت کرتی ہے سنت ہونے پر اور ایک اعتکاف واجب ہے وہ یہ کہ نذر کرے
اعتکاف کی۔ اور ایک مستحب ہے وہ یہ کہ سوا ان دس دنون اخیر رمضان کے اور
دنون مین اعتکاف کرنا سو ان دنون مین مواظبت ثابت نہین ہوئی بیان کیا اسکو
شیخ ابن الہمام نے اور دیر تک رہنا یہ رکن ہے اعتکاف کا اور نیت شرط ہے اوسکی
اور روزہ بھی شرط ہے دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا دارقطنی اور بیہقی نے حضرت
عائشہؓ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ یعنی
نہین ہے اعتکاف مگر روزے کے ساتھ بسبب قول خدائے تعالےٰ کے وہ یہ کہ
ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ
فِي الْمَسَاجِدِ یعنی تمام کرو تم روزے کو رات تک اور نہ مباشرت کرو عورتون سے
جب تم اعتکاف کرتے ہو مسجدون مین۔ مسئلہ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے
نزدیک مدت اعتکاف کی ایک دن ہے اگر مدت معینہ سے پہلے اعتکاف چھوڑ دے

قضا لازم آوے مگر قضا رحاجت کے لئے باہر نکلنا جائز ہے جیسے بول و براز کے واسطے
کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نہین داخل ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم گھر مین مگر واسطے حاجت انسانی کے جب ہوتے تھے معتکف نکالا اس کو
اصحاب صحاح ستہ نے مسئلہ معتکف جمعہ کے واسطے آفتاب ڈھلے نکلے اور جس کا
مکان مسجد سے دور ہو وہ ایسے وقت نکلے کہ جمعہ پا لیوے اور سنتین پڑھ لیوے چار
جمعہ کے پہلے کی امام صاحب کے نزدیک اور ایک روایت مین چھ ہین دو تحیۃ المسجد
اور چار سنت صاحبین کے نزدیک اس قدر دیر لگانا اعتکاف کو فاسد نہین کرتا اگر
بغیر عذر کے ایک ساعت بھی نکلے تو فاسد ہوگا مسئلہ کھانا پینا سونا خرید و فروخت
کرنا بغیر موجودگی سودا کے اور کلام کرنا خیر کے کام مین درست ہے بغیر اعتکاف کے
مسجد مین سوائے کلام خیر کے جملہ امور ممنوع ہین مسئلہ عورت اعتکاف اپنے
گھر مین کرے مسجد مین جائز نہین مسئلہ ایک دن کے اعتکاف مین رات بھی شامل ہے
خلاصہ شرح وقایہ

لیلۃ القدر

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ
بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ
فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا
حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ
لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ

فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ روزے رکھے ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتھ ہمارے کچھ مہینے سے یعنی رات کو ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی سواے فرض کے یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتھ ہمارے یعنی تیئیسوین رات مین کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چھہ راتین یعنی چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ گئی آدھی رات پس کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاشکے زیادہ کرتے ہمارے لئے قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدھی رات سے زیادہ کرتے تو بہتر تھا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑھتا ہے نماز یعنی فرض ساتھ امام کے یہان تک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اوس کے لئے قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہے اوس کے لئے ثواب قیام رات کا بسبب پڑھنے عشاء اور فجر کے جماعت سے پس پڑھنا نوافل کا جبھی تک خوب ہے کہ جب تک دل چاہے۔ پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چھبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرتؐ نے اہل اپنے کو اور عورتون اپنے کو اور لوگونکو پس قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ ڈرے ہم کہ فوت ہو ہم سے فلاح کہا راوی نے کہ کہا مین نے کیا ہے فلاح کہا ابوذرؓ نے کھانا سحر کا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے

باقی مہینے مین یعنی اٹھائیسوین اور اُنتیسوین شب روایت کی یہ ابو داوُد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے مگر یہ کہ ترمذی نے نہین ذکر کیا کہ پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین **ف** یہان تک کہ باقی رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نے کہ اسمین حساب باعتبار تیقن کے ہے یعنی اونتیس دن کا مہینا یقینی ہوتا ہے اوسی پر حساب لگایا گیا ہے جیسا کہ اشنار ترجمہ مین لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا۔ اور سحر کو فلاح اس لئے کہا کہ اوس سے قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی کہ وہ سبب فلاح کا ہے اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت کے فضیلت ایک کو دوسرے پر ثابت ہوئی یعنی بعضی راتون کی فضیلت کم تھی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تھی اونمین قیام موافق اُسکے زیادہ کیا حتی کہ ستائیسوین شب کو تمام رات قیام کیا اکثر علماء کے نزدیک لیلۃ القدر یہی ہے اسی لئے حضرت صلعم نے اپنی اہلبیت اور لوگون کو جمع فرمایا

واضح ہو کہ لیلۃ القدر کی افضلیت تمام راتون پر قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور یہ شب قدر باتفاق جمہور آخر عشرہ رمضان کے طاق شبون مین واقع ہوتی ہے جن مین اکثرون کے نزدیک بموجب اس حدیث کے ستائیسوین شب رمضان شریف کی زیادہ تر افضل سمجھی گئی ہے لہذا مسلمان بھائیون کو چاہئے کہ حتی الامکان آخر عشرہ رمضان المبارک کی طاق راتون کے حصول ثواب سے محروم نہ رہین اور اگر اپنے مین زیادہ طاقت نہ دیکھین تو بمو جب لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا کے ستائیسوین شب قدر کے ثواب بیحساب کو ہاتھ سے ندین جن صاحبون کو زیادہ دیکھنا ہو وہ سورۂ قدر کی تفسیر کو ملاحظہ کرین۔

چونکہ شب برات بھی مشکوۃ مین بعد اس حدیث کے مذکور ہے لہذا بنظر استفادہ مسلمان بھائیون کے سلسلۂ شب قدر مین بضرورت ذکر کیا گیا کیونکہ فضیلت اس شب کی بھی حدیث سے ثابت ہے **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَاِذَا ھُوَ بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْكِ وَرَسُوْلُہٗ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَآءِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ رَزِیْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یُضَعِّفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ

اور **روایت** ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہ پایا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر یعنی اپنی نوبت کے دن پس ناگہان دیکھا مین نے کہ وہ بقیع مین تھے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھ پر اور رسول اوسکا کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق گمان کیا تھا مین نے یہ کہ آپ گئے ہون بعضی عورتون اپنی کے پاس پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالے نزول فرماتا ہے رات آدھواڑ شعبان کی مین یعنی پندرھوین شب شعبان کی مین طرف آسمان دنیا کے یعنی اوّل آسمان پر پس بخشتا ہے گناہ زیادہ گنتی بالون ریوڑ بنی کلب کے سے روایت کی یہ ترمذی وابن ماجہ نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ بخشتا ہے اون لوگون کو جو مستحق ہوچکے ہین آگ کے یعنی مومنون مین سے اور کہا ترمذی نے کہ سُنا مین نے محمد یعنی بخاری کو کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو **ف** بقیع نام مقبرے کا ہے

مدینہ منورہ مین اور مفصل اس حدیث مین مذکور نہین ہوا ایک اور روایت مین
آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب نہ پایا مین نے حضرتؐ کو تو پس باندھے
مین نے اپنے اوپر کپڑے اپنے اور نکلی مین ڈھونڈتی ہوئی نقش قدم حضرتؐ کے
پس ناگہان وہ سجدہ کرنے والے تھے بقیع مین پس دراز کیا سجدہ یہان تک کہ گمان
کیا مین نے کہ حضرتؐ نے وفات پائی پس جب سلام پھیرا التفات کیا طرف میرے
پس فرمایا کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھ پر یا رسولؐ اوسکا یعنی تو نے یہ جانا
کہ مین تیرے بارے مین کسی اور پاس گیا اور اس جملہ مین ذکر اللہ کا زینت اور
حسن کلام کے لئے ہے اب آگے اسکے حاصل جواب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ نہین
گمان کیا مین نے یہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسولؐ اوسکے نے تجھ پر بلکہ گمان کیا مین نے
یہ کہ آپ ساتھ حکم خدا یا ساتھ اجتہاد اپنے کے نکلے میرے پاس سے واسطے کسی بیوی
اپنی کے کہا ابن حجر نے کہ اگر حضرت عائشہؓ جواب مین لفظ نعم کہتین تو ہوتا کفر
اس لئے اس طرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پھر حضرتؐ نے اونکی تسلی کے لئے
عذر اپنے نکلنے کا بیان کیا کہ اللہ تعالے نزول فرماتا ہے یعنی متوجہ ہوتا ہے ساتھ
رحمت عام کے طرف آسمان دنیا کے شب برات مین اس لئے کہ وہ رات مبارک
ہے اور بنی کلب ایک قبیلہ ہے عرب مین کہ اونکے یہان بکریان بہت ہوتی تھین
پس فرمایا کہ جتنے اونکے بال ہین اون سے بھی زیادہ گنہگار لوگون کے بخشے جاتے
ہین پس حاصل یہ کہ وقت اوترنے برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تھا مین نے چاہا
کہ اپنی امت کے لئے دعا بخشش کی کرون اور اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن
عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین بالاتفاق جائز ہے اور اس حدیث کو

باب قیام شہر صیام ہین اس لئے مؤلف لایا کہ یہ رات بھی بسبب زیادتی فضیلت
کے مانند مقدمہ قیام رمضان کے ہے - مسلمانون کو چاہئے کہ جب پندرھوین شعبان
کی ہوا کرے تو اس مبارک شب کو بھی ضرور ہی بیدار رہا کرین اور حتی الوسعت
نوافل پڑھین اور ترتیل کے ساتھ تلاوت کرین اور درود شریف پڑھین اور قبرستان
مین جاکر مُردون کو ایصال ثواب کرین بہرحال اس شب کی بھی عبادت خیرالاعمال
مین داخل ہے اور اگر ہوسکے تو پندرھوین شعبان کے دن روزہ بھی رکھین چونکہ
ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے اس لئے دوسرا روزہ بھی اوس کے ساتھ رکھین خواہ
قبل پندرھوین کے ہو خواہ بعد مین یعنی چودھوین اور پندرھوین کو رکھا جاوے
یا پندرھوین اور سولھوین کو فی الجملہ یہ نفل روزہ بھی مثل روزون عشرۂ محرم الحرام
کے عمدہ طاعت مین شامل ہے اور اسمین ثواب اُخروی حاصل ہے وعن جابرٍ قالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ
فِیْ مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْباً مِّنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ
فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پڑھے ایک تمہارا نماز اپنی
مسجد مین پس چاہئے کہ ٹھیراوے اپنے گھر کے لئے حصہ نماز اپنی سے یعنی نفل
اور سنتین بلکہ قضا بھی گھر مین پڑھے پس تحقیق اللہ تعالے گردانتا ہے بیچ گھر اوسکے
بسبب نماز اوسکی کے بھلائی روایت کی یہ مسلم نے ف بھلائی یعنی اللہ تعالے
توفیق نیک دیتا ہے گھر والون کو اور برکت اوتارتا ہے اونکے رزقون اور عمرون مین
بسبب پڑھنے نمازون سنت وغیرہ کے اپنے گھرون مین مگر تراویح اس سے مستثنی ہے

اس لئے کہ ثابت ہوا ہے پڑھنا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد مین اور اجماع ہوا ہے صحابہؓ کا اوسپر یہ حدیث قیام رمضان مین اس لئے لائے گئے کہ گویا اشارہ اسپر کہ رمضان مین بھی کچھ نماز گھر مین پڑھنا چاہیے تاکہ خیر و برکت گھرون مین مسلمانون کے زیادہ ہو اور عمرون اور روزیون مین ترقی ہو وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

ضحیٰ یعنی نماز اشراق و چاشت مستحب ہے

ضحو اور ضحوہ کے معنی دن چڑھنے کے ہین پس اس وقت کی نماز کو ضحیٰ کہتے ہین اور ضحیٰ کی دو نمازین ہین پہلی نماز کو اشراق کہتے ہین اور دوسری نماز کو چاشت جب آفتاب ایک یا دو نیزہ بلند ہوتا ہے تب اس نماز کا وقت ہوتا ہے اشراق کی نماز کا نام ضحوہ صغریٰ اور چاشت کی نماز کا نام ضحوہ کبریٰ ہے چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہے ماحصل اوسکا یہ ہے کہ جب آفتاب مشرق کی طرف ایسا ہوتا ہے جیسا کہ عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے تھے اور جب مشرق کی طرف ایسا ہوتا تھا جیسا کہ ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے تو آنحضرت صلعم چار رکعت پڑھتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحیٰ کی دو نمازین ہین اور ادنیٰ درجہ اشراق کی دو۲ رکعتین ہین اور اکثر چھ۶ رکعت اور چاشت کی ادنیٰ درجہ دو۲ رکعتین ہین اور اکثر درجہ بارہ۱۲ اور مختار اکثر علماء کی چار رکعتین ہین اسلئے کہ حدیثین اوسکی صحیح تر اور اخبار آثار اوسمین اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحیٰ کے بہت آئی ہین اسی واسطے اکثر علماء اوپر استحباب اوسکے کے ہین مختار قول بھی یہی ہے اور شیخ ولی الدین ابن عراقی نے

لکھا ہے کہ صحیح حدیثین مشہور بیچ باب صلوٰۃ ضحیٰ کے بہت آئی ہین یہان تک
کہ کہا ہے محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر معنوی کو پہونچے
ہین اور قاضی ابو بکر نے کہا ہے کہ یہ نماز اگلے انبیا اور رسولون کی ہے اور سیوطی
نے دیلمی سے روایت کی ہے کہ اوس نے نقل کی حدیث ابوہریرہؓ کی صلوٰۃ ضحیٰ
اکثر صلوٰۃ حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے اور ابن نجار حدیث ثعبان سے لایا
ہے کہ صلوٰۃ ضحیٰ ایسی صلوٰۃ ہے کہ محافظت کرتے تھے اوس پر حضرت آدم و حضرت
نوح و حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیٰ نبینا و علیہم اجمعین
روایت ہے امہانیؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکے گھر مین
دن فتح مکہ کے پس نہائے اور نماز پڑھی آٹھ رکعتین پس نہین دیکھی مین نے کوئی
نماز کبھی کہ بہت سبک ہو اوس نماز سے لیکن پورا کرتے تھے رکوع اور سجدہ اور
کہا امہانیؓ نے دوسری روایت مین کہ یہ نماز چاشت کی تھی روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** امہانیؓ بہن ہین حضرت علیؓ کی اور نام اون کا فاختہ ہے اور
آٹھ رکعتین ساتھ دو سلامون کے یا چار سلامون کے پڑہین اور ہلکی پڑہین یعنی
سورتین دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑہین روایت ہے معاذؓ سے کہا کہ پوچھا
مین نے حضرت عائشہؓ سے کہ کتنی رکعتین پڑھتے تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم صلوٰۃ ضحیٰ کی کہا چار رکعت اور زیادہ پڑھتے جس قدر کہ چاہتا اللہ تعالےٰ
روایت کی یہ مسلم نے **ف** جس قدر کہ چاہتا اللہ تعالےٰ یہ نماز بارہ رکعت سے زیادہ
کسی روایت مین نہین آئی پس یہ حدیث دونو وقت کی نماز کو محتمل ہے ضحوہ صغریٰ
ضحوہ کبریٰ کو بھی یعنی اشراق و چاشت کو اور احیاء العلوم مین ہے کہ لایق یہ ہے کہ

پڑہے انھین والشمس اور واللیل اور والضحیٰ اور الم نشرح روایت ہے ابیؓ ذر سے
کہ کہا فرمایا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح ہوتے ہی لازم ہوتا ہے
اوپر ہر ایک ہڈی تمہاری کے صدقہ پھر ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور
تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور تکبیر
یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور امر کرنا ساتھ نیکی کے صدقہ ہے اور منع کرنا برائی سے
صدقہ ہے اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑھے اونکو ضحیٰ کیوقت
روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہے آفات سے اور لایق
ہوتی ہے کاروبار کے تو اوسپر از راہ شکرانہ کے صدقہ دینا عوض ہر ایک ہڈی کے
لازم آتا ہے پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتے ہین اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہے
اور کافی ہوتی ہین ان سب سے زیادہ دو رکعتین ضحیٰ کی یعنی ان سے شکرانہ ادا
ہو جاتا ہے حاجت اونکی نہین رہتی اس لئے کہ نماز عمل ہے تمام اعضاء بدن کا
پس قائم ہوتا ہے ہر عضو ساتھ شکرانہ اپنے کے پس لایق ہے کہ مداومت کرے
مسلمان اسپر اور یہ حدیث بھی محتمل ہے دونو نمازون پر یعنی اشراق و چاشت پر
لیکن ظاہر مراد اوس سے اشراق ہے۔

تفصیل نماز اشراق

یہ اس طور پر مستحب ہے کہ بعد نماز جماعت صبح کے ذکر خدا کرتا رہے خواہ تلاوت کلام مجید
کرے خواہ کوئی اور وظیفہ پڑھے خواہ درود شریف کا ورد رکھے یہانتک کہ آفتاب
ایک دو نیزہ بلند ہو جائے اوسوقت دوگانہ اشراق ادا کرے ثواب ایک حج اور

ایک عمرہ کامل کا پائے اور اگر چار رکعت پڑھے تو اوسکے واسطے اللہ تعالےٰ دن بھر کو کفایت کرتا ہے یعنی اوسپر قسم قسم کی رحمت و برکت اپنے فضل و کرم سے نازل فرماتا ہے

تفصیل نماز چاشت

جب آفتاب خوب گرم ہو جائے یعنی زوال سے پیشتر آٹھ رکعتین پڑھے اور بعد زوال کے قبل از نماز ظہر چار رکعت یہ نوافل فعل حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین چنانچہ ام ہانیؓ سے صحیحین مین مروی ہے اور دوسری روایت مین حضرت عائشہؓ صدیقہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتین ادا کرتے تھے اور جو کچھ چاہتے تھے اوسپر زیادہ بھی کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ابی ذرؓ مین دو رکعتین بھی آئی ہین روایت کی یہ مسلم نے۔

نماز اوّابین

یہ نماز بعد فرض و سنّت مغرب کے چھ رکعتین ہین روایت کیا اسکو ترمذی و ابن ماجہ نے کہ حضرت ام سلمہؓ و حضرت ابو ہریرہؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز مغرب کے چھ رکعتین پڑھے تو اوسکے لئے یہ رکعتین ایک برس کامل کی عبادت کے برابر ہونگی یا یہ فرمایا کہ گویا شب قدر کو تمام رات نماز پڑھی مگر ترمذی نے اس جملہ کو کہ گویا شب قدر مین تمام رات نماز پڑھی ضعیف کہا ہے۔ بہرحال نماز اوابین عمل صالحات سے ہے حسب فرمان حضرت رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے

مرد و عورت کے واسطے نماز ایک ہے اور نیت کرے کہ نماز پڑھتا ہون مین اللہ کے واسطے اور دعا واسطے اس میت کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر کہکر دونون ہاتھ کانون تک اوٹھا کر باندھ لے پھر ہاتھ نہ اُٹھاوے بعد اِسکے پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ترجمہ یعنی پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہون مین تجھکو اسے خدا اور ساتھ حمد تیری کے اور بہت خوبیون کا ہے نام تیرا اور بہت برتر ہے مرتبہ تیرا اور بہت بڑی ہے تعریف تیری اور نہین ہے کوئی سوا تیرے معبود پھر اللہ اکبر کہکر دونون درود شریف جو نماز پنجگانہ مین پڑھی جاتی ہین اور وہ اوپر مذکور ہوچکی ہین پڑھے پھر اللہ اکبر کہکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ترجمہ یعنی اسے اللہ ہمارے بخشدے تو زندون ہمارون کو اور مُردون ہمارون کو اور اونکو جو حاضر ہین اور غائب ہین اور چھوٹون اور بڑون کو اور مردون اور عورتون ہماری کو اسے اللہ جس کو قائم رکھے تو ہم سے اوسکو قائم رکھ تو اسلام پر یعنی اپنا فرمان بردار رکھ اور جس کو مارے تو ہم سے اوسکو مار تو ایمان پر یعنی اوسکا خاتمہ بالخیر کر۔ پھر اللہ اکبر کہکر سلام پھیرے یعنی داہین اور بائین طرف منہ کرکے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ اگر لڑکا نابالغ ہو

تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً
وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعاً وَّ مُشَفَّعاً اگر لڑکی نابالغہ ہے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً
وَّمُشَفَّعَۃً یعنی اے اللہ کر تو اوسکو ہمارے لئے میر منزل (میر منزل اوسے کہتے
ہین جو پہلے منزل پر پہونچکر سامان درست کرے) اور کر تو اوسکو واسطے ہمارے اجر
اور ذخیرہ اور کر تو اوسکو واسطے ہمارے سفارش کرنیوالا اور سفارش قبول کیا گیا

مرد کا **کفن** ازار۔ کرتہ۔ لفافہ یہ وہ چادر ہے جو ازار و کرتہ پر لپیٹی جاتی ہے۔

عورت کا **کفن** پیراہن۔ ازار۔ دامنی۔ لفافہ۔ سینہ بند یہ وہ کپڑا ہے جس سے
عورت کی پستان باندھی جاتی ہین اوپر مُردہ کے جو چادر کہ ڈالی جاتی ہے وہ
کفن سے زائد ہوتی ہے مُردہ کے واسطے ایک ہفتہ تک مسکین کو کھانا کھلانا ثواب ہے

زیارت قبور

بالاجماع علما مردون کو زیارت کرنا قبور کا جائز ہے اور عورتون کو جائز نہین اور
سنت طریقہ زیارت مقابر کا یہ ہے کہ جب جاوے مسلمان قبرستان مین تو
کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ
اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ نَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَّ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ
یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْئَلُ اللّٰہُ لَنَا
وَلَکُمُ الْعَافِیَۃِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ —

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جو کوئی مقابر یعنی قبرستان مین گذرے اور گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ الخ
پڑھ کے اوس کا ثواب مُردون کو بخشے موافق شمار مُردون کے اوسکو بھی ثواب
دیا جاویگا یعنی جس قدر سب مُردون کو ثواب ملیگا اوتنا ہی سب مُردون کی برابر
اِس بخشنے والے کو ثواب ملیگا اور روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ جو کوئی سورۂ فاتحہ اور سورۂ تکاثر و سورۂ اخلاص پڑھکر مُردون کے واسطے
ثواب بخشے قیامت کے دن مُردے اوسکی شفاعت کرینگے اور روایت ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جو کوئی قبرستان مین سورۂ یٰسٓ پڑھے تو حق تعالےٰ
مُردون کے لئے تخفیف کرتا ہے اور ثواب اسکا پڑھنے والے کو مُردون کے شمار کے
مطابق ہوتا ہے **تنبیہ** جب مسلمان قبرستان مین جاوے السلام علیکم
یا اٰہل القبور الخ پڑھے اور قبرستان مین کھڑا ہوکر مُردون کے واسطے حق تعالےٰ
سے مغفرت طلب کرے اور اون کی بے اختیاری اور عدم قدرت عبادت سے
عبرت پکڑے اور خیالات دنیاوی کو فراموش کرکے اوس سے بے التفاتی کرے
اور دار اُخروی کو یاد کرکے انجام خیر کی رغبت کرے اور اوس عبرت خیز وحشت انگیز
مقام مین خائف و ترسان و ہراسان قیام کرے اور ہنسنے اور ٹھٹھے اور کلام مذاقیہ
اور کلام بیفائدہ دنیا سے پرہیز کرے اور نہ قبر پر ہاتھ رکھے اور نہ مسح کرے اور نہ
تابوت و نیز قبر و دیوار حظیرہ کو بوسہ دے اور نہ بصورت رکوع جھکے اور نہ مثال
سجدہ کے منہ کو خاک پر رکھے اور نہ گورستان مین کوئی چیز کھاوے اور نہ پیوے
اور نہ سوئے اور نہ گاوے اور نہ بجاوے اور نہ قبرون پر چادر چڑھاوے اور نہ
غلاف ڈالے اور نہ لہو ولعب کے کام کرے اور نہ صاحب قبر سے حاجت چاہے

اور نہ وہان بہت سی روشنی کرے اور نہ اوس جگہ نماز پڑھے اور نہ اونکے واسطے نذر مانے اور نہ قبرون کی طرف سجدہ کرے کہ موجب شرک وکفر کا ہے اور نہ طواف مزار کا کرے کیونکہ طواف مخصوص کعبہ شریف کا ہے سوائے کعبہ کے مکروہ تحریمی ہے بہرحال جملہ آداب زیارات کو کہ عمدہ ترین عبادات سے ہے ملحوظ خاطر رکھے اور افضل دن زیارت کے چار ہین ۔ شنبہ ۔ دوشنبہ ۔ پنجشنبہ ۔ جمعہ ۔ حدیث فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی نے زیارت کی اپنے والدین کی ہفتہ مین ایک بار بخشے جاتے ہین گناہ اون کے اور لکھی جاتی ہے معافی نیکی کرنے والے پر اون کے ساتھ یعنی زائر کے بھی گناہ بخشے جاتے ہین روایت کیا اسکو بیہقی نے اور ایسا ہی مائۃ مسائل مین ہے مسئلہ زیارت قبور عورتون مین اختلاف ہے اکثر علما اوس طرف گئے ہین کہ حدیث لعنۃ اللہ علی زائرات القبور کی منسوخ ہے دوسری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ یہ ہے نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها اور اجازت زیارت کی عام ہے مردون کو بھی اور عورتون کو بھی اور بعضون کے نزدیک عورتون کو ممنوع ہے اور فتاوائے عالمگیری مین ہے کہ اصح یہ ہے کہ جائز ہے فائدہ اکثر علمار محققین کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مُردون کو قسم نوافل روزہ اور نماز اور صدقات یا دوسری عبادات جانی اور مالی سے ثواب بخشتا ہے تو وہ ثواب بلاشک وشبہ موتون کو پہونچتا ہے مسلمانون کو چاہئے کہ زیارات قبور سے غافل نہ رہین اور ایصال ثواب مین ہمیشہ شاغل رہین کیونکہ مُردے محتاج ہوتے ہین ہرحال مین پس اونکی بے اختیاری اور بیچارگی اور عاجزی پر رحم کرنا ضرور ہے جب مسلمان مُردون کو ثواب پہنچاتے ہین

تو اونکی ارواحین خوش ہو جاتی ہین اور مُردے ثواب پہونچانے والے کے لئے دعائے خیر و برکت کی کرتے ہین **روایت** ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی اور ہر ایک آدمی نفسی نفسی پکارتا ہوگا اوس وقت وے مسلمان جن کے عمل نیک بسبب غفلت و بشریت کے کچھ بھی نہ ہونگے اور وہ بدحواس ہو کر اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ افسوس ہمنے کچھ بھی نیکی دنیا مین نہ کی جو آخرت یعنی اس دن مین ہمارے کام آتی تب فرشتے کہین گے کہ اے مسلمانون ادہر آؤ اور اپنے ثوابون کے ڈھیرون کو ملاحظہ کرو مسلمان کہین گے کہ کیون تم ہمسے ہنسی کرتے ہو فرشتے کہین گے کہ معاذ اللہ ہم سے اور ہنسی سے کیا نسبت ہم تو اللہ کے فرشتے اور بندے ہین ہمارا کام ہنسی کا نہین ہے یہ وہ ثواب بیحساب ہے جو تمہارے بھائیون نے تم کو پہونچایا تھا وہ تمہارا ہی حق ہے اور یہ خدائے تعالےٰ کا تمہارے اوپر فضل ہے ؎

رحمتِ حق بہانہ می جوید رحمتِ حق بہانہ می جوید

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

نماز استخارہ

اگر مسلمان کو کوئی مشکل کام پیش آوے تو سنت ہے کہ اس طرح پر استخارہ کرے پہلے وضو کرے بعد اوسکے دو رکعت نماز نفل پڑھے بعد اوس کے حمد خدائے پاک کی کرے بعد اوس کے صاحب لولاک پر درود بھیجے بعد اوسکے نہایت خشوع و خضوع سے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ

وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَقَدِّرْهُ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ
فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ
رَضِّنِيْ بِهٖ یعنی اے بارخدایا تحقیق مین طلب کرتاہون تجھ سے خیر بسبب جاننے
کے تیری خیر وشر کو اور قدرت طلب کرتاہون مین تجھ سے اوپر خیر کے بسبب اسکے
کہ تو قادر ہے تمام چیزون پر اور سوال کرتاہون مین تجھ سے تیرے فضل بزرگ کو
پس تحقیق تو قادر ہے اور مین قادر نہین ہون اور تو دانا ہے اور مین دانا نہین ہون
اور تو پوشیدگیون کو جانتا ہے اے بارخدایا اگر تو جانتا ہے اپنے علم قدیم مین اس
کام کو بہتر میرے لئے دین مین اور دنیا مین اور زندگی مین اور انجام مین پس
مقدور و مہیا و آسان کر تو اوسکو واسطے میرے پھر برکت دے تو واسطے میرے
اوسمین اور اگر جانے تو اس کام کو برا میرے لئے دین اور میری دنیا اور میری زندگی
اور میرے انجام کار مین پس پھیر تو اوسکو مجھ سے اور پھیر تو اوس کام سے مجھکو اور
مقدر کر واسطے میرے نیکی کو جہان کہین کہ ہو پھر راضی کر تو مجھ کو ساتھ اوس کام کے
اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اوسکی مشکل آسان کرے گا۔

نماز توبہ

اگر مسلمان سے بمقتضاء بشریت کوئی گناہ سرزد ہو تو اوسکو لازم ہے کہ فوراً وضو کرے

اور دو رکعت نفل پڑھے اور بہایت ہی خضوع وخشوع سے استغفار کرے اور اوس گناہ سے توبہ کرے اور گذشتہ پر نادم ہو اور آیندہ اپنے دل مین قصد کرے کہ پھر مرتکب اوس گناہ کا نہون گا دعاء استغفار یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یعنی بخشش طلب کرتا ہون مین اللہ کے تئین ایسا اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہی زندہ ہے قائم ہے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکے تین بار یا پانچ بار پڑھے پھر اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ یعنی اے خدا مغفرت تیری میرے گناہون سے زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک عمل سے زیادہ امیدوار ہے تین بار پھر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْ هٰذِهِ الْخَطِیْئَةِ لَآ اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا یعنی اے بار خدایا تحقیق مین رجوع کرتا ہون مین تیری طرف اِس خطا سے نہ رجوع کرون مین طرف اوس کے ہمیشہ۔ ایکبار پڑھے کذا فی الحصن الحصین۔

نماز حاجت

اگر کسی مسلمان کو ضرورت درپیش ہو یا کوئی حاجت رکھتا ہو چاہیئے کہ وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے بعد اوسکے خدا ے تعالیٰ کی ثنا کرے اور درود وسلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے بعد اوسکے یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ

لِی ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنَ الْحَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یعنی نہین ہے کوئی معبود سواے اللہ کے جو بردبار ہے بخشش کرنے والا پاک ہے اللہ عرش بزرگ کا سب تعریف اللہ ہی کو ہے جو صاحب سارے جہان کا ہے مین تجھ سے سوال کرتا ہون تیری رحمت کے اسباب سے اور اور تیری مغفرت کے لوازم سے اور مین سوال کرتا ہون غنیمت کو ہر نیکی سے اور عصمت کو ہر گناہ سے اور سلامتی کو کل برائی سے نہ چھوڑ تو میرے لئے کوئی گناہ مگر تو بخشدے اوسکو اور نہ غم کو مگر دور کردے تو اوسکو اور نہ قرض مگر ادا کردے تو اوسکو اور نہ حاجت کو کہ وہ حاجتین دنیا اور آخرت کی ہون اور تو اون سے راضی بھی ہو مگر پورا کرے تو اونکو اے زیادہ رحمت کرنے والے رحمت کرنیوالون سے

جو شخص اِس نماز حاجت کو نہایت خشوع وخضوع سے پڑھے اللہ تعالے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اوسکی حاجت دینی و دنیاوی برلاوے

نماز تسبیح یعنی صلوۃ التسبیح

یہ نماز واسطے بخشش جملہ گناہ صغیرہ وکبیرہ خطاءً وعمداً کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ یہ نماز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سکھلائی تھی کہا دارقطنی نے کہ صحیح ترین وہ چیز کہ وارد ہو فضیلت سورتون مین وہ فضیلت سورۂ اخلاص کو ہے اور وہ چیز کہ فضیلت نمازون مین وارد ہوئی وہ فضیلت صلوۃ التسبیح کو ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خطا کی ابن جوزی نے کہ اس حدیث کو موضوع کہا بلکہ یہ حدیث حسن ہے اسلیئے کہ صلوٰۃ التسبیح ایک ضروری مسائل دین سے ہے اور اس حدیث کو نکالا ہے ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم اور قاضی عیاض نے اپنی قواعد مین اور اوسکے فضائل کو صحیح کیا ہے ابن خزیمہ و عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صلوٰۃ التسبیح ایک عمل پسندیدہ ہے مسلمان کو اسکی عادت کرنی چاہیئے اس عمدہ و بہتر کام سے غفلت نہ چاہیئے ہر وقت مین پڑھنا بہتر ہے اور خود بھی اس کی مواظبت کرتے تھے چنانچہ اس کا ذکر حرز ثمین و تفریح القلوب مین مشرح مرقوم ہے اگر اس نماز کو رات مین یا دن مین پڑھے جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ دن کو بعد زوال آفتاب اور قبل از ظہر یعنی دوپہر ڈھلے پڑھے اور جمعہ کے دن بھی اسی وقت پڑھنا افضل ہے کیونکہ روایت کیا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَقُمْ الحدیث اور ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی اسی وقت اس نماز کو پڑھتے تھے اس نماز سراسر اعجاز کی چار رکعتین ہین اور ہر ایک رکعت مین بعد ختم قرأت پندرہ۱۵ مرتبہ اس طرح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر رکوع کرے اور بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے دس مرتبہ اسی کو پڑھے پھر قومہ کرے یعنی سیدھا کھڑا ہو بعد سمع اللہ کے اسی کو دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ کرکے بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے دس مرتبہ پڑھے پھر جلسہ کرے ایک سجدہ کے بعد کسی قدر بیٹھکر دس مرتبہ اسی کو پڑھے پھر دوسرا سجدہ کرے پھر بدستور سجدہ سابق کے دس مرتبہ اسی کو پڑھے پھر بعد سجدہ دوم کے بیٹھ کر دس مرتبہ اسی کو پڑھے اسی طرح پر ہر رکعت مین پچھتر۷۵ مرتبہ پڑھنا چاہیئے

پس ہر چہار رکعت مین تین سو مرتبہ پڑھا جاویگا اگر طاقت رکھتا ہو تو اس نماز کو ہر روز پڑھے ورنہ ہفتہ مین ایک مرتبہ ورنہ مہینے مین ایک مرتبہ ورنہ سال مین ایک مرتبہ ورنہ عمر بھر مین ایک مرتبہ - قرآن مین سے جو کچھ کہ چاہے پڑھے مگر اولیٰ یہ ہے کہ سورہ مسبحات مین سے چار سورتین ہر چہار رکعت مین پڑھے اور سورہ مسبحات کی سات ہین - سورۂ بنی اسرائیل - سورۂ حدید - سورۂ حشر - سورۂ صف - سورۂ جمعہ - سورۂ تغابن - سورۂ اعلےٰ -

نماز کسوف یعنی سورج گہن سنت ہے

جب سورج کو گہن لگے سنت ہے کہ امام جمعہ دو رکعت نماز جماعت سے ادا کرے اور اس نماز کو بدستور دیگر نماز کے پڑھے لیکن اسمین قرأت بہت دراز ہو اور آہستہ پڑھنا چاہئے جب نماز سے فارغ ہو اللہ تعالےٰ کا ذکر کرے یہان تک کہ آفتاب روشن ہو جاوے اگر جماعت ممکن و میسر نہ ہو تو دو رکعت یا چار رکعت تنہا پڑھے اور اللہ تعالےٰ سے ڈرے اس نماز مین خطبہ نہین پڑھا جاتا بغیر امام جمعہ یا اوس کے قائم مقام کے جماعت جائز نہین ہے -

نماز خسوف یعنی چاند گہن سنت ہے

چونکہ خسوف یعنی چاند گہن رات مین واقع ہوتا ہے اوس وقت اجتماع مومنین ایک امر دشوار ہے اور جامع مسجد مین جمع ہونا بھی ایک سبب حرج و فتنہ کا ہے لہذا اس نماز کو بدستور نماز کسوف کے تنہا تنہا اپنے گھر مین پڑھنا چاہئے ۔

نماز حالت آفات ارضی و سماوی

جب زلزلہ ہولناک آوے یا آندھی خوفناک چلے یا ظلمت یعنی تاریکی حیرت انگیز دن مین واقع ہو یا طوفان عبرت خیز دریا سے اوٹھے تو ایسی حالت مین مسلمان وضو کرکے نہایت ہی حضور قلب سے دو رکعت یا چار رکعت مثل کسوف و خسوف کے بڑی قرأت سے پڑھے اور بعد انفراغ نماز کے بکثرت توبہ و استغفار نہایت ہی عجز و انکسار کے ساتھ کرنا چاہیئے اور اللہ پاک کے خوف سے ڈرتا رہے اور اوسکی رحمت واسعہ کا طلبگار اور اوسکے فضل بیغایات کا امیدوار رہے۔

نماز طلب باران یعنی استسقا

جب امساک باران ہو اور خلق اللہ نہایت حیران ہو سنت ہے نماز پڑھنا کیونکہ بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے نماز پڑھی ہے اور کبھی آنحضرت صلعم نے فقط دعا ہی کی ہے اور کبھی خطبہ جمعہ مین دعا کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی استسقا کے واسطے شہر سے باہر تشریف لیگئے ہین اور استغفار کی ہے لہذا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالے کے نزدیک نماز استسقا سنت موکدہ نہین ہے بلکہ دعا و استغفار ہے اگر یہ نماز تنہا تنہا بغیر خطبہ کے پڑھی جاوے جائز ہے مگر مستحب یون ہے کہ مسلمان پہلے گھر سے نکلنے کے اپنے گناہون سے توبہ کرین اور اپنی وسعت کے لایق خیرات کرین اور تین روز متواتر روزے رکھین چوتھے روز سے پر پیادہ پا لباس کہنہ پیوند دار اگرچہ دھولا ہو مگر اوس مین

کچھ تکلف نہ پایا جاوے پہنکر اور خدائے تعالیٰ کی رحمت واسعہ پر بھروسا اور یقین اپنی اجابت دعا کا کرکے سر جھکائے ہوئے متواضع حالت مین گھر سے باہر نکلے خواہ کسی مسجد کلان مثل عیدگاہ یا جامع مسجد مین جمع ہون خواہ صحرا مین جاکر تین روز تک نماز استسقا پڑھین اور اس مجمع مین ضعیف اور بوڑھے اور بزرگ لوگ بالخصوص سادات صالح وعلما متقی بھی ہون اور اون کی برکت سے بحسن ظن خدائے تعالےٰ سے طلب باران کرین (فی وظائف النبی) اور امام بھی ہمراہ جماعت ہو اور اگر امام نہ جاسکے اور لوگون کو حکم کرے باہر نکلنے کا تو بھی جائز ہے اور بچون شیرخوار کو خواہ آدمی کے ہون خواہ مواشی کے اون کی ماؤن سے جدا کرین اور اپنے مواشی کو بھی اپنے ہمراہ لیجاوین اور ایک شرط استسقا سے یہ بھی ہے کہ شدت سے ضرورت باران کی ہو اور آسمان پر ہتیلی برابر بھی نہ ہو اور پانی کی آدمیون اور مواشی کو تکلیف ہو اگر ہو تو کافی نہ ہو ورنہ جائز نہین (فی فتاوائے عالمگیریہ) جب امام نماز خطبہ سے فارغ ہو قبلہ رو کھڑا ہو اور پیٹھ آدمیون کی طرف کرکے اس طرح پر چادر مدور کو اولٹے کہ داہنے ہاتھ کا کنارہ بائین ہاتھ کی طرف ہوجاوے اور بائین ہاتھ کا کنارہ داہنے ہاتھ کی طرف ہوجاوے اور اگر مربع ہو تب اوپر کا رُخ نیچے اور نیچے کا رُخ اوپر ہوجاوے پس دایان بائین طرف اور نیچے کا اوپر کی طرف منقلب ہوجاوے فی شرح حصن حصین وصراط مستقیم۔

نماز قضا پڑھنے کا قاعدہ

اگر کسی شخص کی ایک دن رات کی نماز یعنی پانچ نمازین اور وتر قضا ہوئی ہین تو

ترتیب سے پڑھنا فرض ہے اور جب بعض وقتی ہون اور بعض قضا اوسمین بھی ترتیب فرض ہے مگر تنگی وقت کی ترتیب کو ساقط کر دیتی ہے۔

نماز بیماری کی حالت مین

اگر کوئی شخص بیماری کے سبب سے یا کوئی مرض نماز کے اندر حادث ہونے سے یا قبل نماز کے کھڑا نہ ہوسکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود بدستور کرے اگر رکوع وسجود پر قادر نہ ہو تو بیٹھے ہو کر سر سے اشارہ کرے اور سجدہ مین رکوع سے زیادہ جھکے اور کوئی اونچی چیز سجدہ کے واسطے سامنے نہ رکھے اگر بیٹھنے پر بھی قادر نہ ہو چت لیٹے اور پأون قبلہ کی طرف کرے اور سر کے اشارہ سے نماز پڑھے یا کروٹ پر لیٹے مگر منہ قبلہ کی طرف کرے چت لیٹنا بہتر ہے اگر اشارہ سے بھی معذور ہے تو نماز مین تاخیر کرے اور آنکھ اور پلک اور دل سے اشارہ نکرے کیونکہ نہین تکلیف دیتا اللہ تعالے کسی کو مگر موافق طاقت اوسکی کے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا

نماز مسافرت

جو شخص کہ تین دن یا تین رات کی راہ کا اوسط چال سے ارادہ کرے اور شہر کے گھرون سے نکل جاوے تو وہ مسافر ہے اور اوسط چال خشکی مین اونٹ یا پیادہ کی ہے اور دریا مین جب ہوا موافق ہو اور پہاڑ مین جو کچھ کہ پہاڑ کے لایق ہو۔ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدت قصر کی تین دن تین رات ہے کیونکہ یہ بھی ایک سفر کی رخصتون مین سے ہے جیسے مسح موزہ کا تین دن تین رات

مسافر کے واسطے جائز ہے چنانچہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسح کرے مقیم موزہ کا ایک دن اور ایک رات اور مسح کرے مسافر تین دن اور تین رات پس یہی حدیث امام صاحب کی حجت ہے مسافر کے واسطے جب تک کہ اپنے شہر مین نہ داخل ہو یا آدھے مہینے تک رہنے کی نیت نہ کرے کسی شہر یا گاؤن مین تب تک اوس کے واسطے رخصت ہے یعنی اجازت ہے کہ چار رکعت نماز فرض کو قصر کرے یعنی دو رکعت پڑھے پھر اگر نیت کی مسافر نے آدھے مہینے سے کم ٹھیرنے کی یا نیت کی اقامت کی مدت کی یعنی پورے آدھے مہینے کے ٹھیرنے کی دو جگہ مین یا کسی شہر مین داخل ہوا اگر اوس ارادے پر کہ وہان سے کل یا پرسون چلا جاویگا اور اسمین اوسکو دیر ہو گئی تو ان صورتون مین نماز قصر کرے اگرچہ ایک سال یا زیادہ اس طرح پر گذر جائے کہ آج جاؤن گا یا کل مگر نیت پندرہ دن ٹھیرنے کی نہ کرے کیونکہ پندرہ دن مدت اقامت کے ہین اور اقامت مین قصر کرنا جائز نہین ہے اگر مسافر نے امامت کی تو بھی قصر کرے مگر مقتدی بعد سلام امام کے اٹھ کر اپنی دو رکعت اور پڑھ لین اگر مقتدی ہے تو امام کے ہمراہ اپنی نماز کامل کرے اس صورت مین قصر نہین۔

نماز خوف

جس وقت حالت جہاد مین دشمن کا خوف زیادہ ہووے تو اوس وقت امام مسلمانون کے دو گروہ کرے ایک گروہ کو دشمن کے مقابلہ مین کھڑا رہنے دے اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اگر مسافر ہے ورنہ دو رکعت اور اگر

اگر مقیم ہے پھر بعد ادا سے ایک یا دو رکعت کے یہ گروہ دشمن کے مقابلہ کو جاوے
اور وہ گروہ جو دشمن سے مقابلہ کر رہا تھا آوے اور امام کے ساتھ ایک رکعت
یا دو رکعت ادا کرے جب نماز کامل ہو جاے امام سلام پھیرے پھر یہ گروہ دشمن
کے مقابلہ کو جاوے اور وہ پہلا گروہ جو دشمن سے مقابل تھا آوے اور اپنی اپنی
نماز کو بغیر قرأت کے تمام کرے پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلہ کو جاوے اور وہ
دوسرا گروہ جو دشمن کے مقابلہ مین تھا آوے اور اپنی اپنی نماز قرأت کے ساتھ
ادا کرے اور نماز فجر کا بھی حکم اسی طرح پر ہے مگر مغرب کی نماز مین پہلے امام
دو رکعت پڑہے ایک گروہ کے ساتھ اور ایک رکعت دوسرے گروہ کے ساتھ
پڑھے اور اگر زیادہ ہو کہ سوار گھوڑے سے نہ اوتر سکین تو تنہا تنہا اپنی سواریون
پر نماز پڑھین اور رکوع وسجود اشارہ سے کرین اور اگر مُنہ بھی کعبہ شریف کی طرف
نہ کر سکتے ہون تو جس طرف چاہین مُنہ کرین اور اگر شدت جنگ و باران تیر و
خدنگ سے نمازین قضا ہو جاوین تو مجاہدین پر مواخذہ نہین اس لئے کہ جنگ و
جدل باطل کرتا ہے نماز کو اس واسطے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
چار نمازین جنگ خندق مین قضا ہو گئی تھین اگر حالت لڑائی مین نماز پڑھنا درست
ہوتا تو کیون آنحضرت صلعم قضا فرماتے۔

نماز جماعت کی فضیلت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلوٰةُ الْجَمِیْعِ تَفْضُلُ صَلوٰةَ
الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً یعنی نماز جماعت کی تنہا کی نماز سے ستائیس درجہ

زیادہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگون کو بعض نمازون مین نہ پایا فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو لوگون کی نماز پڑھانے کا حکم کرون اور خود اون لوگون کو تلاش کرون جو نماز مین نہین آتے اور اون کے گھر پھونک دون اور ایک روایت مین یون ہے کہ مین اون لوگون کی طرف جاؤن جو نماز سے بیٹھ رہتے ہین پھر حکم کرون کہ لکڑیون کے گھٹھون سے اون کے گھر پھونک دئے جائین اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلّٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْماً اَلصَّلٰوتُ فِیْ جَمَاعَةٍ لَّا تَفُوْتُهٗ فِیْهَا تَکْبِیْرَةُ الْاِحْرَامِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَتَیْنِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ یعنی جو شخص چالیس روز نماز ین جماعت سے پڑھے اس طرح پر کہ تکبیر اولی فوت نہ ہو اللہ تعالےٰ اوسکے لئے دو علیحدگی لکھدیتا ہی ایک نفاق سے علیحدہ رہنا دوسرے آگ سے علیحدہ رہنا۔ غرضکہ فضیلت جماعت کی احادیث صحاح ستہ سے ثابت ہے بہرحال مسلمانون کو اس کی مواظبت و مداومت ضروری ہے۔ اہل حقیقت لکھتے ہین کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو کچھ لوگ قبرون سے ایسے اوٹھین گے کہ اون کے چہرے ستارون کی طرح چمکتے ہونگے فرشتے اون سے کہین گے کہ تمہارے اعمال کیا تھے وہ جواب دینگے کہ جب ہم اذان سُنا کرتے تھے تو اوسی دم طہارت کو اُٹھ کھڑے ہوتے تھے پھر دوسرا کام ہم کو حارج نہ ہوتا تھا۔ پھر ایک جماعت اُٹھے گی کہ اونکے مُنہ چاند کی طرح روشن ہونگے وہ فرشتون کے سوال کے بعد یہ کہینگے کہ ہم

وقت سے پہلے وضو کیا کرتے تھے - پھر کچھ لوگ ایسے اوٹھینگے کہ اونکے چہرے سورج کی طرح چمکتے ہونگے وہ فرشتون ع سے یہ کہینگے کہ ہم اذان مسجد مین ہی سُنا کرتے تھے روایت ہے کہ اکابر سلف سے اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوجاتی تھی تو وہ تین دن تک اپنے نفسون پر سختی کرتے تھے اور اگر جماعت فوت ہوتی تھی تو سات دن تک ۔

نماز گھر مین جانے اور باہر نکلنے کے وقت مستحب ہے

روایت کی ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو اپنے گھر سے نکلے تو دو رکعتین پڑھ لے یہ دو تجھکو بُرے نکلنے سے مانع ہونگی اور جب تو اپنے گھر مین داخل ہو تو دو رکعتین پڑھ وہ تجھ کو بُرے داخل ہونے سے روکینگی اور ہر ایک امر کی ابتدا جو خفیف نہ ہو اسی حکم مین داخل ہے یعنی اوس کی ابتدا مین دو رکعتین پڑھنی مستحب ہین اور اسی وجہ سے دوگانہ احرام کے وقت اور دوگانہ سفر کی ابتدا مین اور سفر سے واپس آنے کے وقت اور مسجد مین گھر مین[۵۱] سے جانے سے پیشتر وارد ہین اور یہ سب دوگانے آنحضرت صلعم کے فعل سے ماثور ہین اور بعض صلحا جب کوئی غذا کھاتے یا پانی پیتے تو دوگانہ پڑھتے اسی طرح جو امر پیش آتا اوس مین ایسا ہی کرتے ف اور ہر امور کے شروع مین خدائے تعالےٰ کا ذکر تبرکاً ضرور چاہئے اور وہ تین[۵۲] طرح پر ہے - بعض افعال و امور ایسے ہین کہ وہ کئی کئی دفعہ ہوتے ہین جیسے کھانا اور پینا تو اوسمین شروع بسم اللہ سے

چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ فِیْھَا
بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَھُوَ اَبْتَرُ ترجمہ جو کام شان والا کہ خدا تعالےٰ
کے نام یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جاوے وہ ادھورا ہی رہتا
ہے یہ روایت کی ابوداؤد و نسائی نے ابو ہریرہ رضہ سے - دوسرے وہ امور مین
کہ بہت تو نہین ہوتے مگر اون مین وقت ہوتی ہے جیسے نکاح و نصیحت کا شروع
اور مشورہ وغیرہ تو ان مین یہ مستحب ہے کہ ان باتون کو خدا کی حمد سے شروع
کرے مثلاً نکاح پڑھانے والا کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مین نے اپنی لڑکی تیرے نکاح مین دی اور نوشہ
کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مین نے نکاح قبول کیا - اور صحابہؓ کی عادت تھی کہ پیام کے ادا کرتے وقت اور
نصیحت کرنے اور مشورہ کرنے مین اوّل حمد خدا و نعت سیدُ الانبیا کیا کرتے تھے
تیسرے وہ کہ بہت نہ ہوا کرتے ہون مگر ہونے کے بعد دیرپا ہون اور وقعت
اون مین پائی جاتی ہو جیسے سفر اور نئے مکان کا خریدنا اور احرام باندھنا اور
دوسرے امور ان کی طرح کے تو ایسے کامون کے پیشتر دوگانہ پڑھنا مستحب ہے
اور اون سب مین سے ادنےٰ گھر مین جانا اور باہر آنا ہے کہ وہ بھی ایک چھوٹے
سے سفر کی طرح ہے -

نماز دوگانہ تحیۃ الوضو

جب انسان وضو کر چکے چاہیئے کہ دو رکعتین پڑھے اسلئے کہ وضو ایک ثواب ہے

اوراوس کا مقصود نماز ہے اور بے وضو رہنا ہر وقت لگا رہتا ہے یعنی آدمی ہردم وضو سے نہین رہ سکتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ آدمی پہلے نماز سے بیوضو ہوجاوے اور پہلے وضو کی محنت بیکار جاوے اس لئے مستحب ہے کہ وضو کرتے ہی اوسکا مقصود جلدی ادا کیا جاوے تاکہ یہ مقصود فوت نہ ہونے پاوے اور یہ بات حضرت بلال رضی کی حدیث سے معلوم ہوئی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۱] کہ مین جنت مین داخل ہوا تو دیکھا مین نے اوسکے اندر بلال رض کو پس پوچھا مین نے بلال رض سے کہ تو کس طرح مجھ سے پہلے جنت مین داخل ہوگیا کہا کہ مین اور کچھ نہین جانتا صرف اتنا ہے کہ جب مین نیا وضو کرتا ہون تب ہی اوس کے بعد دو رکعتین پڑھتا ہون یا اور کسی طرح فرمایا۔

[۱] روایت کی یہ بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ سے ۱۲

نماز تحیۃ المسجد سنت ہے

یہ نماز دو رکعتون یا زیادہ سے یہان تک سنت ٹھیرائی گئی ہے کہ جمعہ کے روز اگر امام خطبہ پڑھتا ہو تب بھی ساقط نہین ہوتی باوجودیکہ خطبہ سننا واجب موکدہ ہے اور اگر مسجد مین جاکے فرض یا قضا مین مصروف ہوگیا تو تحیۃ المسجد ادا ہوگیا اور ثواب حاصل ہوا اس لئے کہ مقصود یہ ہے کہ شروع مسجد مین جانا ایسی عبادت سے خالی نہ ہو جو مسجد کے لئے خاص ہے تاکہ مسجد کا حق ادا ہو اور اسی وجہ سے بے وضو مسجد مین جانا مکروہ ہے۔ اور اگر مسجد مین سے دوسری طرف جانے کو یا مسجد مین بیٹھنے کے لئے داخل ہو تو چار بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لے۔ کہتے ہین

کہ ان کا ثواب برابر دو رکعتون کے ہے۔

نماز وتر واجب ہے

حضرت انسؓ بن مالک سے فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشا کے بعد تین رکعتون کا وتر پڑھتے تھے اوّل رکعت مین سبح اسم یا انّا آنزلنا اور دوسری مین کافرون اور تیسری مین اخلاص پڑھا کرتے تھے یہ روایت کی ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے حضرت ابن عباسؓ سے اور ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلعم بعد وتر کے دو رکعتین نفل پڑھتے تھے یہ روایت کی مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔ جو نفل کہ بعد نماز وتر بیٹھ کر پڑھے جاتے ہین اون مین اوّل رکعت مین اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوم رکعت مین کافرون پڑھنا چاہیئے۔

نماز کعبہ شریف

کعبہ شریف مین فرض و نفل پڑھنا درست ہے نزدیک حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے اس سلئے کہ روایت ہے صحیحین مین حضرت ابن عمرؓ سے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اُسامہؓ اور بلالؓ اور عثمانؓ بن طلحہ آنحضرتؐ کے ہمراہ تھے پس بند کرلیا اوس کو پھر رہے تھوڑی دیر اوس مین کہا ابن عمرؓ نے کہ پوچھا مین نے بلالؓ سے جو وقت نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کئے دو ستون بائین طرف اور ایک داہین طرف

اور تین پیچھے اپنے پھر نماز پڑھی تو تھا خانہ کعبہ اوس دن چھہ ستون پر۔

نماز مستحب و نفل

دو رکعت یا چار رکعت نماز عصر سے قبل اور چھہ رکعت بعد نماز مغرب اور ایک روایت مین بیس رکعت بھی آئی ہین جس کو نماز اوابین بھی کہتے ہین اور چار رکعت قبل از نماز عشار اور دو رکعت بعد از نماز عشا ربیٹھ کر پڑھنا باعث اجر عظیم و ثواب جسیم ہے اور اسی قبیل سے نوافل شب برات و شب قدر کی ہین سواے اسکے جس قدر کہ نوافل کہ ہر دن رات مین مسلمان پڑھتے ہین عنداللہ اون کے مدارج زیادہ ہوتے ہین بہر حال ایسے اشغال اکثر زہاد وعباد کے ہوا کرتے ہین یا جس کو خداے تعالےٰ توفیق رفیق کرے۔

نماز سواری

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اپنی سواری پر جس طرف متوجہ کرتے سواری آنحضرتؐ کو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑھتے سفر مین سواری پر نماز شب کے سواے فرض کی اور وتر بھی پڑھتے اپنی سواری پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نماز پڑھتے جس طرف متوجہ ہوتی سواری ولیکن وقت تکبیر تحریمہ کے منہ قبلہ کی طرف کرتے جیسا کہ حضرت انسؓ کی حدیث مین آیا ہے اور اشارہ کرتے یعنی رکوع وسجود اشارہ سے کرتے پس اس حدیث مین دو حکم مذکور ہوئے ایک تو یہ کہ سواری پر نفل

پڑھنے جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر رات کی نماز کا واقع
ہوا ہے لیکن اور حدیثون مین نفل عام آئے ہین پس شامل ہین سنت موکدہ
کو اور سواے اونکے کو اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مستحب ہے
اوترنا سنت فجر کے لئے اور ایک روایت ہین واجب ہے اور اس لئے جائز
نہین ہے ادا کرنا اونکا بیٹھے ہوئے بغیر عذر کے اور فرض سواری پر درست نہین
مگر بعذر کہ جنگل مین ہو اور غالب اوسمین خوف ہلاکت کا نفس یا مال پر ہو
یعنی خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سے دور پڑنے کا یا راہ بھول جانے کا
یا جانور سواری کا سرکش ہو کہ اوسپر سوار نہ ہو سکے بعد اوترنے کے یا مصلی
بڈھا اور ضعیف ہو کہ سوار آپ نہ ہو سکے اور نہ کسی کو پاوے کہ سوار کردے
یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اوسپر ممکن نہ ہو یا عذر مینہ کا ہو تو ان صورتون مین فرض
سواری پر جائز ہے کیونکہ ضرورتین مستثنیٰ ہین قواعد شرع سے کذا فی شروح
الہدایۃ اور کہا طحاوی نے کہ وجہ پڑھنے وترون کی سواری پر ہمارے نزدیک
یہ ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر سواری پر پہلے حکم کرنے
اور تاکید کرنے وترون کے پھر جب تاکید کی بعد اسکے اور نہ رخصت دی بیچ
ترک اوسی کے اوتر کر پڑھتے ہون چنانچہ ثابت ہوا ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ نماز
پڑھتے یعنی نفل سواری پر اور وتر پڑھتے تھے زمین پر اور کہتے تھے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے موطا مین
بہت آثار صحابہؓ اور تابعین سے لائے ہین کہ آنحضرتؐ اوترتے تھے وترون
کے لئے اور شمنی نے لکھا ہے کہ نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدہ تلاوت

کا زمین پر پڑھا ہو سواری پر جائز نہین اور دوسرا یہ حکم ہے کہ جائز ہونا نماز کا
سواری پر ساتھ شرط سفر کے ہے چنانچہ جمہور آئمہ اسپر ہین اور ایک روایت
ابی حنیفہ اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہما سے بھی اسی طرح ہے اور صحیح روایت
مذہب ابی حنیفہ مین یہ ہے کہ شرط کیا گیا ہے ہونا مصلی کا باہر شہر کے مسافر ہو
یا نہ ہو اور مسافر اگر اندر شہر کے ہو جائز نہین اوس کو نفل پڑھنے سواری پر
نزدیک ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک محمد رحمۃ اللہ علیہ کے جائز ہین
مگر مکروہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہین اسکا بعد ازان
اختلاف کیا ہے اس مین کہ کتنی دور شہر سے پہونچنے تو نماز سواری پر جائز
ہے بعضون نے دو فرسخ لکھے ہین بعضون نے تین فرسخ تک بعضون نے
کہا کہ ایک کوس اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے بعد جدا ہونے کے گھرون شہر سے
جیسا کہ جواز قصر مین آیا ہے۔

عہ مقدار فرسخ کی تین میل ہوتی ہے

فتوے نماز ریل مع ضروری مسائل

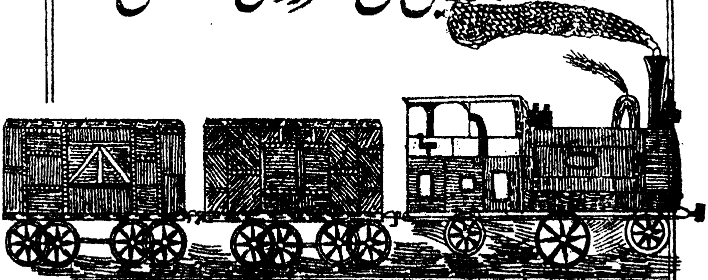

حامداً	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ومصلیاً

سوال۔ کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ سواری ریل مین

کھڑے ہوکر یا بیٹھکر نماز پڑھنی چاہیئے یا نہین اگر کھڑے ہوکر ادا کی جائے
تو ریل کی چھت سر مین لگتی ہے دوم یہ کہ تختہ جانب پورب ہے اُس مین اور
جانب پچھم کے تختہ کے درمیان مین فاصلہ اس قدر ہے کہ اندیشہ گرنے کا ہے
سوم یہ کہ بحالت قیام ریل اوتر کر نماز پڑھنے مین یہ خیال ہے کہ ریل روانہ
ہوجائے گی اور مال کا بھی نقصان ہوگا اور خود بھی رہجائیگا تو اس حالت
مین کس طرح نماز ادا کرے بینوا و توجروا

جواب نماز پڑھنے کے لئے ریل سے اُترنے کی حاجت نہین ہے
اگر ریل مثل سریر موضوع علی الارض کے ہے تو ظاہر ہے اور یہی صحیح بھی معلوم
ہوتا ہے اور اگر مثل عجلہ محمولہ علی الدابہ کے بھی مانی جاوے تب بھی بوجہ
عذر کے اُترنے کی کوئی ضرورت نہین اور عذر یہی ہے کہ چلتی ہوئی ریل مین
اُتر نہین سکتا کھڑی ریل مین ریل کے چلدینے اور مال کے تلف ہونے کا
اندیشہ ہے اور اگر یہ بھی امید ہو کہ نماز کے وقت رہنے تک مجھکو اُتر کر
پڑھنا ممکن ہے تب بھی ریل مین پڑھنا جائز ہوگا کیونکہ عُذر وقت شروع
نماز کے معتبر ہے اگرچہ آخر وقت مین زوال اُسکا متوقع ہو البتہ ایسی صورت
مین انتظار آخر وقت مستحب تک مستحب ہوگا پس ہرگاہ معلوم ہوا کہ اُترنے
کی کچھ حاجت نہین تو اگر قیام پر قدرت نہ ہو تو بیٹھکر پڑھنا درست ہے خواہ
کسی شکل سے بیٹھے اور اگر رکوع و سجود بوجہ شرقی غربی ہونے تختون کے
متعذر ہو تو اشارہ سر سے ان دونون کو ادا کرلے اور سجدہ کو رکوع سے ذرا
پست کرے باقی رہی یہ بات کہ اس نماز کا اعادہ بھی ضروری ہے یا نہین

اِس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر بعض شروط وارکان کی ادا سے بوجہ عذر سماوی کے
عاجز ہوا تو اعادہ ضروری نہین ہوتا اور اگر عذر من جہۃ العباد ہو تو اعادہ
واجب ہوتا ہے اور اِس صورت مین چونکہ دونون جانب راے جاتی ہے
اگرچہ غلبہ راے کا عذر سماوی کے جانب ہے لہذا بہتر ہے کہ ایسی نماز کا اعادہ
کرلے۔ **والدلائل ھذہ** (۱) وان لم یکن طرف العجلۃ علی الدابۃ
جاز لو واقفۃ لتعلیلھم انھا کالسریر در مختار قولہ لو واقفۃ کذا
قیدہ فی شرح المنیۃ ولم ارہ لغیرہ یعنی اذا کانت العجلۃ علی الارض
ولم یکن شیئ منھا علی الدابۃ وانما لھا حبل مثلا یجرھا الدابۃ
تصح الصلوۃ علیھا لانھا کالسریر الموضوع علی الارض مقتضی ھذا التعلیل
انھا لو کانت سائرۃ فی ھذہ الحالۃ لا تصح الصلوۃ علیھا بلا عذر وفیہ
تامل لان جرھا بالحبل وھی علی الارض لا یخرج بہ عن کونھا علی الارض
ویفیدہ عبارۃ التاتارخانیہ عن المحیط وھی لو صلی علی العجلۃ ان کان طرفھا
علی الدابۃ وھی تسیر یجوز فی حالۃ العذر لا فی غیرھا وان لم یکن طرفھا
علی الدابۃ جازت وھو بمنزلۃ الصلوۃ علی السریر الخ فقولہ وان لم یکن
لھا یفید لما قلنا لانہ راجع الی اصل المسئلۃ وقد قیدہ بقولہ وھی
تسیر ولو کان الجواز مقیدا بعدم السیر لقیدہ بہ فتامل شامی ج ا ص۴۷۲ | ۵ اس عبارت سے
(۲) واما الصلوۃ علی العجلۃ ان کان طرف العجلۃ علی الدابۃ وھی تسیر ا | ریل پر جواز تیمم
ولا تسیر فھی صلوۃ علی الدابۃ فتجوز فی حالۃ العذر المذکور فی التیمم لا فی | بھی ثابت ہوتا
غیرھا ومن العذر۵ المطروطین یغیب فیہ الوجہ وذھاب الرفقاء ودابۃ | ہے ۱۲ منہ

لاتركب الا بعناء او بمعين در مختار فقوله المذكور في التيمم بان يخاف
على ماله او نفسه او يخاف من فاسق ط شامی ج ا صفحہ ۲۴۲ (۳) **تلبيه**
بقي شيئ ولم ار من ذكره وهو ان المسافر اذا عجز عن النزول لعذر من
الاعذار المارة وكان على رجاء زوال العذر قبل خروج الوقت كالمسافر
مع ركب الحاج الشريف هل له ان يصلى العشاء مثلاً على الدابة او المحمل
في اول الوقت اذا خاف من النزول ام يوخر الى وقت نزول الحاج في
نصف الليل لاجل الصلوٰة والذى يظهر لى الاول لان المصلى انما يكلف
بالاركان والشروط عند ارادة الصلوٰة والشروع فيها وليس لذلك
وقت خاص ولذا اجاز له الصلوٰة بالتيمم في اول الوقت وان كان يرجو
وجود الماء قبل خروجه وعللوه بانه قد اداها بحسب قدرة الموجودة
عند انعقاد سببها وهو ما اتصل به الاداء الخ ومسئلتنا كذلك شامی
ج ا صفحہ ۲۴۷ (۴) وندب لراجيه رجاء قويا اخر الوقت المستحب ولم يوخر
وصلى جاز ان كان بينه وبين الماء ميل والا لا در مختار مع الشامی
(۵) او وجد لقيامه المأشديد اصلى قاعدا كيف شاء على المذهب
در مختار صفحہ ۵۰۹ صلى الفرض فى فلك جار قاعدا بلا عذر صح واساء وقالا
لا تصح الا بعذر وهو الاظهر برهان در مختار صفحہ ۵۱۲ (۶) وان تعذرا اومى
قاعدا ويجعل سجوده اخفض من ركوعه در مختار صفحہ ۵۰۹ (۷) بقى ههنا شيئ
ولم يذكره وهو انه هل يجب اعادة تلك الصلوٰة فى هذه المسئلة
وفى مسئلة النهاية السابقة قال فى الحليه فيه تامل والاشبه الاعادة

ماشیہ: یعنی ... اس کی ... بل میں ... بہو بوجہ احتمال عجز بصنع العباد کے اعادہ او ... البحوث ... والا عادہ در مختار ۱۲ منہ

تقریباً علی ظاہر المذہب فی الممنوع من ازالۃ الحدث بصنع العباد اذا
تیمم وصلی الخ شامی مسئلۃ غسل الرجل بین الرجال والنسآء او غسلہا
بینہم او بینہن صفا واللہ اعلم **سوال** کیا فرماتے ہین علماء دین اس
بارہ مین کہ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ریل کے متعلق یہ امور قانوناً ممنوع ہین
مقدار معین سے زیادہ اسباب بلا محصول لیجانا۔ تعداد مقررسے اگر گاڑی مین
مسافر کم ہون تو کسی کو سوار ہونے سے روکنا خواہ بحیلہ یا بجبر۔ کم درجہ کا ٹکٹ
لیکر بڑے درجہ مین سوار ہونا۔ خلاف قواعد مقررہ پلیٹ فارم پر جانا۔ ریل کے
اسباب کا اس طرح استعمال کرنا کہ اُسکی مالیت مین نقصان آجاوے۔
چھوٹے لڑکے کا جس کا ٹکٹ قانوناً لینا چاہیئے بلا ٹکٹ لیجانا جس لڑکے کا
پورا ٹکٹ لینا چاہیئے نصف ٹکٹ پر لیجانا۔ ریلوے سفر کے لئے جس کو پاس
دیا گیا ہے اُس کے سوا دوسرے کو اُس پاس سے سفر کرنا۔ آمدورفت کے
ٹکٹ سے لوٹتے وقت لینے والے کے سوا دوسرے کو اُس ٹکٹ سے سفر کرنا
جس مریض کو سفر کرنے سے قانوناً ممانعت ہے اُسے جانا یا ایسے مریض کو لیجانا
بلا اجازت ہمراہی مسافرون کے حقہ یا چلم پینا۔ جس مسافر کے پاس مقدار
معین سے زیادہ مال ہو اُسے اپنے زائد مال کو دوسرے مسافر کے نام سے
جسکے پاس کم مال ہے لیجانا۔ جب درجہ مین پورے دس مسافر ہون تو بلا
رضامندی سب لوگون کے دسوین حصہ سے زائد جگہ سے منتفع ہونا۔ اگر
غلطی سے سواری یا مال کا محصول کم لیا گیا ہو تو باوجود اطلاع ہونے کے
اوسکا ادا نہ کرنا۔ شریعت کے اعتبار سے اِن امور کا کیا حکم ہے ان کے

خلاف کرنا جائز ہے یا نہین بینوا و توجروا **الجواب** چونکہ ان سب صورتون مین بوجہ خلاف قواعد ریلوے ہونے کے ملک غیر مین بلا اذن تصرف کرنا لازم آتا ہے اس لئے یہ سب امور حرام ہین اسی طرح کوئی بات ایسی نہ کرنی چاہیے جو خلاف معاہدہ اور بلا اجازت ہو بلکہ اگر ملازمان ریلوے بھی کسی وجہ سے رعایت کرین خواہ مفت یا بالمعاوضہ اُن کی رعایت بھی قبول کرنا جائز نہین واللہ اعلم۔ چونکہ اکثر لوگ ریل کے متعلق احکام سے بالکل ناواقف ہین جس سے طرح طرح کی دقتین دنیوی و اُخروی پیش آتی ہین خصوصاً نماز کے مسائل سے ناواقفیت کی وجہ سے اکثر اوقات لوگون کی نماز قضا ہو جاتی ہے جس سے خود اُن کے دلون کو بھی بہت قلق ہوتا ہے اس لئے خیر خواہی اسلامی مقتضی ہوئی کہ بعض ضروری مسائل کثیر الوقوع جن سے لوگ غافل ہین اور مسائل نماز سے سب کو آگاہ کر دیا جاوے تاکہ ان امور مین احتیاط رکھین اور ریل پر نماز ترک کر کے گنہگار نہ ہون چنانچہ دو فتوے مرتبۂ علماء مدرسہ جامع العلوم کانپور ایک مشتمل بہ نماز ریل دوسرا دربارہ احکام ضروری متعلق ریل جو مجھے بہم پہونچے ہین شائع کرتا ہون اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عمل نصیب فرماوے آمین۔

المشتہر

محمد عبد القیوم مالک مطبع قیومی ابن حاجی محمد یعقوب صاحب

سلمہ اللہ الواہب

استفتا

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ اکثر اوقات بحالت سفر ریل مین نمازی کو سخت دشواریان پیش آتی ہین بعض وقت پانی میسر نہین ہوتا بعض موقعون پر جگہ نہین ملتی بعض صورت مین سمت ٹھیک نہین ہوتی آیا درصورت نہ ملنے پانی کے تیمم کرلیا جاوے اور درحالت جگہ نہ ملنے کے اشارہ سے نماز ادا کیجاوے اور سمت کا عمل اوس طرح کیا جاوے جیسا جہاز اور کشتی پر حکم ہے نہایت ضرورت ہے اس مسئلہ کی اس کا جواب بدلائل مدلل بنابر مذہب ابو حنیفہؒ کے تحریر فرمائیے کیونکہ سفر ریل مین اکثر نماز قضا کردیتے ہین بینوا توجروا

الجواب

اگر ریل مین پانی نہ ملے اور قریب اسٹیشن پر پہونچنے پر امید پانی ملنے کی نہ ہو تو اخیر وقت تک انتظار کرین اور جب اندیشہ نماز قضا ہونیکا ہوجاوے تو تیمم سے نماز ادا کرلینی چاہیئے اور ایسے ہی جگہ نہ ملنے پر بھی انتظار کیا جاوے جب وقت نکلنے کا اندیشہ ہو تو اشارہ سے اوس وقت نماز ادا کرلینی چاہیئے مگر ان دونون صورتون مین پھر اطمینان کے وقت اعادہ نماز کا اولیٰ اور اقرب الی الاحتیاط ہے اور سمت قبلہ وقت نماز شروع کرنے کے متعین و متحقق کرلینی چاہیئے پھر اگر اثناء نماز مین ریل پھر جاوے اور اطلاع ہوجاوے تو پھر جانا چاہیئے اور اگر اطلاع نہ ہو تو خیر پھر اعادہ نہین آتا فقط والسلام

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد

استفتا

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ اکثر اوقات بحالت سفر ریل مسافر کو نماز پڑھنے مین سخت دشواریان پیش آتی ہین بعض وقت مین پانی میسر نہین آتا بعض موقع پر جگہ کم و تنگ ملتی ہے بعض صورت مین سمت کعبہ ٹھیک نہین ہوتی۔ آیا درصورت پانی نہ ملنے کے تیمم کر لیا جاوے اور درحالت جگہ نہ ملنے کے اشارہ سے نماز ادا کیجاوے اور سمت کا عمل اوس طرح پر ہو جیسا کہ جہاز یا کشتی پر حکم ہے اسکا جواب کتب فقہ سے مع عبارت عنایت ہو۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

اگر ریل مین نماز کا وقت آجاوے اور پانی موجود نہ ہو اور اسٹیشن بھی قریب نہو تو نماز تیمم سے درست ہے۔ ایسے ہی اگر سمت ریل کی قبلہ کی طرف ٹھیک نہو تو اوس کو اسباب وغیرہ رکھکر قبلہ کی طرف نماز ادا کرنا چاہئے اور تھوڑا انحراف نماز کی صحت مین مضر نہین ہے البتہ اگر بالکل ہی جنوب یا شمال کی طرف رُخ ہوگا تو نماز درست نہ ہوگی اور اشارہ سے نماز درست نہ ہوگی اس لئے کہ جہت کا بھی انتظام ہو سکتا ہے اور اتنی جگہ بھی مل سکتی ہے کہ نماز ادا کرلے اور اگر بالفرض کوئی صورت ادا کی نہین ہے تو اوس وقت اشارہ سے نماز ادا کرلے اور پھر جب قدرت ہو اوسوقت اعادہ کرلے فقط والسلام

بندہ آنکھون کی معذوری کے سبب نقل روایات سے مجبور ہے فقط والسلام

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

قال فی درالمختار من عجز عن استعمال الماء لبعده میلاً الخ تیمم فی الشامی هوالمختار فی المقدار - ولغیره ای غیر معاینها اصابة جهتها بان یبقی شیئ من سطح الوجه مسامتاً للکعبة اوهوائها الخ ومنها القیام فی فرض لقادر علیه وعلی السجود الخ فقط

الجواب صحیح کتبه عزیزالرحمن عفی عنه

الجواب صحیح عزیزالرحمن عفی عنه

حبیبان خدا امین سب سے بڑھ کر ہے حبیب احمد

فتح محمد تائب ۱۳۱۵

اصاب المجیب محمد حسن عفی عنه

مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنه

جواب مولانا مولوی رشید احمد صاحب کا بہت ہی ٹھیک ہے راکب ریل کو ان شرائط مذکورہ کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیئے۔

عفی اللہ محمد عبدالغنی عنه

الجواب صحیح

محمد رمضان عفی عنه واعظ جامع مسجد آگرہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

استفتاء [۵۱]

ماقولکم اندرین مسئلہ کہ نماز فرض وواجب وسنت فجر بر ریل گاڑی کہ درین زمان شائع وذائع گردیدہ درحالت حرکت بلاعذر جائز است یانہ واگرہست پس عند عدم توقف آن وقت نماز وخوف تلف اسباب وتنہائی از رفقا وعدم رکوب بار دیگر

[۵] یہ فتویٰ مجموعہ فتاویٰ جناب مولانا الحافظ الحاج محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ لکھنوی کے صفحہ ۴۳ جلد اول سے نقل کیا گیا ۱۲

از اعذار شرعیہ است یا نہ وہنگام تحقیق اینہا نماز بران جائز است یا نہ واستقرار جاے نماز شرط است یا نہ بینوا وتوجروا۔

ہو المصوب - ہمہ نمازہا در ریل در حالت حرکتش بلا عذر جائز است حسب روایات فقہیہ وتصریحات اکابر حنفیہ وشافعیہ واعذار مذکورہ در سوال بلا شبہ از اعذار شرعیہ است موافق تصریحات فقہا واستقرار محل اداے نماز شرط نیست بیان امر اوّل اینکہ روایات معتمدہ ناطق اند باینکہ نماز بر عجلہ کہ طرفش بر دابہ نہادہ نباشد خواہ آن عجلہ سائر بنفسہا باشد خواہ بہ تیسیر شخصے وخواہ دابہ آنرا بواسطہ رسن کشد جائز است بلا عذر در نہر فائق مرقوم است والعجلة ان لم یکن طرفہا على الدابة فکالسریر انتہی و در مختار الفتاوی مسطور است لو سجد على العجلة ان کانت على البقر لا یجوز وان کانت على الارض یجوز انتہی و در فتح القدیر محرر است وعلى العجلة على الارض یجوز کالسریر لا ان کانت على البقرة کالبساط المشدود بین الاشجار انتہی وعینی در شرح کنز نوشتہ است والعجلة کالدابة ان کان طرفہا على الدابة سواء کانت سائرة اولا وان لم یکن کالسریر انتہی پس ازین روایات ظاہر است کہ نماز بر عجلہ کہ طرف آن بر دابہ نباشد خواہ آن عجلہ خود بخود سیر کند یا بتحریک شخصے یا رسنے دران نماز جائز است چہ شق ثانی مطلق است وبجاے خود مصرح است المطلق یجری على اطلاقہ واگر اضافہ بران مطلوب است پس در المختار ملاحظہ رود کہ در ذیل قول صاحب در مختار لو واقفة می فرماید کذا قیدہ فی شرح المنیة ولم ارہ لغیرہ یعنی اذا کانت العجلة على الارض ولم یکن شیئ منہا

علی الدابة وانما لها حبل مثلاً تجرها الدابة یصح الصلوٰة علیها بلا عذر لانها ح کالسریر الموضوع علی الارض ومقتضیٰ هذا التعلیل انها لوکانت سائرة فی هذه الحالة لا یصح الصلوٰة علیها بلا عذر وفیه تامل لان جرها بالحبل وهی علی الارض لا یخرجها عن کونها علی الارض ویفیده عبارة التاتارخانیة عن المحیط وهی لو صلی علی العجلة ان طرفها علی الدابة وهی تسیر یجوز فی حالة العذر ولا یجوز فی غیرها وان لم یکن طرفها علی الدابة جازت وهی بمنزلة الصلوٰة علی السریر الخ فقوله وان لم یکن الخ یفید ما قلنا لانه راجع الیٰ اصل المسئلة وقد قیدها بقوله وهی تسیر ولو کان الجواز مقیداً بعدم السیر لقید به فتامل انتهیٰ وقسطلانی در شرح صحیح بخاری تحت حدیث کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یسبح علی الراحلة قبل ای وجه الحدیث ارشاد فرموده وهی سائرة فلو صلیت علی هودج علیها وهی واقفة صحت وکذا لو کان فی سریر یحمله رجال ولو مشوا به انتهیٰ وبیان امر دوم آنکه فقهاء اعذار مذکوره را از اعذار شرعیه شمرده اند در ظهیریه موجود است لا یجوز المکتوبة الا بعذر من الاعذار ان یخاف من نزول الدابة بنفسه علیٰ نفسه او دابته من سبع او لص او کان طین لا یجد علی الارض مکاناً جافاً او کانت الدابة جموحاً لو نزل لا یمکنه الا معین او کان شیخاً کبیراً انتهیٰ و در فتاوی قاضی خان مرقوم است ومن الاعذار ان یخاف من نزول الدابة علیٰ نفسه او علیٰ دابة من سبع او لص او کان فی طین وردغة لا یجد علی الارض

مكانا اً يا بساً الخ وصاحب درمختار بارش باران و ذہاب رفقا را نیز منجملہ اعذار شرعیہ شمردہ و بیان امر سوم اینکہ استقرار محل اداے نماز شرط نیست چہ آنفا معلوم گردید کہ شامی نماز بر عجلہ مجرورہ بجبل جائز داشتہ وقسطلانی نماز بر تخت روان بردوش مردم بلا عذر جائز نوشتہ پس شرط بودن استقرار را چہ معنی ومعہذا در کتب معتمدہ بجاے خود مصرح است کہ نماز بر سفینہ مربوط لبشط مطلقاً جائز است خواہ آن سفینہ مستقر بر زمین باشد یا نہ کما فی الهداية وتبيين الحقائق والبحر الرائق وغیرہا واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

حررہ خادم علماء الراسخین المفتقر الی رحمۃ اللہ الصمد السید امیر احمد عفی عنہ

ہو الموفق۔ شکے نیست درین کہ نماز خواہ فرض باشد یا غیر آن در ریل گاڑی خواہ متحرک باشد یا ساکن جائز است و اعذار مذکورہ سوال موکدہ جواز ہستند واللہ اعلم

حررہ ابو الحسنات محمد عبد الحی عفا اللہ عنہ

خاتمہ

یہان تک جو کچھ کہ لکھا گیا اوسمین جملہ نمازون اور اونکے متعلق مسائل وارکان وغیرہ کا بیان تھا چونکہ بعض اوقات اکثر موقعون پر ضروری خطبون کی بھی ضرورت ہوتی ہے اسلئے بنا بر رفع حاجت چند خطبے جو مجموعہ خطب سے اخذ کئے ہین قلمبند کئے جاتے ہین تاکہ طالب وقت حاجت کے متردد نہ ہو چنانچہ وے خطبے یہ ہین والتوفیق من اللہ تعالے

۴ قال رحمہ اللہ فی عمدۃ الرعایۃ قولہ الا بعذر و قد اجمع الحکمۃ فی الصلوۃ علی الراکب لدابۃ الجاری کالفلک فان الصلوۃ فیہ جائزۃ سائراً او کان ساکناً لانہ کالبیت لا یمکن القیام الا بعذر ۱۲

خطبۂ مختصر روز جمعہ موافق روایت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ حَیًّا قَیُّوْمًا عَالِمًا قَدِیْرًا مُدَبِّرًا
سَمِیْعًا بَصِیْرًا + وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَاَكْبِرْهُ تَكْبِیْرًا + وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَسَلَّمَ
تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا + اَمَّا بَعْدُ فَیَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا
اِلٰی مَعَالِمِكُمْ + وَاِنَّ لَكُمْ نِهَایَةً فَانْتَهُوْا اِلٰی نِهَایَتِكُمْ + فَاِنَّ الْعَبْدَ
الْمُؤْمِنَ بَیْنَ مَخَافَتَیْنِ + بَیْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰی لَا یَدْرِیْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ
بِهٖ + وَبَیْنَ اَجَلٍ قَدْ قَضٰی لَا یَدْرِیْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ بِهٖ + فَلْیَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ
مِنْ نَّفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ + وَمِنْ حَیٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ + وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ + وَ
مِنْ دُنْیَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ + فَاِنَّ الدُّنْیَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَاِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْاٰخِرَةِ
فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ وَّلَا بَعْدَ الدُّنْیَا
دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ + وَاِذَا
سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ + اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ + اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا
وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۞

خطبۂ ثانیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ✦ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ✦ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ✦ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ✦ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ ✦ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ ✦ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ✦ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ ✦ خُصُوْصًا عَلٰی خَیْرِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ بِالتَّحْقِیْقِ ✦ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ✦ وَعَلٰی مُزَیِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ✦ وَعَلٰی کَامِلِ الْحَیَآءِ وَالْاِیْمَانِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ✦ وَعَلٰی مَظْھَرِ الْعَجَآئِبِ وَالْغَرَآئِبِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ ✦ وَعَلَی الْاِمَامَیْنِ الْھُمَامَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ ✦ اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ✦ وَعَلٰٓی اُمِّھِمَا سَیِّدَۃِ

النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا + وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ اَبِىْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِى الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا + وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَسَآئِرِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالتَّابِعِيْنَ الْاَبْرَارِ الْاَخْيَارِ اِلٰى يَوْمِ الْقَرَارِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ + اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبُ الدَّعَوَاتِ + اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْاِمَامِ الْعَادِلِ وَالْخَيْرِ وَالطَّاعَاتِ وَاتِّبَاعِ سُنَنِ سَيِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ + اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ + وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ + عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ + اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ +

خطبۂ جمعہ اخیرہ رمضان المبارک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ زَيَّنَ السَّمَآءَ بِالْكَوَاكِبِ + وَزَيَّنَ الْمَلٰٓئِكَةَ بِجِبْرَئِيْلَ + وَزَيَّنَ الْاَنْبِيَآءَ بِمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ + وَزَيَّنَ الْجَنَّةَ بِالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ + وَزَيَّنَ الْقِبْلَةَ بِالْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ + وَزَيَّنَ الْكُتُبَ بِالْقُرْاٰنِ + وَزَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ + وَ

زَيَّنَ الْاَيَّامَ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ + وَزَيَّنَ اللَّيَالِيَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ الَّتِيْ هِيَ خَيْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ + وَزَيَّنَ الشُّهُوْرَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ
الْقُرْاٰنُ + هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ + وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً يَّنَالُ بِهَا الشَّاهِدُ
دَارَ الرِّضْوَانِ + وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ دَعَا الْخَلْقَ اِلَى التَّوْحِيْدِ وَ
الْاِيْمَانِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ مَا طَلَعَ النَّيِّرَانِ وَتَعَاقَبَ
الْمَلَوَانِ فِي الْبَوَادِيْ وَالْعُمْرَانِ + اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ مَضٰى اَكْثَرُ
شَهْرِ رَمَضَانَ كَمَا سَتَمْضِيْ بَقِيَّةُ الزَّمَانِ + فَمَرْحَبًا لِلسَّابِقِيْنَ حَلْبَةَ
الرِّهَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ صَوْمُ نَهَارِهٖ
جُنَّةٌ مِّنَ النِّيْرَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ
قِيَامُ لَيْلِهٖ رَحْمَةٌ وَّرِضْوَانٌ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ +
شَهْرٌ قَالَ فِيْهِ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ مَنْ صَامَهٗ وَقَامَ فِيْهِ اِيْمَانًا وَّ
اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْعِصْيَانِ + اَلْوَدَاعُ
اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ فِيْهِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ + فَرْحَةٌ
عِنْدَ اِفْطَارِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + لِكُلِّ طَاعَةٍ جَزَاءٌ وَّبِهٖ يُجْزِيْ الرَّبُّ الْمَنَّانُ +
اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ
الْجِنَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ تُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ

النِّيْرَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ تُسَلْسَلُ فِيْهِ الْمَرَدَةُ مِنَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ تُزَخْرَفُ لَهُ الْجَنَّةُ مِنْ رَأْسِ حَوْلٍ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ بِالْعِبَادَةِ وَالْقِيَامِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ يَجِدُهٗ اَهْلُ الْاِيْقَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النِّيْرَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوْبِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ وَالتَّسَابِيْحِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَهْرَ الْقَنَادِيْلِ وَالْمَصَابِيْحِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الْمَعَاصِيْ وَالسَّيِّئَاتِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَهْرَ تَضَاعُفِ الْبِرِّ وَالْحَسَنَاتِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَاهِدَ اللّٰهِ الصَّائِمِيْنَ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَافِعَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ اَحْسَنِ الْخَالِقِيْنَ فِيْ يَوْمِ الدِّيْنِ + يَا لَيْتَ شِعْرِيْ مَنْ خَسِرَ فِيْهِ بِالْغَدْرِ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَوَاثِيْقِ الرَّحْمٰنِ + اَيُّهَا الْمُفَرِّطُوْنَ فِيْ طَاعَةِ الْمَنَّانِ اغْتَنِمُوا الْفُرْصَةَ وَسَابِقُوْا بِالْخَيْرَاتِ فَهَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ + اَعِدُّوا الزَّادَ لِيَوْمِ الْمَعَادِ + فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَبِالْمِرْصَادِ + وَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاِحْيَاءِ بَقِيَّةِ الشَّهْرِ بِالْاِعْتِكَافِ وَالْقِيَامِ + فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ سُنَنِ سَيِّدِ الْاَنَامِ + كَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ أَحْيَى لَيْلَهٗ وَأَيْقَظَ أَهْلَهٗ وَشَمَّرَ
عَنْ سَاقِ الْجِدِّ وَشَدَّ الْمِيْزَرَ ❊ هٰذَا وَهُوَ الْمَغْفُوْرُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ ❊ فَمَا أَحْوَجَنَا أَنْ نَلْتَمِسَ بَرَكَاتِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنَدَعَ
التَّوَانِيَ وَالْمَنَامَ ❊ وَمَا أَخَصَّنَا بِالْمُبَادَرَةِ إِلَى الْعِبَادَاتِ وَالْمُجَاهَدَاتِ
وَحُسْنِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ ❊ يَا عَجَبًا لِلْفَقِيْرِ كَيْفَ لَا يَغْتَنِمُ نَفَائِسَ الْإِنْعَامِ ❊
يَا عَجَبًا لِلْمُذْنِبِ كَيْفَ لَا يَكْتَسِبُ الْمَغْفِرَةَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيَالِيْ وَالْأَيَّامِ ❊
يَا أَسَفَاهُ عَلٰى مَنْ فَوَّتَ حَظَّهٗ مِنْ نَفَحَاتِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ ❊ وَوَاحَسْرَتَاهُ
عَلٰى مَنْ قَطَعَ نَفْسَهٗ فِيْ هٰذِهِ الْأَوْقَاتِ الْكِرَامِ عَنْ بَابِ ذِي الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ ❊ وَيَا خَيْبَتَاهُ لِمُسَوِّفٍ إِذَا تَيَقَّظَ مِنْ سِنَةِ الْغَفْلَةِ بَعْدَ
انْقِضَاءِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ ❊ أَيَتَحَقَّقُ لِلْمَغْرُوْرِ أَنَّهٗ يَعِيْشُ وَيُدْرِكُ مِثْلَ
هٰذَا الْعَامِ ❊ أَمَا يَخْشَى الْمِسْكِيْنُ أَنْ يُدْرِكَهُ الْأَجَلُ وَيَنْعِيهُ الْحِمَامُ ❊
أَمَا يَخَافُ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا مُفْلِسًا لَمْ يَبْلُغِ الْمَرَامَ ❊ إِنَّ أَحْسَنَ
الْكَلَامِ وَأَبْلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ❊ قُلْ يٰعِبَادِيَ
الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ❊ إِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ❊ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ❊ وَأَنِيْبُوْا إِلٰى رَبِّكُمْ
وَأَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ❊ أَقُوْلُ
قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ❊ فَاسْتَغْفِرُوْهُ
إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ❊

جلسه نموده مغفرت برای خود و جمیع مومنین طلبد بعده خطبه دوم بخواند

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلحمدُ لله مدبّر الامور + وخالق الظلم والنور + وجاعل الظل
والحرور + وباعث من في القبور + احمده خاضعا لجلاله + و
اشكره مستزيدا من نواله + واشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له ولا نعبد الا اياه + واشهد ان محمدا عبده و
رسوله ومجتباه + صلى الله عليه وعلى اله وصحبه وعلى من نصر
دينه وحماه + اللهم صل وسلم على محمد الحبيب المحبوب +
وعلى اله واصحابه المنعم عليهم بصفاء القلوب + اما بعد اوصيكم
عباد الله واياي بتقوى الله فانها المذهب الاعلى + والمشرب الاعذب
الاهنى + قال نبينا المرشد الجليل + عليه الصلوة والسلام في
كل بكرة واصيل + كن في الدنيا كانك غريب او عابر سبيل + فلازموا
ذكر الله تعالى وطاعته كل حين + متصفين بالتقوى فانما يتقبل الله
من المتقين + وصلوا وسلموا على من عظمه الله تعالى بقوله تعظيما +
ان الله وملئكته يصلون على النبي + يايها الذين امنوا صلوا عليه و
سلموا تسليما + فامتثلوا امر العلي الاعلى العظيم + قائلين اللهم صل وسلم
على محمد نبي الهدى والتكريم + وعلى جميع اله واصحابه الاكامل + صلوة
فائحة بالرضى في البكر والاصائل + خصوصا على افضل الصحابة بالتحقيق
الكوكب الزاهر بانوار التصديق + المسمى بعبد الله والملقب بالعتيق +
الخليفة الاكمل امام الراشدين ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه

وَعَلَی الْمُؤَیَّدِ بِدَعْوَةِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ + اَلْمُنْفِقِ لِلْجُدُوْدِ وَالْحُقُوْقِ +
اَلْاِمَامِ الْهُمَامِ الشَّفُوْقِ + اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ الْفَارُوْقِ +
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ + وَعَلَی الْاِمَامِ الْقَانِتِ الْفَائِزِ بِسُعُوْدِ الدَّارَیْنِ +
اَلشَّهِیْرِ فَضْلُهٗ بَیْنَ الثَّقَلَیْنِ + اَفْضَلِ الصَّحَابَةِ بَعْدَ الشَّیْخَیْنِ الْاَکْبَرَیْنِ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ + رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ +
وَعَلَی الْاِمَامِ الرَّافِلِ فِیْ جِلْبَابِ الْکَمَالِ + رَابِعِ الْخُلَفَاءِ وَاَجَلِّ شُرَفَاءِ
الْاٰلِ + اَلَّذِیْ کَنَّاهُ النَّبِیُّ صلعم بِاَبِیْ تُرَابٍ + اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ
الْمَجِیْدِ حَیْدَرِ الْاَنْجَابِ + رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ + وَعَلَی الرَّیْحَانَتَیْنِ لِسَیِّدِ
الدَّارَیْنِ + اَلنَّیِّرَیْنِ الْاَزْهَرَیْنِ + الْاِمَامَیْنِ الْاَسْعَدَیْنِ + اَبِیْ مُحَمَّدِ
الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ + رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا + وَعَلٰی اُمِّهِمَا
بَاذِخَةِ الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ + اَلْبَتُوْلِ الزَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ بَضْعَةِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ +
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا + وَعَلَی الْعَمَّیْنِ الْمُتَوَّجَیْنِ بِتَاجِ الْقُرْبِ وَ
الْاِیْنَاسِ + اَبِیْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِی الْخُلَفَاءِ الْعَبَّاسِ + رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا + وَعَلٰی بَقِیَّةِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ + اَلَّذِیْنَ بَایَعُوْهُ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ + طَلْحَةَ الْفَیَّاضِ وَالْحَوَارِیِّ الزُّبَیْرِ + وَسَعْدِ الْهُدٰی وَ
سَعِیْدِ الْخَیْرِ + وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزَّکِیِّ الشَّاکِرِ + وَاَبِیْ عُبَیْدَةِ نِ الزَّاهِدِ
الزَّاهِرِ + رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ + وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَزْوَاجِ وَاَهْلِ الْبَیْتِ
الْمُطَهَّرِیْنَ + وَسَائِرِ الْاَصْحَابِ وَمُتَّبِعِیْهِمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ +
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ + اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ • وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ • وَاَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَاَنْصَارَهٗ • وَ
اَذِلَّ الشِّرْكَ وَاَشْرَارَهٗ • وَوَفِّقِ اللّٰهُمَّ سُلْطَانًا لِّعَهْدٍ بِسِيْرَةِ الْعَدْلِ
الْمَرْضِيَّةِ • فِیْ كُلِّ بُكْرَةٍ وَّعَشِيَّةٍ • وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُتَّقِيْنَ الْمُفْلِحِيْنَ •
اَلْمُؤْتَمِرِيْنَ بِقَوْلِكَ الْمُبِيْنِ • اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ • اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا نِعْمَةً يَزِدْكُمْ وَ
لَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ •

خطبہ عید الفطر اوّل استادہ ۹ بار تکبیر آہستہ خواندہ خطبہ شروع کند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ • ذِی الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ • ذِی
الْكَرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِمْتِنَانِ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَزَّنَا بِشَهْرِ رَمَضَانَ •
شَهْرٌ اُنْزِلَ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَالْغُفْرَانُ • شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ هِیَ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ
شَهْرٍ فِيْهَا كَانَ نُزُوْلُ الْقُرْاٰنِ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَنَا فِيْهِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ
وَيَسَّرَ عَلَيْنَا اَدَآءَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ بِحُسْنِ الْاِمْكَانِ • وَسَهَّلَ لَنَا
التَّرَاوِيْحَ وَالتَّسَابِيْحَ فَيَا لَهٗ مِنْ اِمْتِنَانٍ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَعَدَ

الصَّائِمِينَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُسَمّٰى بَابَ الرَّيَّانِ ✦ وَاَعَدَّ لَهُمْ
مَّا لَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِّنَ النَّعِيْمِ وَالْاَلْوَانِ ✦ وَجَعَلَ خُلُوْفَ فَمِ
الصَّائِمِيْنَ اَطْيَبَ عِنْدَ مَلٰٓئِكَتِهٖ مِنَ الْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ ✦ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ✦ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ✦ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ جَعَلَ صِيَامَ رَمَضَانَ كَفَّارَةً لِّلسَّيِّاٰتِ وَعِتْقًا مِّنَ النِّيْرَانِ ✦ وَاَكْرَمَ
الصَّائِمِيْنَ بِفَرْحَتَيْنِ فَرْحَةٍ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٍ عِنْدَ لِقَآءِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَ الصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ فَيَالَهٗ مِنْ عُلُوِّ الْمَكَانِ ✦ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ✦ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ✦ نَحْمَدُهٗ وَهُوَ
الْمَحْمُوْدُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ ✦ وَنَشْكُرُهٗ وَهُوَ الْمَشْكُوْرُ بِكُلِّ لِسَانٍ ✦ وَنَسْتَعِيْنُهٗ
فِيْ كُلِّ مَا يُهِمُّنَا مِنْ اَمْرِ الْمَعَاشِ وَاَمْرِ الْاَدْيَانِ ✦ وَنَسْتَغْفِرُهٗ مِنْ كُلِّ
مَا فَرَّطْنَا مِنَ الْخَطَايَا وَالْعِصْيَانِ ✦ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ✦ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً يَّنَالُ بِهَا الشَّاهِدُ دَارَ الرِّضْوَانِ ✦ وَيَنْجُوْ بِهَا
مِنَ النِّيْرَانِ ✦ وَيَرْضٰى مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ الْمُهَيْمِنُ الدَّيَّانُ ✦
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ✦ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ✦
وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ اَرْسَلَ
حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِي الْبُلْدَانِ ✦ فَدَعَى الْخَلْقَ اِلَى التَّوْحِيْدِ وَالْاِيْمَانِ ✦
وَاَبْطَلَ الشِّرْكَ وَحَبَائِلَ الطُّغْيَانِ ✦ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ✦
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ✦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ

سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ + وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ
فِي الْبَوَادِيْ وَالْعُمْرَانِ + اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّمَا التَّقْوٰى اَسَاسُ
الْحَسَنَاتِ وَخُلَاصَةُ الْاَعْمَالِ + وَاعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ الْعِبَادَةَ دَافِعَةٌ
لِّلسَّيِّئَاتِ وَنَاهِيَةٌ عَنِ الْفَسَادِ وَالضَّلٰلِ + هَلْ عَرَفْتُمْ فَضَائِلَ شَهْرِ الصِّيَامِ + وَهَلْ
اَدْرَكْتُمْ لِمَاذَا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ + وَهَلْ دَرَيْتُمْ اَنَّ الشَّهْرَ
ضَيْفٌ فَمَاذَا صَنَعْتُمْ لَهٗ مِنَ الْاِكْرَامِ + وَهَلْ فَطِنْتُمْ اَنَّهٗ وَلّٰى رَاضِيًا عَنْكُمْ
اَوْ سَاخِطًا يَشْكُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ + يَا لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ يَعُدُّ نَفْسَهٗ صَائِمًا
مَنْ يَّغْتَابُ طُوْلَ نَهَارِهٖ وَيَاْكُلُ لُحُوْمَ الْاِخْوَانِ + اَمْ كَيْفَ يَظُنُّ نَفْسَهٗ مُعْتَكِفًا
مَنْ كَانَ قَلْبُهٗ فِيْ مَكَانٍ وَّجِسْمُهٗ فِيْ مَكَانٍ + اَمْ كَيْفَ تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ هُوَ
مِنْ سُكَارَى الْغَفَلَاتِ + غَرِيْقٌ فِيْ رِجْزِ الشَّهَوَاتِ + اَمْ كَيْفَ يُكْتَبُ قِيَامُ
مَنْ اَسْهَرَ جَفْنَهٗ وَقَلْبُهٗ فِيْ سِنَةِ الْخَطِيْئَاتِ + يَا اَسَفَاهُ عَلٰى ضَيْفٍ لَمْ نَجْعَلْ
لَهٗ مِنَ الْاِكْرَامِ نُزُلًا + وَيَا لَهْفَاهُ عَلٰى مَوْسِمِ خَيْرٍ لَمْ نَكْتَسِبْ فِيْهِ رِبْحًا وَّلَا اَمَلًا
وَيَا نَدَامَتَاهُ عَلٰى بَحْرٍ فُرَاتٍ لَمْ نَغْتَرِفْ مِنْهُ مَا يُسَكِّنُ عَطَشًا + وَيَا حَسْرَتَاهُ
عَلٰى رَفِيْقٍ شَفِيْقٍ وَدَّعَنَا وَمَشٰى + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوْبِ
اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ
وَالتَّسَابِيْحِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَهْرَ الْقَنَادِيْلِ وَالْمَصَابِيْحِ + اَلْوَدَاعُ
اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الْمَعَاصِيْ وَالسَّيِّئَاتِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا
شَهْرَ تَضَاعُفِ الْبِرِّ وَالْحَسَنَاتِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَاهِدًا لِّلصَّائِمِيْنَ
عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَافِعَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ اَحْسَنِ الْخَالِقِيْنَ

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ ۔ وَتَدَارَكُوْا مَا فَاتَ بِاِصْلَاحِ مَا هُوَ اٰتٍ ۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا غَفَّارًا ۔ وَلَا تَامَنُوْا اِمْهَالَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ مُقْتَدِرًا قَهَّارًا ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۔ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ فَاسْتَغْفِرُوْهُ ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

جلسہ کردہ استغفار نمودہ استادہ ہفت بار تکبیر آہستہ گفتہ خطبۂ دوم بخواند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَمَرَ بِذِكْرِهٖ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُفْصِحًا بِشُكْرِهٖ ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَعَادِنِ الصَّفَاءِ وَالصِّدْقِ اَمَّا بَعْدُ عِبَادَ اللّٰهِ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا تُسِرُّوْنَ وَفِيْمَا تُعْلِنُوْنَ ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيْهِ عَوَائِدُ الْاِحْسَانِ ۔ وَرَجَاءُ نَيْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ۔ اَرْدَفَهُ اللّٰهُ شَهْرَ الصِّيَامِ ۔ وَافْتَتَحَ بِهٖ شُهُوْرَ حَجِّ بَيْتِهِ الْحَرَامِ ۔ يُسْتَحَبُّ لَكُمْ فِيْهِ الْاِغْتِسَالُ وَالسِّوَاكُ وَلُبْسُ اَحْسَنِ الثِّيَابِ وَالتَّخَتُّمُ ۔ وَالتَّطَيُّبُ وَاَكْلُ التُّمَيْرَاتِ اَوْ اَيِّ حُلْوٍ كَانَ بَعْدَ اَنْ يَّكُوْنَ

وِتْرًا، وَالتَّكْبِيْرُ أَيِ الْمُسَارَعَةُ إِلَى الْمُصَلّٰى رَاجِلًا، وَالتَّكْبِيْرُ فِي الطَّرِيْقِ سِرًّا،
وَالرُّجُوْعُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ اَوْجَبَ عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ
رَكْعَتَيْنِ مَعَ سِتِّ تَكْبِيْرَاتٍ، وَبَيْنَ كُلِّ تَكْبِيْرَتَيْنِ يَكُوْنُ السُّكُوْتُ مِقْدَارَ
ثَلٰثِ تَسْبِيْحَاتٍ، ثَلٰثَةٌ بَعْدَ الثَّنَاءِ قَبْلَ التَّعَوُّذِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى، وَثَلٰثَةٌ
بَعْدَ الْقِرَاءَةِ قَبْلَ تَكْبِيْرِ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى، بَعْدَ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ
قَدْرَ رُمْحٍ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ، وَفِي الْغَدِ بِعُذْرٍ بِلَا كَرَاهَةٍ، وَمَعَ كَرَاهَةٍ اِنْ
كَانَ بِلَا اعْتِذَارٍ، وَاَوْجَبَ اَدَاءَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ مُّكَلَّفٍ
مَّالِكٍ لِمِقْدَارِ النِّصَابِ، فَاضِلًا عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِيَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ
جِنْسِ الثِّيَابِ، اَوِ الْاَدْوُرِ اَوِ الْعَبِيْدِ اَوِ الدَّوَابِّ، عَنْ نَفْسِهٖ وَاِنْ لَّمْ
يَصُمْ لِعُذْرٍ، وَمَمَالِيْكِهٖ وَاَوْلَادِهِ الصِّغَارِ، لَا عَنْ زَوْجَتِهٖ وَوَالِدَيْهِ وَاَوْلَادِهِ
الْكِبَارِ اِلَّا اسْتِحْسَانًا وَّاسْتِحْبَابًا، عَنْ كُلِّ رَاْسٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ دَقِيْقِهٖ
اَوْ سَوِيْقِهٖ، اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ قِيْمَةُ كُلٍّ مِّنْهَا، وَالصَّاعُ الْمُعْتَبَرُ مَا يَسَعُ
اَلْفًا وَّاَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا مِّنْ مَّاشٍ اَوْ عَدَسٍ، يَعْنِيْ مِائَتَيْنِ وَثَلٰثَةً وَّسَبْعِيْنَ
تُوْلَجَةً مِّنْهُمَا، وَاَدَاءُ الْقِيْمَةِ اَفْضَلُ فِي الرَّخَاءِ وَالْخِصْبِ، لِعَيْنِهَا فِي الْقَحْطِ
وَالْجَدْبِ، وَالْاَوْلٰى دَفْعُ فِطْرَةِ شَخْصٍ وَّاحِدٍ اِلٰى وَاحِدٍ، وَاِنْ جَازَ دَفْعُ
فِطْرَةِ شَخْصٍ اِلٰى جَمَاعَةٍ، وَجَمَاعَةٍ اِلٰى وَاحِدٍ، وَمَصْرِفُهَا كَمَصْرِفِ الزَّكٰوةِ،
وَاَفْضَلُ اَوْقَاتِ اَدَائِهَا قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الْمُصَلّٰى، وَاِنْ قَدَّمَ بِشَرْطِ دُخُوْلِ
رَمَضَانَ اَوْ اَخَّرَ جَازَ، فَمَنْ اَدَّاهَا فَنِعِمَّا هِيَ، وَاِلَّا فَلْيُؤَدِّهَا الْاٰنَ، يُرِيْدُ
اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ

عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ + وَقَالَ تَعَالٰى مُعَظِّمًا لِنَبِيِّهٖ وَخَيْرِ
خَلْقِهٖ وَكَانَ فَضْلُهٗ عَلَيْهِ عَظِيْمًا + اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا + اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
نَبِيِّنَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهِ الْعُظَمَآءِ وَاَصْحَابِهِ الْاُمَنَآءِ + خُصُوْصًا
عَلٰٓى اَجَلِّ صَاحِبٍ وَّاَسْعَدِ رَفِيْقٍ + اَلْخَلِيْفَةِ السَّامِيْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ + وَعَلَى الْاِمَامِ الْهُمَامِ الشَّفُوْقِ + اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ + وَعَلَى الشَّاكِرِ الصَّابِرِ
زَوْجِ الْاِبْنَتَيْنِ لِرَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ + اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ عَمْرٍو عُثْمَانَ
ذِي النُّوْرَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ + وَعَلَى الْعَلَمِ النِّحْرِيْرِ الْمِقْدَامِ فِيْ
صُدُوْرِ الْكَتَآئِبِ + اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ + وَعَلٰى رَيْحَانَتَيْ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ + اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا + وَعَلٰٓى اُمِّهِمَا الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ + سَيِّدَةِ
النِّسَآءِ بِلَا امْتِرَآءٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا + وَعَلَى الْاَسَدَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ
النَّاسِ + اَلْقَرْمِ حَمْزَةَ وَالشَّهْمِ الْعَبَّاسِ + وَالَّذِيْنَ يَكْمُلُ بِهِمْ عَدَدُ الْعَشَرَةِ
الْمُبَشَّرِيْنَ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ وَسَعِيْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ الْاَمِيْنِ
وَالْاَزْوَاجِ الطَّاهِرَاتِ وَاَهْلِ الْبَيْتِ الْمُطَهَّرِ + وَجَمِيْعِ الصَّحْبِ وَمُتَّبِعِيْهِمْ
بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الْمَحْشَرِ + اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ + وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاكْفِهِمُ الْاٰفَاتِ + وَاَعِزَّ الْاِسْلَامَ
وَنَاصِرِيْهِ وَاَذِلَّ الشِّرْكَ وَمُوَالِيْهِ + وَارْحَمِ الَّذِيْنَ تَرْضٰى وَمَنْ حَمَاهُ +

وَاخْذُلْ بِقَهْرِكَ مَنْ خَذَلَهٗ وَعَادَاهُ + وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُؤْتَمِرِيْنَ بِقَوْلِكَ
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ + اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ
وَاشْكُرُوْا نِعْمَةً يَزِدْكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ
وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ +

ف خطبہ پڑھنے والے کو چاہئے کہ بعد لعلکم تشکرون کے یہ عبارت ہندی حاضرین کو سنادے تاکہ سب آدمی احکام عید سے آگاہ ہون - آج کے دن غسل کرنا اور مسواک کرنا اور اچھے کپڑے پہننا اور عمامہ باندھنا اور خوشبو لگانا اور کھانا پہلے نماز کے چھوارون کا طاق کا یا جو مٹھائی موجود ہو اور جلد جانا پیادہ پا نماز کے واسطے چپکے تکبیر کہتے ہوئے اور پھرنا دوسری راہ سے مستحب ہے اور صدقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر جس کے پاس ستاون روپئے چار آنے یا ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا ہو یا اس قدر مال ہو مثل کپڑون یا مکانون یا غلامون یا جانورون چوپائے کے کہ زیادہ ہون خرچ ضروری سے مثل روٹی کپڑے اپنے اور اہل وعیال کے اور اسباب گھر کے اور جانورون سواری کے اور غلامون خدمت کے اگرچہ اُس شخص نے کسی عذر سے روزہ نہ رکھا ہو اپنی طرف سے دے اور اپنے لونڈی غلام اور چھوٹی اولاد کی طرف سے نہ اپنی بی بی اور مان باپ اور بڑی اولاد کی طرف سے مگر استحساناً اور ہر ایک کی طرف سے ڈیڑھ سیر ایک چھٹانک گیہون یا آٹا یا ستو گیہون کے وزن قدیم لکھنؤ سے اور پونے دو سیر تخمیناً وزن مروجہ انگریزی سے اور دو چند وزن مذکور سے چھوارے یا قیمت انکی دیوے اور قیمت دینا ارزانی مین بہتر ہے جیسے اون چیزون کا دینا قحط مین اور صدقہ فطر کا ایک شخص کا ایک آدمی کو دینا بہتر ہے اگرچہ ایک کا صدقہ فطر بہتون کو یا بہتون کا ایک کو درست ہے ۱۲

پیش از فرود آمدن از منبر چہار دہ بار تکبیر آہستہ بخواند ہمچنین است در دُرِّ مختار

خطبهٔ عید اضحی اوّل بر منبر استاده نه بار مثل عید الفطر تکبیر آهسته گفته خطبه شروع کند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ بَرَاَ النَّاسَ وَعَمَّهُمْ بِالْاِحْسَانِ + وَخَصَّ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُمْ بِنَعِيْمِ الْاٰخِرَةِ وَدُخُوْلِ الْجِنَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى مَقَامَاتِ الْعِرْفَانِ + وَعَلَّمَهُمْ عَلٰى لِسَانِهِ الشَّرَائِعَ وَالْحِكَمَ وَالْقُرْاٰنَ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ فَضَّلَ اُمَّتَهٗ وَدِيْنَهٗ عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَالْاَدْيَانِ + وَوَضَعَ عَنْهُمُ الْاِصْرَ وَالْاَغْلَالَ وَطَهَّرَهُمْ عَنْ رِجْزِ الْاَوْثَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ وَعَدَ الْمُضَحِّيْنَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةً بِالْفَضْلِ وَالْاِمْتِنَانِ + وَجَعَلَ اِهْرَاقَ الدَّمِ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الْاَرْضِ يَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ لَّا تُحْصٰى نِعَمُهٗ وَاِنْ سَعٰى غَايَةَ جُهْدِهٖ كُلُّ اِنْسَانٍ + وَكَانَ فِىْ كُلِّ شَعْرَةٍ مِّنْ شُعُوْرِهٖ اَلْفُ فَمٍ فِىْ كُلِّ فَمٍ اَلْفُ لِسَانٍ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ اَطَّتِ السَّمٰوٰتُ
لِعَظَمَتِهٖ وَانْقَادَ لِحُكْمِهِ الْقَمَرَانِ + وَسَبَّحَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَخَضَعَ
لِجَلَالِهِ الثَّقَلَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ لَّهُ الْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَآءُ وَالنِّعْمَةُ
وَالْاٰلَآءُ وَهُوَ الْحَنَّانُ + وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهٗ
مَنْ هُوَ مُقْتَدِرٌ دَيَّانٌ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً خَالِصَةً مِّنَ الْجَنَانِ + وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَفْضَلُ مَنْ بُعِثَ بِالْحُجَجِ وَالْفُرْقَانِ + صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا اسْتَدَارَ الزَّمَانُ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ + اَمَّا بَعْدُ
فَاِنِّيْٓ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ + وَاُحَذِّرُكُمْ مَعْصِيَةَ اللّٰهِ + وَاُذَكِّرُكُمْ مَا كَانَ
فِيْهِ اَنْبِيَآءُ اللّٰهِ + مِنْ بَذْلِ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ + رُوِيَ
اَنَّ السَّيِّدَ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ + اَتَاهُ
فِيْ مَنَامِهٖ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ بِذَبْحِ
اَحَبِّ مَا عِنْدَهٗ + ثُمَّ رُؤِيَ فِيْ اَمْرِهٖ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ عَرَفَهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ
اَنَّ الْمُرَادَ ذَبْحُ وَلَدِهٖ + وَاَنْ يَّتَوَلّٰى ذٰلِكَ بِيَدِهٖ + فَانْتَهٰى اِلٰٓى اَمْرِ رَبِّهٖ
وَاَطْفَاَ بِنُوْرِ رِضْوَانِهٖ نَارَ قَلْبِهٖ + وَخَرَجَ بِابْنِهٖ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ صَلَوٰتُ
اللّٰهِ الْجَلِيْلِ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ + وَاَعْلَمَهُ الْاَمْرَ الَّذِيْ قَدْ قُدِرَ + فَانْقَادَ
لِاَمْرِ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ التَّسْلِيْمَ + وَكَذٰلِكَ صَنَعَ مَنْ اَتَاهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ +

وَ اَبٰى اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا الْاِمْضَاءَ + لِحُكْمِ الْقَضَاءِ + حَتّٰى اِذَا تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ + وَ
اَخَذَ الشَّفْرَةَ بِالْيَمِيْنِ + وَ اَهْوٰى بِهَا اِلٰى نَحْرِهٖ + مُعْلِنًا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ شُكْرِهٖ +
وَ تَبَشُّرٍ وَ وَضَعَ السِّكِّيْنَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ + وَ لَمْ تُنَازِعْهُ مَحَبَّةُ وَلَدِهٖ + فَضَجَّتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ لَهُمَا بِالدُّعَاءِ + وَ عَجَّتِ الْوُحُوْشُ وَجْدًا لَهُمَا بِالثَّنَاءِ + فَلَمَّا
وَجَدَهُ اللّٰهُ ثَابِتًا عَلٰى صِدْقِ النِّيَّةِ + وَ قُوَّةِ صَبْرِهٖ عِنْدَ حُلُوْلِ الْبَلِيَّةِ +
نَادٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ + اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ + وَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْفِدْيَةِ + فَعَمَدَ
اِلَيْهَا بِالْمُدْيَةِ + فَنَحَرَهَا وَ جَهَرَ بِاسْمِ اللّٰهِ وَ التَّكْبِيْرِ عَلَيْهَا اِعْلَانًا فَاَبْقَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ عَقِبِهٖ سُنَّةً + وَ جَعَلَ عَلٰى اَشْرَفِ اَوْلَادِهٖ وَ اُمَّتِهٖ مِنَّةً +
وَ فِىْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ + فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَنْ تَنَالُوا
الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ + عِبَادَ اللّٰهِ اَمَا اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَقْلَعُوْا عَنِ الذُّنُوْبِ
اَوَ لَا تَتَّعِظُوْنَ + اَمَا حَانَ لَكُمْ اَنْ تَرْجِعُوْا اِلٰى عَلَّامِ الْغُيُوْبِ اَوَ لَا
تَعْتَبِرُوْنَ + اُولٰٓئِكَ بَذَلُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ وَ اَنْتُمْ بِالدَّرَاهِمِ وَ الدَّنَانِيْرِ
تَشِحُّوْنَ + اُولٰٓئِكَ اَخْلَصُوْا قُلُوْبَهُمْ لِلّٰهِ وَ اَنْتُمْ فِىْ كُلِّ وَادٍ تَهِيْمُوْنَ +
اُولٰٓئِكَ تَجَنَّبُوْا عَنْ حُظُوْظِهِمْ لِلّٰهِ وَ اَنْتُمْ فِى الْحُظُوْظِ مُنْهَمِكُوْنَ +
اُولٰٓئِكَ تَبَرَّءُوْا عَنْ كُلِّ مَا سِوَى اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ بِسَلَاسِلِ الْعَلَائِقِ
مُقَيَّدُوْنَ + وَ اَفْضِيحَتَاكُمْ مِنَ اللّٰهِ اِذَا تُبْلٰى سَرَآئِرُكُمْ وَ امْتُحِنَ صِدْقُ مَا
تَدَّعُوْنَ + وَ وَقَفْتُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ +
وَ قُرِءَ اَسْمَاءَكُمْ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا

لَا تُرْجَعُوْنَ + كَلَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا لَنَحْنُ الْهَالِكُوْنَ + وَاِنْ لَّمْ
يَغْفِرْ لَنَا رَبُّنَا لَنَحْنُ الْخَاسِرُوْنَ + اِنَّ اَحْسَنَ الْكَلَامِ وَاَبْلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ
اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا
وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ + فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ +
جلسہ کردہ استغفار نمودہ استادہ ہفت بار تکبیر آہستہ گفتہ خطبۂ دوم بخواند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ + اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ
عَلَيْهِ + وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ + ثَبِّتُوْا قُلُوْبَكُمْ بِالطَّاعَاتِ
وَصَلُّوْا عَلٰى مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَحْيِ وَالشَّفَاعَاتِ + اَمَّا بَعْدُ عِبَادَ اللّٰهِ اَحْضَرَ
رَحِمَكُمُ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ لِصَلٰوتِكُمْ بِوَقَارٍ وَّسَكِيْنَةٍ وَاَجْمَلِ هَيْئَةٍ وَّ
زِيْنَةٍ + وَكَبِّرُوْا بِالطَّرِيْقِ جَهْرًا وَّعَظِّمُوْا شَعَائِرَ رَبِّكُمْ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ
اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ + وَاجْعَلُوْهَا مِنْ اَطْيَبِ ذَخَائِرِكُمْ وَاسْتَشْعِرُوا
التَّقْوٰى فِيْ ضَمَائِرِكُمْ + فَلَيْسَ يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ + وَاعْلَمُوْا
اَنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ مُّقِيْمٍ غَنِيٍّ مَّالِكٍ لِّنِصَابِ الْفَاضِلِ عَنِ الْحَوَائِجِ
الْاَصْلِيَّةِ وَلَوْ كَانَ غَيْرَ نَامٍ وَلَمْ يَمْضِ عَلَيْهِ حَوْلٌ اَنْ يُّضَحِّيَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ
اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ عَنْ نَفْسِهٖ لَا عَنْ طِفْلِهٖ اِلَّا مِنْ مَّالِهٖ شَاةً اَوْ سُبْعَ بَدَنَةٍ اَوْ بَقَرَةٍ

وانما يجزئ ابن حول من المعز وابن حولين من البقر وخمسة من الابل +
ويجوز الابل والبقر من واحد الى سبعة اذا اراد كلهم القربة
اتفقت جهة القربة او اختلفت + ويقسم اللحم وزنا لا جزافا الا اذا
ضم معه من الاكارع والجلد + وتجزئ الجماء التي لم يخلق لها قرن
والخصي + ولا تجزئ العجفاء التي لا تنقي والعرجاء التي لا تمشي الى
المنسك ومقطوع الاكثر من ثلث الاذن او الانف او الالية او الذنب
او العين + وياكل المضحي من لحم الاضحية ويوكل غنيا ولا ينقص التصدق
عن الثلث + ويتصدق بجلدها او يعمل منه دلوا او غربالا او يبدل له
بما ينتفع ببقائه ولا يعطي اجر الجزار منها + ويكره ذبح حيوان بحضور
حيوان اخر وترك التوجه الى القبلة والنخع اي الذبح الشديد حتى
يبلغ النخاع والسلخ قبل ان يسكن عن الاضطراب + ويستحب تسمين
الاضحية فقال النبي صلى الله عليه وسلم سمنوا ضحاياكم فانها على الصراط
مطاياكم واستحسان لونها واحداد الشفرة قبل الاضجاع وذبحها بيده +
ويقرء قبل الاضجاع اني وجهت وجهي الاية ثم يضجعها متوجها الى القبلة
على جانبها الايسر وياخذ السكين باليمين ويمسك راسها باليسار ويضع قدمه
على صفاحها ويقول بسم الله الله اكبر ثم يذبح ويقطع الحلقوم والمريء
والودجين + ثم يقول بعد الذبح اللهم تقبل مني كما تقبلت من خليلك
ابراهيم وحبيبك محمد عليهما الصلوة والسلام + قال اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما هذه الاضاحي يا رسول الله قال سنة ابيكم

ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا فيها يا رسول الله قال بكل شعرة
حسنة + واعلموا انه يجب على كل مسلم مقيم بمصر عقيب كل فرض ادي
بجماعة مستحبة من فجر يوم عرفة الى عصر اخر ايام التشريق ان يقول
مرة واحدة جهرا + الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله + والله اكبر
الله اكبر ولله الحمد + وعلى مقتديه بلا جهر + قال الله عز وجل ان
الله وملئكته يصلون على النبي + يايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما + اللهم صل على محمد وعلى ال محمد بعدد من صلى وصام + اللهم
صل على محمد وعلى ال محمد بعدد من قعد وقام + وصل على جميع
الانبياء والمرسلين والملئكة المقربين وعبادك الصالحين + ربنا
اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا
للذين امنوا ربنا انك رءوف رحيم + اللهم امطر شابيب رضوانك
على السابقين الاولين من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم
باحسان + خصوصا على الخلفاء الراشدين المهديين ابي بكر الصديق
صاحب رسول الله في الغار رضي الله تعالى عنه + وعمر الفاروق قامع
اساس الكفار رضي الله تعالى عنه + وعثمان ذي النورين كامل الحياء
والوقار رضي الله تعالى عنه + وعلي المرتضى اسد الله الجبار رضي
الله تعالى عنه + وعلى سيدي شباب اهل الجنة الامامين الهمامين ابي محمد
الحسن وابي عبد الله الحسين رضي الله تعالى عنهما + وعلى امهما سيدة
النساء فاطمة الزهراء رضي الله تعالى عنها + وعلى عميه المكرمين

بَيْنَ النَّاسِ + اَبِي عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ + اُولٰئِكَ حِزْبُ
اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ + اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِنُصْرَةِ السُّلْطَانِ
الْعَادِلِ اَللّٰهُمَّ وَالْفِقْهِ وَوَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى + وَاجْعَلْ اٰخِرَتَهٗ
وَاٰخِرَتَنَا خَيْرًا مِّنَ الْاُوْلٰى + اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ + وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ +
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ + اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ
يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ
وَاَكْبَرُ +

پیش از فرود آمدن از منبر چہاردہ بار تکبیر آہستہ بخواند مثل عید الفطر کذا فی الدر المختار

ف- خطبہ پڑھنے والے کو چاہیے کہ بعد و علیٰ مقتدیہ بلا جہر کے یہ عبارت ہندی حاضرین کو سُنا دے تاکہ سب آدمی احکام عید اضحیٰ سے آگاہ ہون- قربانی واجب ہے جس کے پاس ساون روپے چار آنے یا ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا اتنا مال ہو مثل کپڑون یا مکانون یا غلامون یا جانورون چوپائے کے زائد حاجت اصلی سے اگرچہ اوس پر سال نہ گذرا ہو بعد نماز کے تین روز تک قربانی کرے ایک بکرا یا مینڈھا یا ساتوان حصہ اونٹ یا گائے کا- اور بکرا برس دن کا ہو اور گائے دو برس کی اور اونٹ پانچ برس کا- اور اونٹ اور گائے ایک آدمی سے سات تک درست ہے اور گوشت کو حصہ کرے تول کر نہ اٹکل سے- اور قربانی اوس کی جس کے سینگ پیدائشی نہ ہون اور خصی کی درست ہے- اور وہ دُبلا جسکی ہڈی مین گودا نہ ہو اور وہ لنگڑا کہ چل نہ سکے ذبح ہونگی

جگہ تک اور جس کا تہائی کان یا ناک یا چوتڑ یا دم یا آنکھ سے زیادہ کٹا ہو اوس کی قربانی درست نہین اور کھاوے قربانی کرنے والا گوشت قربانی سے اور تہائی اوسکا تصدق کرے اور اوس کی کھال یا تصدق کرے یا ڈول یا چھلنی بنائے یا اوس چیز سے بدل کرے کہ باقی رہے اور قصاب کو مزدوری مین نہ کھال دے اور کچھ قربانی مین سے دیوے اور مکروہ ہے ایک جانور کو دوسرے کے سامنے اوسکا ذبح کرنا اور قبلہ کی طرف منہ اوس کا نہ کرنا اور بہت ذبح کرنا کہ حرام مغز تک پہنچے اور کھال کھینچنی پہلے ٹھنڈے ہونے سے اور اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قبل ذبح کرنے کے پڑھے پھر منہ اوس کا قبلہ کی طرف کرکے بائین کروٹ پر لٹاوے اور دایان پاؤن اوسکے پہلو پر رکھے اور داہنے ہاتھ مین چھری تیز لے کر بسم اللہ اللہ اکبر کہکے ذبح کرے اور بعد اوس کے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ پڑھے اور واجب ہے ہر مسلمان مکلف مقیم شہر پر کہ بعد ہر نماز فرض کے جماعت سے پڑھے فجر نوین تاریخ سے تیرھوین تاریخ کی عصر تک ایکبار یہ تکبیر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

بالخیر

سنہ ۱۳۲۰ھ

مطبع گلشن علم آگرہ محلہ گلاب خانہ مین سید غلام حسین کے اہتمام سے چھپی

اوّل کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یعنی زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق چاہیئے اسکی کہ کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے ہین اُسی اللہ کے۔

دوسرا کلمہ شہادت کا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ گواہ ہون مین اس بات کا کہ کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے کہ وہ ایک ہے اوسکا شریک نہین ہے کوئی اور گواہ ہون مین اس کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا ہے

تیسرا کلمہ تمجید کا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہین پھر سکتا گناہ سے اور نہ قوت ہے نیک کام کرنے کی مگر اللہ کی مدد سے کہ سب سے اوپر ہے بڑا۔

چوتھا کلمہ توحید کا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ یعنی کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے کہ وہ ایک ہی اوسکا کوئی شریک نہین اُسی کی ہی پادشاہی اور اُسی کی ہی سب تعریف وہی جلاوے اور وہی مارے اور وہ جیتا ہی اور نہین اُسکو موت اور اُسی کے ہاتھ مین ہی بھلائی اور وہی سب چیز پر قادر ہی

پانچوان کلمہ ردّ شرک کا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پناہ مانگتا ہون مین اے اللہ تیرے ساتھ اس بات سے کہ شریک کرون مین تیرا کسی چیز کو جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہون مین تجھ سے اُس گناہ کی کہ مین نہین جانتا ہون توبہ کی مینے اُس سے اور مسلمان ہوا مین اور کہتا ہون مین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

صفت ایمان کی مفصل یہ ہی اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ ایمان لایا مین اللہ پر اور اُسکے فرشتون پر اور اُسکی کتابون پر اور اوسکے پیغمبرون پر اور قیامت کے دن پر اور اللہ کی تقدیر پر بھلائی اور برائی سب اللہ کی طرف سے ہی اور اُٹھنے پر مرنیکے پیچھے

صفت ایمان کی مجمل یہ ہی اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ

ایمان لایا مین اللہ پر جیسا ہی وہ اپنے اسماء اور صفات سے اور مانے مین نے سب اوس کے حکم۔